# رافضیوں کی کہانی

ان کی معتمد کتابوں، بداعمالیوں اور علمائے سلف کی زبانی

www.KitaboSunnat.com

تالیف ڈاکٹر وسیم محمدی

مکتبہ آل بیت

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

# محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

## معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب...عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

## تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com



# فہرست مضامین


- هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ...مولانا ابورضوان محمدی ............................. 5
- آغاز کتاب: ............................................................ 17
- زبان میری ہے بات ان کی: .............................................. 18
- گردشِ ایام کی شہادت: ................................................. 40
- ایران اور اسرائیل: ...................................................... 51
- ایران، اسرائیل اور داعش: ............................................... 56
- روافض اور یہود میں مشابہت: ........................................... 66
- روافض اور علمائے سلف: ................................................ 70
- علمائے سلف اور روافض: ................................................ 72
- قرونِ اولیٰ مفضلہ کے اساطینِ علم اور ائمہ عظام کا نظریہ: ................... 73
- حنفی مذہب اور اس کے علما کا نظریہ: ...................................... 76
- مالکی مذہب اور اس کے علما کا نظریہ: ..................................... 79
- شافعی مذہب اور اس کے علما کا نظریہ: ..................................... 81
- حنبلی مذہب اور اس کے علما کا نظریہ: ..................................... 84
- ظاہری مذہب اور اس کے علما کا نظریہ: .................................... 86


" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



امام ابن تیمیہ، امام ابن القیم اور روافض کے متعلق ان کا موقف: ............87
رافضیوں کے متعلق امام ابن تیمیہ کے اقوال: ...............................88
رافضیوں کے متعلق امام ابن القیم کے اقوال: ...............................91
دو اہم تنبیہات: ...........................................................93
آخری بات: ...............................................................94

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

# هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ

انسانوں کی دینی اور دنیاوی بہت ساری غلطیوں کی وجہ اور بنیاد یہ غلطی ہے کہ لوگ انسانوں کی صحیح شناخت نہیں کرتے، ان کے بارے میں ردّ و قبول کے صحیح پیمانے نہیں اپناتے اور جب پیمانے ہی بگڑے ہوتے ہوں تو نتیجے میں سچے لوگ جھوٹے اور جھوٹے لوگ سچے، اچھے لوگ برے اور برے لوگ اچھے، حق باطل اور باطل حق نظر آتے ہیں۔ باطل کو حق ماننے والا، حق کا دشمن بن جاتا ہے۔

موجودہ دور میں ابلیسی فریب نے لوگوں کے ذہن و دماغ الٹ دینے کے تمام تر حربوں کو استعمال کر کے بظاہر اس میں کامیابی حاصل کر لی ہے، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ دنیا کے عمومی حالات پر جھوٹ کا غلبہ دکھائی دیتا ہے۔ اچھائی اور سچائی دبی دبی، جبکہ برائی چھائی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ مذہب ہو یا تہذیب و ثقافت، معیشت ہو یا سیاست، معاشرت و معاملات ہوں یا عمومی اختلاف و کردار؛ ہر جگہ بدصورت اور ناپسندیدہ کو سجا سنوار کر پرکشش اور جاذبِ نظر بنانے والی شیطانی ادا نے لوگوں کو خیرہ کر رکھا ہے۔ نتیجے میں مفید مضر ہے، منکر معروف ہے اور حق و اہلِ حق کے تعلق سے قرآن کا بیان کردہ کفر کا یہ مزاج غالب ہے:

﴿ بَلِ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ ﴾ [البروج: ۱۹]

''بلکہ اہلِ کفر تو جھٹلانے میں پڑے ہیں۔''

باطل مذہب، منحرف اور غلط مسلک، خود تراشیدہ واقعات و افسانے، وضع کردہ روایات و احادیث اور جھوٹی خبریں عام کیسے ہوتی ہیں، عام ہو کر رائج اور کافی حد تک مقبول

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہونے کی بنیادی وجہ یہی ہے۔ ردّ و قبول کے فطری، عقلی اور شرعی اصول کو نظر انداز کر دینا بلکہ صحیح پیمانہ ہی الٹ دینا۔

قرآنِ کریم میں آدم و حوا علیہما السلام کا جنت سے نکلنے کا واقعہ مذکور ہے، جو معروف ہے کہ ابلیس لعین نے دونوں کو بہکا اور ورغلا کر ممنوع درخت کھلا دیا اور یہی نافرمانی جنت سے اخراج کا سبب بنی۔ ابلیس نے درخت کے استعمال پر دونوں کو آمادہ کیسے کر لیا اور رب کی ممانعت کے باوجود ابو البشر اور ام البشر کیوں کر یہ لغزش کر بیٹھے؟

قرآن کے مطابق اس نے دونوں کو یہ جھوٹی پٹی پڑھائی کہ یہ تو شجرۃ الخلد ہے، اسے کھانے سے تمھیں جنت میں دوام و بقا حاصل ہو جائے گی یا پھر تم فرشتوں کے زمرے میں شامل ہو جاؤ گے۔ آدم و حوا علیہما السلام بتقاضائے بشریت اس کے جھانسے میں آ گئے اور جھوٹے کے جھوٹ کو صحیح سمجھ لیا، دشمن کی عداوت اور بدخواہی کو خیر خواہی مان لیا، نتیجے میں معصیت و خطا کا ارتکاب کر بیٹھے۔ ان کی خطا یہ تھی کہ رب کریم کی ممانعت کو فراموش کر بیٹھے اور دوست نما دشمن پر اعتماد کر لیا۔

اہلِ علم و تفسیر نے اس واقعے سے عبرت و حکمت کا یہ درس بھی مستنبط کیا ہے کہ اگر کوئی شخص یا گروہ آپ کو کوئی حکم دیتا ہے، کسی خبر سے مطلع کرتا ہے، دین یا دنیا کے کسی معاملے میں راہنمائی کرتا ہے تو اسے یوں ہی تسلیم نہ کر لیا جائے، خواہ خبر دینے والا بظاہر کتنا ہی نیک اور خیر خواہ نظر آئے، اس کی بات قبول کرنے کے لیے (جانچنے کے دیگر پیمانوں کے ساتھ) یہ بھی ضرور دیکھنا چاہیے کہ وہ کون ہے؟ کیسا ہے؟ اس کا مقصد اور منہج و فکر کیا ہے؟ جو کوئی اس کا اہتمام و لحاظ کرے گا، اسے کوئی بھی ابلیس فریب دے کر ہدایت کے نام پر گمراہی میں مبتلا نہیں کر سکتا۔ خبر دینے والے کے منہج و کردار کے مطابق اعتماد اور عدمِ اعتماد پر دیگر دلائل میں قرآنِ حکیم کا یہ ارشاد بھی ہے:

﴿ إِن جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوٓا ﴾ [الحجرات: ٦]

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



”اگر تمھارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر لائے تو (پہلے) اس کی تحقیق کر لیا کرو۔“

جھوٹی خبروں پر اعتماد کرنے میں خارجی عوامل کے ساتھ ساتھ داخلی رجحان کا بھی دخل ہوتا ہے۔ کسی شخص سے آدمی کو محبت ہو یا اس سے بھی بڑھ کر عقیدت ہو تو اس کے موافق جھوٹی خبریں بھی بلا تردد قبول کر لیتا ہے، خواہ وہ عقلاً اور اصولاً حقیقت سے کتنی ہی بعید ہوں، اور اگر آدمی کے مذہبی مزاج اور مسلکی رجحان کے موافق کوئی بات ملے تو اسے اپنے گروہ کا فاسق و فاجر شخص بھی ولایت کے اعلیٰ مقام پر نظر آتا ہے اور مخالف گروہ کا انتہائی نیک شخص بھی مجروح نظر آتا ہے۔ اس کے خلاف جھوٹی خبریں بھی یقین کا درجہ رکھتی ہیں اور اپنے گروہ کا شخص، اپنا اختیار کردہ پیر و مرشد اور اپنا قائد ہمیشہ ہوا میں اُڑتا نظر آتا ہے۔ اس کی بے دلیل باتیں بھی مستند تسلیم کرتا ہے۔ اس کے گمراہ کن خیالات ونظریات کو وحیِ منزل اور ہدایتِ مدلل کی طرح گلے لگا لیتا ہے۔ ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَوٰةِ الدُّنْيَا﴾ [البقرة: ٢٠٤]

انبیائے صادقین کو قوم و امت کا ہر فرد صادق و مصدوق مان لے، اس کے لیے اللہ تعالیٰ انھیں بہت سی آیات اور معجزات عطا فرماتا رہا۔ ان واضح نشانیوں میں انبیائے کرام کا خود ذاتی اخلاق و کردار اور ان کے شخصی احوال بھی ہوتے تھے، جو ان کی صداقت وحقانیت کی کھلی دلیل تھی اور مخاطبین سے تقاضا کرتی تھیں کہ ان کی خبروں اور باتوں کو من جانب اللہ مان لیں اور بے چوں چرا انھیں تسلیم کر لیں۔

اللہ تعالیٰ نے انبیا کے تذکرے میں جا بجا بیان فرمایا: ﴿كُلٌّ مِّنَ الصَّٰلِحِينَ﴾ [الأنعام: ٨٥] اور ﴿إِنَّهُۥ كَانَ صِدِّيقًا نَّبِيًّا﴾ [مريم: ٤١] اور وہ ”رسول امین“ تھے۔ حضرت صالح علیہ السلام کو قوم نے جھٹلایا، اس کے باوجود ان کا یہ قول ﴿قَدْ كُنتَ فِينَا مَرْجُوًّا﴾ [هود: ٦٢] (ہمیں آپ سے بڑی امیدیں وابستہ تھیں) حضرت صالح علیہ السلام کی صالحیت کا اعتراف تھا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



نبی کریم ﷺ کے معتبر اور اپنے دعووں میں سچے ہونے کے متعلق قرآنِ کریم نے ایک بات یہ فرمائی کہ آپ قوم سے کہیں:

﴿ فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ ۚ أَفَلَا تَعْقِلُونَ ﴾ [یونس: ١٦]

میں تمھارے درمیان ایک عمر گزار چکا ہوں۔ تم میرے کردار اور میری صداقت و امانت سے اچھی طرح واقف ہو۔ میری صلاحیت، میری زبان اور طرزِ گفتار کو بھی جانتے ہو۔ یہ ساری چیزیں میری سچائی کی دلیلیں ہیں۔

قرآنِ کریم کا ارشاد ہے:

﴿ وَمِنَ النَّاسِ مَن يُعْجِبُكَ قَوْلُهُ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَيُشْهِدُ اللَّهَ عَلَىٰ مَا فِي قَلْبِهِ وَهُوَ أَلَدُّ الْخِصَامِ ۝ وَإِذَا تَوَلَّىٰ سَعَىٰ فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ ۗ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ ﴾ [البقرۃ: ٢٠٤۔ ٢٠٥]

''کچھ لوگ ایسے ہیں جن کی دنیاوی غرض کی باتیں آپ کو خوش کر دیتی ہیں (بڑی اچھی لگتی ہیں) اور وہ اپنے دل کی باتوں (اور اچھائی) پر اللہ کو گواہ بناتا ہے، حالاں کہ حقیقت میں وہ بڑا جھگڑالو ہے۔ جب وہ لوٹ کر جاتا ہے تو زمین میں فساد پھیلانے کی اور فصل ونسل کو برباد کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے، جب کہ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔''

شیخ عبدالرحمٰن بن ناصر السعدی مذکورہ بالا آیت کی تفسیر میں کہتے ہیں:

''اس آیت میں اس بات کا ثبوت ہے کہ جو باتیں اور اقوال افراد سے ظاہر ہوتی ہیں، وہ بذاتِ خود اس بات کی دلیل نہیں ہوتیں کہ وہ سچ ہیں یا جھوٹ، اچھی ہیں یا بُری، جب تک کہ ان باتوں کی تصدیق کرنے والا، انھیں بے داغ اور درست قرار دینے والا عمل نہ پایا جائے۔ بہتر یہ ہے کہ گواہی دینے والوں اور لوگوں میں اہلِ حق اور اہلِ باطل کے حالات کو ان کے اعمال کی اصل اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بنیاد کی روشنی میں پرکھ لیا جائے اور ان کے قرائنِ احوال (وہ امور جو حقیقت پر دلالت کریں) میں غور وفکر کر لیا جائے۔ نیز ان کی پُرفریب، جھوٹی باتوں اور چکنی چپڑی باتوں سے، نیز ان کے اپنے منہ میاں مٹھو بننے اور پارسائی کے ذاتی دعوؤں سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے۔"[1]

امام قرطبی نے لکھا ہے کہ آیت میں اس بات کی دلیل اور تنبیہ ہے کہ دین و دنیا سے تعلق رکھنے والے تمام معاملات میں احتیاط برتی جائے اور معلوم کر لیا جائے کہ گواہوں، قاضیوں (جج، پنچ، ثالث وفیصل) کے حالات صاف ستھرے اور ٹھیک ٹھاک ہیں۔ حاکم کو چاہیے کہ وہ لوگوں کے ظاہری حالات اور ایمان داری اور اچھے دکھاوے پر کوئی کارروائی نہ کرے، یہاں تک کہ وہ لوگوں کی باطنی حالت اور حقیقت کی تحقیق کر لے، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے حالات بیان کر دیے ہیں اور بتا دیا ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں جو اچھی بات اور خوش بیانی کا اظہار تو کرتے ہیں لیکن دل میں بُرا ارادہ رکھتے ہیں۔[2]

قرآن کی اس روشن ہدایت کی، جس کی اہمیت و افادیت پر عقل و فطرت اور تجربات بھی گواہ ہیں، ہر زمانے کے پورے انسانی معاشرے کو سخت ضرورت رہی ہے اور اس ضرورت میں کوئی کمی نہیں ہوئی، بلکہ موجودہ دور میں یہ ضرورت اور زیادہ شدید ہوگئی ہے۔ اگر دنیا کے لوگ اس ضابطۂ قرآنی کو زندگی کے تمام معاملات میں بروئے کار لانے لگیں تو باطل افکار ونظریات، گمراہ مذاہب و ادیان، بزرگوں سے منسوب بہت سے تراشیدہ واقعات و کرامات، جھوٹی داستانیں اور روایات، حتی کہ بیشتر جھوٹی اور غلط خبریں پھیلنے اور پنپنے کے بجائے اپنے بنانے والوں کے مخصوص دائرے میں محدود رہ کر بہت جلد دم توڑ دیں گی۔ وہ کہیں بھی اعتبار و اعتماد حاصل نہیں کر پائیں گی۔

[1] تفسير سعدي (ص: ٩٤)

[2] تفسير القرطبي (٣/ ٣٨٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



مثلاً اگر کوئی شخص یہودی مذہب اور ان کی تلمودی تعلیمات کا تھوڑا سا علم رکھتا ہو، جو کھلے طور پر یہود کو اصل انسان اور باقی تمام لوگوں کو نجس حیوان اور شیطانی عنصر سے پیدا کیا ہوا کہتی ہے، جو کہتی ہے کہ دنیا کی ہر چیز حقیقتاً یہود کی ملکیت ہے، لہٰذا جو کچھ دوسروں کے ہاتھ میں ہے، یہودی اسے کسی بھی طریقے سے حاصل کر سکتے ہیں، بلکہ چھین سکتے ہیں، یہ ان کا حق ہے۔ دنیا پر حکومت کرنا بھی انھیں کا حق ہے۔ غیر یہودیوں کے ساتھ نرمی اور مروت کا برتاؤ کرنا یہودی پر حرام ہے وغیرہ۔

اسی طرح اگر کوئی شخص یہودی پروٹوکولز کو جان جائے، جس کے مطابق وہ دنیا پر قابض ہونے کے منصوبے پر عمل کر رہے ہیں تو ایسا شخص ان کے کسی ایسے دعوے کو قبول نہیں کر سکتا جو انھیں انسان دوست، دنیا کا ہمدرد اور خیر خواہ بتاتا ہے۔ جب وہ ایسی کوئی بھی خبر سنے گا جس سے یہ ظاہر کیا جا رہا ہو کہ یہودی حقوقِ انسانی کی پاسداری کرتے ہیں، وہ دہشت گردی کے مخالف ہیں، وہ امن پسند ہیں، وہ دنیا کے لوگوں کی خدمت کرنا چاہتے ہیں، کوئی مذہب دہشت گردی کی تعلیم نہیں دیتا تو اسے ہنسی آئے گی کہ یہ دعوے ایسے ہی ہیں جیسے کہا جائے کہ آگ سے ٹھنڈک حاصل ہوتی ہے۔ سانپ اور بھیڑیے موذی جانور نہیں ہیں۔

اسی طرح جب وہ عظیم جنگیں لڑنے والے، کروڑوں جانوں کو تلف اور اربوں مالیت کو تباہ کرنے والے فلپائن، افغانستان، عراق میں لاکھوں نہیں کروڑوں انسانوں کو مہلک ہتھیاروں کا نشانہ بنانے والے، ہتھیاروں کی تجارت کرنے والے اور اس تجارت کو فروغ دینے کے لیے جنگوں کو ہوا دینے والے جب ''سلامتی کونسل'' کے دائمی اور معتمد رکن بنے ہوں، امن پسندی اور انسانیت نوازی کی نمایش کرتے ہوں تو صاحبِ نظر سمجھ لیتا ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہیں کہ ان کی بات دل کو لبھاتی ہے۔ وہ قسمیں بھی کھاتا ہے کہ اس کا دل بڑا صاف اور اچھا ہے، لیکن وہ زبردست جھگڑالو، شدت پسند اور دہشت گرد ہوتا ہے۔ میڈیا پر لوگوں کو دھوکا دینے والی چکنی چپڑی باتیں کر کے جب پلٹتا ہے تو دنیا میں فساد اور خون

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

ریزی کو ہوا دیتا ہے۔ دہشت گردی کا پورا نیٹ ورک اور منصوبہ بناتا ہے۔ القاعدہ اور داعش بناتا ہے، فصل ونسل کی تباہی کا انتظام کرتا ہے اور مسلمانوں اور اسلام کو بدنام کر کے لوگوں کو حق سے روکنے کی کوشش کرتا ہے اور کفر و باطل کو قوت دینے کی پوری کوشش کرتا ہے۔ ﴿وَسَعٰى فِيْ خَرَابِهَا﴾ [البقرۃ: ١١٤]

اب جو شخص صحیح اور غلط، سچ اور جھوٹ، حق اور باطل کو پہچاننے کے پیمانے سے نا آشنا یا دور ہے، اس کی چکنی چپڑی باتوں میں آ جاتا ہے۔ ﴿يُعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا﴾ لیکن آدم کی وہ اولاد جس نے یہ سبق یاد رکھا ہے کہ ظاہر میں کسی درخت کو شجرۃ الخلد کہنے والے پر آنکھ بند کر کے اعتماد نہیں کیا جا سکتا، وہ سفید پوش لوگوں کی باطنی خباثت اور اجلے بدن والوں کے کالے دل کو دیکھ لیتا ہے اور اس کی تلبیس و فریب سے دھوکا نہیں کھاتا۔ لیکن ایسے لوگ بہت کم ہیں۔ یہ وہی ہیں جن کے قلوب نورِ قرآن سے حقیقی طور پر منور ہیں، جب کہ عام دنیا بشمول بہت سے قرآن وسنت پر ایمان کے دعوے دار بھی ایسے ہیں جو بندوں کے باروں میں یہ دعویٰ قبول کر لیتے ہیں کہ یہ قلابازی نہیں کریں گے۔

دیکھیے نا کہ ہندوستان میں جن لوگوں کی کوئی تاریخی قربانی اور کردار نہیں ہے، وہ آج حبِ وطن کے ٹھیکیدار کہلا رہے ہیں، جنھوں نے گاندھی جی کو قتل کیا، ملک میں جان و مال کو تباہ کرنے والے بے شمار فسادات برپا کیے اور کروائے، جس طبقے نے خود اپنی قوم کی نچلی جاتیوں پر ہزاروں سال سے انتہائی انسانیت سوز اور وحشیانہ مظالم ڈھائے، وہ ملک میں سب سے طاقت ور ہو گئے۔ ایجنسیاں، حکومتی ادارے، میڈیا، ان کے غلام و خدام ہوتے جا رہے ہیں۔ گجرات کے جن قاتلوں کو قانون کی گرفت میں ہونا چاہیے تھا، وہ ایوانِ حکومت میں اقتدار کی لذت اور قوت سے ہمکنار ہیں...کیسے؟

ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ملک کی اکثریت یہاں بھی انسانوں کو پرکھنے کے صحیح پیمانے کو پسِ پشت ڈال کر محض دکھاوے اور دعوے سے دھوکا کھا گئی اور ملک وقوم کے لیے یقینی طور پر برے دن لانے والے ٹولے کو اچھے دن لانے والے سمجھ لیا، جبکہ یہود کے تلمود کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



طرح برہمن کی منوسمرتی کی موٹی موٹی تعلیمات اور برہمن تاریخ کی سرسری معلومات یہ بتانے کے لیے کافی ہیں کہ جو قوم خود اپنے مذہب کی پسماندہ قرار دی گئی جاتی (شودر) کو انسانی وقار وحقوق دینے کا مذہبی طور پر قائل نہیں.... (مثلاً دلت اعلیٰ طبقوں کے غلام ہیں۔ ان کے مال اور بیویاں اعلیٰ جات کے لیے جائز ہیں، دلتوں کو شہر میں رہنے کا حق نہیں۔ برہمن کی بستی تو دور، عبادت گاہ میں داخلہ بھی ممنوع ہے۔ وہ زیادہ دولت نہیں کما سکتا۔ برہمن بقیہ تین طبقوں کا قتل بھی کر دے تو حاکم اسے سزا نہیں دے گا۔ زیادہ سے زیادہ اسے جلا وطن کر سکتا ہے، وہ بھی اس کے گھر اور مال کو ضبط کیے بغیر...وغیرہ) وہ ملک وقوم کا بھلا اور دیس کا کلیان کرے گا۔ یہ ایسا ہی خام خیال ہے جیسے کوئی مان لے کہ کتے زبان نکال کر ہانپنے کی عادت چھوڑ دیں گے یا ان کی ٹیڑھی دُم سیدھی ہو جائے گی!!

افراد و جماعات کی صحیح درجہ بندی اور معتمد و غیر معتمد میں تفریق نہ کرنے کا نتیجہ یہ ہے کہ دنیا کی اکثریت معصوم پرندوں کی طرح بے رحم شکاریوں کے ہم رنگ زمین جال میں پھنستے جاتے ہیں اور آج دنیا میں ہر طرف جو فتنہ و فساد برپا ہے، ظلم و دہشت کا غلبہ ہے، ہر سطح پر کمزوروں کا استحصال ہو رہا ہے تو ان جرائم ومظالم کی جڑ یہ جرم بھی ہے کہ لوگوں نے لوگوں کو پہچانا نہیں۔ لہٰذا مفید ومضر کے پیمانے کو استعمال کر کے موجودہ ماحول اور دنیا کے منظر نامے میں حقائق جاننے کی خاطر عالمی اسٹیج کے کرداروں کو پرکھنا ضروری ہے۔

یہود و نصاریٰ، عالمی طاقتوں اور ان کے اداروں کی اصل فکر اور مقاصد وعزائم کیا ہیں، جو کوئی انھیں محض ان کے خوش کن دعووں اور کاغذ پر لکھے ہوئے ضابطوں کی روشنی میں دیکھنا چاہے، وہ ضرور دھوکا کھائے گا۔ ان کے اصل منہج و کردار کو جاننے کے لیے ان کے عقائد، ان کی کارروائیوں کے نتائج اور ان کی حقیقی تاریخ میں جھانکنا پڑے گا، تب ان کا حقیقی چہرہ سامنے آئے گا اور جو ان کا اصلی چہرہ دیکھ لے گا، وہ ان کے تلبیسی دعووں اور دکھاوؤں سے فریب نہیں کھائے گا۔ وہ قرآن کے ارشاد: ﴿ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَآءُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِيْ

www.KitaboSunnat.com



صُدُوْرُهُمْ اَكْبَرُ ﴾ [آل عمران: ۱۱۸] (ان کے دلوں کی دشمنی ان کے مونہوں سے ظاہر ہوچکی ہے اور وہ اپنے سینوں میں جو (بغض وعناد) چھپاتے ہیں، وہ کہیں زیادہ ہے) اور ﴿ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ﴾ [البقرۃ: ۱۲۰] (یہود ونصاریٰ تم سے کبھی خوش نہیں ہوں گے، یہاں تک کہ تم ان کی ملت کی پیروی کرلو) کی صداقت پر اطمینانِ کامل حاصل کرلے گا۔

تاریخ میں اسلام کے خلاف گھناؤنا کردار رکھنے والا ایک مکروہ چہرہ رفض وتشیع کا ہے، جس نے اپنے معاندانہ عزائم کی تکمیل کے لیے اپنے دین و مذہب کے خدوخال مثبت تعلیمات سے زیادہ منفی رجحانات کے ساتھ بُنے ہیں۔ سازشی کردار کو مذہبی رنگ دینے اور نفاق کو کارِ خیر بنانے کا حسن کرشمہ ساز روافض کے یہاں تقیہ کی صورت میں موجود ہے۔ ان کی حقیقت اور اصلی چہرہ بھی جھوٹے دعوؤں، پُرفریب نمایشی کاموں اور موجودہ دور کے سحر انگیز میڈیا کی قلبِ ماہیت کی صلاحیتوں نے دنیا کی ایک بڑی تعداد کو فریب دے رکھا ہے اور کچھ طبقات تو جان بوجھ کر کسی کی دشمنی میں ان سے فریب کھائے ہوئے ہیں اور ان کے گھناؤنے چہرے سے آنکھیں بند کیے ہوئے ہیں۔

اگر اسکولی بچوں سے امتحانی پرچے میں یہ سوال ہو کہ کسی درندے کا نام لکھیے اور وہ بکری کا نام لکھ دیں تو اسے مارکس نہیں ملیں گے۔ اگر کسی پالتو جانور کا نام سوال میں مطلوب ہو اور طالب علم بھیڑیا لکھ دے تو بھی مارکس سے محروم ہوگا، لیکن دنیا کے سیاسی منظر نامے اور میڈیا میں بھیڑیے کو پالتو جانور اور بکری کو درندہ بولا جاتا ہے اور لوگ تسلیم کر رہے ہیں، جن لوگوں کو ''امن'' کے عالمی ایوارڈ دیے جا رہے ہیں، یا دیے جا چکے ہیں ان کی فہرست دیکھ لیجیے۔ قاتلوں کو امن ایوارڈ دیا جاتا ہے۔ اسی طرح روافض بھی ماضی اور حال کے جھوٹے میڈیائی میک اپ میں اپنے خون خوار اسلام دشمن چہرے کو چھپائے ہوئے ہیں اور میڈیا دنیا کو اس کوے کی کوک اور فرش نغمگی سناتا ہے اور کوئل وبلبل کو کائیں کائیں کرنے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



والا بتاتا ہے، بلکہ اسلام کو دہشت گردی سے جوڑ کر دنیا کو سنا بھی دیتے ہیں کہ دیکھو یہ بلبل نغمہ سنجی کے بجائے کائیں کائیں کرتا ہے۔ یہ بکری بھونکتی ہے اور دنیا اسے تسلیم بھی کر لیتی ہے۔

اسلام کو ناپسندیدہ اور مسلمانوں کو قابلِ نفرت بنانے کے لیے جن طبقات نے اپنی پوری تاریخ میں بھرپور کردار ادا کیا ہے اور اپنی پوری صلاحیت و طاقت صَرف کی ہے، ان میں قومِ یہود سب سے آگے نظر آئے گی اور ان کے بعد بلکہ ان کے ساتھ ساتھ جو قوم نظر آئے گی، وہ روافض کی ہے، بلکہ یہ کہنا بھی غلط نہیں ہوگا کہ انھوں نے اسلام اور مسلمانوں کو یہود سے زیادہ نقصان پہنچایا ہے۔ عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت سے لے کر موجود دور میں عالمِ اسلام کے خلاف ہر محاذ اور ہر سطح پر منفی کارروائیوں، قتل و غارت گری، لوٹ مار، مسلمانوں کو دہشت گردی اور دیگر الزامات میں گھیرنا، ان کے خلاف دشمنانِ اسلام کا ساتھ دینا، ہر جگہ روافض کا کھلا یا چھپا ہاتھ ضرور ملے گا۔

تاریخِ اسلام میں مختلف باطنی تحریکیں وجود میں آئیں (جیسے: قرامطہ، نصیریہ، محمرہ اور تصوف کے سلسلے) جو دکھاوے میں اسلام کی طرف نسبت رکھتی تھیں، جب کہ حقیقت میں اسلام کو جڑ سے اکھاڑنے کے منصوبوں پر عمل کرتی رہیں۔ ان باطنی فرقوں کو وجود دینے والے منصوبہ ساز گروہوں میں جہاں مجوسی، یہودی اور ملحدین شامل تھے، وہیں روافض بھی برابر کے شریک رہے، بلکہ باطنی فرقوں کے بارے میں علما کا یہ قول ہے: ”ظاهرهم الرفض و باطنهم الكفر“ ”ان کا ظاہر رفض اور باطن کفر ہے۔“

قتلِ عثمان، قتلِ علی، قتلِ حسن، قتلِ حسین، قتلِ امرائے مسلمین، سقوطِ بغداد (ماضی کا ہو یا حال کا) شام میں لاکھوں مسلمانوں کا قتل، فلسطین کا قضیہ، عراق و افغانستان کے قتلِ عام، یمن و احواز میں سنیوں کا قتل؛ مختلف مسلم حکومتوں کی تاراجی اور ایسے بے شمار بحرانوں میں ابن سبا اور اس کے متبعین ابن علقمی، مرزا طوسی، میر جعفر، میر صادق اور نقوی جیسے رافضی نام نظر آئیں گے۔ القاعدہ اور داعش جنھیں مسلم دشمن عالمی طاقتوں نے اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کرنے، مشرقِ وسطی کے نقشے کو بدل دینے اور مسلمان ملکوں کی قدرتی دولت کو ہتھیانے کے لیے وجود دیا اور مسلمانوں

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



کے سرمنڈھ دیا۔ ان کی تشکیل اور سرگرمیوں میں روافض کی سب سے زیادہ حصہ داری ہے۔

القاعدہ اور داعش کے لوگ بہ ظاہر ایران اور اس کی شیعہ اثنا عشری حکومت سے، شام کی ظالم نصیری حکومت سے، امریکہ و اسرائیل سے دشمنی کا اظہار کرتے ہیں، لیکن ان کے باہمی دوستانہ روابط اور ایک دوسرے کی مدد کرنے کے ثبوت دنیا کے سامنے آ چکے ہیں۔ القاعدہ اور داعش کو ایران اور اسرائیل کا بڑا آسرا ہے۔ ان کے زخمیوں کا دونوں ملکوں میں علاج ہوتا ہے۔ یہ کبھی ان دو ملکوں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کرتے اور نہ کریں گے، بلکہ نقصان صرف مسلمانوں کو پہنچاتے ہیں۔ سنی ملکوں کو دھمکیاں دیتے ہیں اور یہود و نصاریٰ اور روافض کے کام آتے ہیں۔

روافض کا یہ کردار کیوں ہے اور اس کردار کے باوجود وہ اپنے چہرے کو اسلام پسندی اور مسلمانوں کی خیر خواہی کا رنگ چڑھا کر کیوں پیش کرتے ہیں؟ بظاہر مسلمان کہلاتے ہوئے وہ مسلم اور اسلام دشمن کیسے ہوسکتے ہیں؟

جو شخص ان سوالوں کا جواب حاصل کرنا چاہے اور اپنی حیرت دور کرنا چاہے تو اسے قرآنی اصول کے مطابق اس طبقے کے عقائد، منہج اور ان کی بنیاد پر نظر ڈالنی ہوگی۔ چناں چہ ان کے مقصدِ وجود اور عقائد و منہج سے جو بھی واقف ہوگا، وہ ان کے متعلق اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں کبھی خوش فہمی میں مبتلا نہیں ہوگا۔ وہ جان جائے گا کہ یہ لوگ قرآن کی تعبیر میں اسی طبقے سے تعلق رکھتے ہیں جن کی دنیاوی غرض کی باتیں دل لبھاتی ہیں، لیکن وہ سخت جھگڑالو ہیں اور مخاطب کو دھوکا دے کر جب پلٹتے ہیں تو ﴿سَعٰى فِي الْاَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ﴾ [البقرة: ۲۰۵] یعنی زمین میں فساد پھیلانے کے درپے ہوتے ہیں اور فصل و نسل کو تباہ کر دیتے ہیں۔

زیرِ نظر کتابچہ روافض (بطورِ خاص اثنا عشری) کے عقائد و اصول کو پیش کر کے ان کا حقیقی چہرہ پیش کرتا ہے۔ موجودہ دور میں واقعات و حوادث کی حقیقت کو جاننے کے لیے،

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ان کے پیچھے کارفرما مقاصد کو سمجھنے کے لیے، دوست اور دشمن میں فرق جاننے کے لیے صحافیوں، تجزیہ نگاروں کو صحیح خبر اور بناوٹی خبر میں فرق کر کے صحیح تجزیہ وتبصرہ کے ذریعے اپنے قلم کی امانت ادا کرنے کے لیے ضروری ہے کہ وہ اس ٹولے کے عقائد واصول سے واقف ہوں۔ ان کے عزائم ومقاصد سے جانکاری حاصل کریں اور عام مسلمانوں کے لیے بھی ضروری ہے کہ قرآن کی اس ہدایت وتعلیم کو زندگی کے ہر معاملے میں بطور لازمی اصول اپنا لیں۔

سچائی اور حقائق تک پہنچنے کے لیے ضروری ہے کہ اس قرآنی ہدایت کو مضبوط تھام لیا جائے کہ ہم اپنے باپ آدم علیہ السلام کے واقعے سے عبرت لیں کہ وقت کے شیاطین کی تلبیسات کا شکار ہو کر ممنوع درختوں کو اپنی صحت اور زندگی کے لیے مفید سمجھ کر استعمال نہ کر لیں۔ جب آپ دشمن کو دوست سمجھیں گے تو لازمی طور پر دوستوں کو دشمن سمجھ کر ان سے معاندانہ برتاؤ کریں گے اور نتیجہ فتنہ وفساد اور عام تباہی کی شکل میں نمودار ہوگا جو مسلسل جاری ہے۔

اس اعتبار سے زیرِ نظر کتابچہ موجودہ زمانے میں لوگوں کی ایک شدید ضرورت کی تکمیل کا حصہ ہے۔ کتابچے کے مصنف جناب ڈاکٹر وسیم محمدی نے نہایت خوش بیانی اور اختصار کے ساتھ روافض کے متعلق لوگوں کے لیے اتمامِ حجت کا ایک سامان تیار کیا ہے، جس کی طرف بوجوہ لوگ توجہ نہیں دیتے اور موہوم اندیشوں سے بچنے کے لیے امت کو بڑے نقصانات سے دوچار کرنے کی راہ ہموار کرتے ہیں۔ اس تناظر میں صاحبِ تحریر نے جہاں اپنے علم وامانت کی ذمے داری بروئے کار لائی ہے، وہیں دین وملت کے حق میں جرأت کا مظاہرہ بھی کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے اور کتابچے کو قبولیتِ عام سے نواز کر غفلت شکن بنائے۔

مولانا ابو رضوان محمدی

(استاد جامعہ محمدیہ منصورہ)

ناظمِ اعلیٰ صوبائی جمعیت اہلِ حدیث مہاراشٹر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بسم اللہ الرحمن الرحیم

آج ایران کی فارسی حکومت اور مجوسی قیادت میں جس طرح رافضی اپنے آپ کو اسلام کے اصل نمایندے اور یہ اسلام دشمن حکومت خود کو اسلامی ملکوں کا قائدِ اعظم ثابت کرنے پر تلی ہوئی ہے، وہ تو افسوس ناک ہے ہی، اس سے زیادہ افسوس ناک وہ حرکت ہے جس کی بنا پر ان کے چیلے اور کربلائی میڈیا کے علم بردار حقیقی معنوں میں اسلام کے نمایندے اور مسلم ممالک کے حقیقی سربراہ، نیز بلادِ حرمین شریفین کے خلاف سازشیں کر کے ان سے مسلمانوں کو متنفر کرنے اور انھیں اسلام اور مسلمانوں کا دشمن قرار دینے کی ناپاک کوششوں میں مصروف ہیں۔

اگرچہ شام وعراق اور لبنان ویمن میں ایرانی مجوسیوں اور ان کے ہم نوا رافضیوں کے کالے کرتوتوں اور سنیوں کے قتلِ عام نے ان کی قلعی تقریباً کھول کر رکھ دی ہے اور شام میں ایران کی سفاکیت نے اس کے مکروہ چہرے سے پوری طرح سے پردہ اٹھا دیا ہے، مگر ابھی کچھ احمق، ضمیر فروش، ایرانی ٹکڑوں پر پلنے والے کربلائی میڈیا کے نمایندے اور رافضیوں کے متحرک ادارے خرد کا نام جنوں اور جنوں کا خرد رکھنے میں پیہم مصروف ہیں، جو بہت ہی افسوس ناک اور انتہائی تشویشناک ہے۔

ایسی صورت میں یہ واجب ہو جاتا ہے کہ فکری اور عقدی پہلو سے ان رافضیوں کا جائزہ لیا جائے اور دیکھا جائے کہ عصرِ حاضر میں ان کی ان ناپاک حرکتوں کے حقیقی اسباب کیا ہیں؟ اور آخر کیا وجہ ہے کہ ایران اور اس کے ہمنوا رافضی پوری سفاکیت کے ساتھ اسلامی ممالک میں فتنہ وفساد اور فرقہ واریت کو ہوا دے کر وہاں کی فضا کو نہ صرف مسموم کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



رہے ہیں، بلکہ وہاں کے امن وچین کو بالکل برباد کر دینے کے درپے ہیں؟ کیا ان کی یہ حرکتیں وقتی ہیں یا یہ ہمیشہ اسلام ومسلمانوں کے دشمن رہے ہیں؟ نیز ہمارے علمائے سلف کا ان کے تعلق سے کیا موقف رہا ہے؟ اسلام کے وہ نمایندے جن کی امامت، سیادت اور علمی قیادت پر امت کا اتفاق رہا ہے، انھوں نے ان رافضیوں کو کس خانے میں رکھا ہے؟

یہ وہ چیزیں ہیں جن کی حقیقت جاننے کے بعد ہمیں اچھی طرح یہ بات سمجھ میں آجائے گی کہ ایران اور رافضی، نیز ان کے معاون و مددگار آج جو کچھ شام وعراق، لبنان و یمن اور دیگر اسلامی ممالک میں کر رہے ہیں، وہ ان کی ''اصل فکر اور راسخ عقیدے'' کا نتیجہ ہے، اور آج جو کچھ ہو رہا ہے، یہی وہ زمانۂ قدیم سے کرتے آرہے ہیں۔ اس لیے ان کی سفاکیت، بربریت اور سنیوں کے خلاف سازشوں پر تعجب کرنے کے بجائے ان کا دائمی علاج اور ان کی سرکوبی کرنی چاہیے، نہ کہ ان کے جھوٹے نعروں، باطل شعاروں اور منافقانہ روش سے دھوکا کھا کر ان کے جال میں پھنس کر اسلام اور مسلمانوں کے خیر خواہوں سے دشمنی رکھنی چاہیے۔

## زبان میری ہے بات ان کی:

حقیقت یہ ہے کہ رافضیت کی بنیاد عبداللہ بن سبا نامی منافق نے رکھی تھی جو اصلاً ایک یہودی تھا۔ اسلام اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے کے لیے اس نے اسلام کا لبادہ اوڑھ لیا تھا۔ اسلام کو جتنا نقصان وہ پہنچا سکتا تھا، اس نے پہنچایا، قتلِ عثمان رضی اللہ عنہ، جنگِ جمل، جنگِ صفین، شہادتِ علی اور شہادتِ حسین رضی اللہ عنہما، سب اسی کی منظّم سازشوں کا نتیجہ تھے۔ موجود دور کے رافضی اسی کے نقش قدم پر چلتے ہوئے اسلام اور مسلمانوں کو ہر طرح سے نقصان پہنچا رہے ہیں اور یہ نقصان پہنچانا ان کے عقائد و افکار کا بدیہی نتیجہ اور ان کے نظریات کا اساسی جزو ہے۔

مشہور عالمِ دین علامہ عبدالرحمٰن شثری نے رافضیوں کی معتمد کتابوں کو کھنگال کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سوال و جواب کی صورت میں ایک کتاب ترتیب دی ہے، جو ان کے اصل عقائد و نظریات کو طشت از بام اور ان کی اسلام دشمنی کو آشکارہ کرتی ہے، اسی کتاب سے استفادہ کرتے ہوئے یہاں رافضیوں کے اہم عقائد اور افکار و نظریات کا خلاصہ پیش کیا جا رہا ہے جو انھیں کی معتمد کتابوں سے ماخوذ ہیں، البتہ یہاں یہ واضح کرنا ضروری ہے کہ یہ عقائد شیعوں کے اثنا عشری فرقے کے ہیں اور یہی فرقہ آج ہر جگہ عقائد و نظریات اور افکار و خیالات میں شیعوں کی نمایندگی کر رہا ہے۔

ایران کی حکومت اسی اثنا عشری فرقے اور دیگر ملحد و مجوسی فارسی رافضیوں کے مکمل کنٹرول میں ہے اور ان کے سارے پلان اور ریشہ دوانیاں اسی اثنا عشری رافضی فکر کی روشنی میں طے ہوتی ہیں، صرف زیدی اور ان کے ہم نوا شیعہ، جو بہت ہی معمولی تعداد میں ہیں اور جن کا وزن بھی نہ ہونے کے برابر ہے، وہ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ یہ اپنے عقائد و نظریات میں بہت حد تک سنیوں سے قریب اور دیگر رافضیوں کے شرکیہ اور کفریہ عقائد اور خبیث عزائم سے دور ہیں۔

اسی طرح انصاف کا لحاظ رکھتے ہوئے ان رافضیوں کے مشائخ، علما، حاکم طبقوں اور جاہل عوام نیز اپنے مذہب کی اصل تعلیمات سے ناواقف لوگوں میں بھی فرق کرنا ضروری ہے، کیوں کہ بہت سارے رافضی اور شیعہ ایسے ملیں گے جو یا تو اپنے بہت سارے عقائد کو جانتے تک نہیں یا پھر جانتے ہیں مگر مانتے نہیں۔ اسی لیے جب انھیں ان کے مذہب کی حقیقت سے روشناس کرایا جاتا ہے تو وہ اس کا نہ صرف انکار کرتے ہیں، بلکہ اس کی شناعت کی وجہ سے اس سے نفرت اور بے زارگی کا اظہار کرتے ہیں، اگرچہ ایسا کرنے والے بہتیرے تقیہ کا سہارا لیتے ہیں، مگر واقع میں یہ چیز چوں کہ موجود ہے، لہٰذا ان سے تعامل کرتے وقت اور ان سے شرعی احکام برتتے وقت ان فروق کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

البتہ ان کا اصل مذہب انھیں عقائد پر قائم ہے اور ان کے علما و مشائخ اور وہ طبقہ جس کے ہاتھ میں قوت و حکومت ہے، وہ نہ صرف اسی کی اتباع کرتے ہیں، بلکہ ان کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بداعمالیاں انھیں عقائد کے رنگ میں رنگی اور عملی طور سے اسی کا پرتو ہوتی ہیں۔ نیز دوسری اہم بات یہ ہے کہ ہر مذہب کو اس کی اصل تعلیمات ہی سے جانا اور پہچانا جاتا ہے اور اس مذہب کے مصادر و مراجع اور اس کی مقدس اور معتمد کتابیں ہی اس کا حقیقی آئینہ ہوتی ہیں، نیز اس کے علما، قائدین اور تعلیم یافتہ اور پڑھے لکھے حضرات ہی دراصل اس مذہب کے نمایندے ہوتے ہیں، بھلے ہی اس مذہب کے ماننے والے ان عقائد و تعلیمات کے مطابق مکمل طور سے عمل نہ کریں!

اسی طرح شیعوں میں متقدمین اور متاخرین میں بھی فرق کرنا ضروری ہے، قرونِ اولیٰ میں موجود شیعوں میں کثیر تعداد ایسے لوگوں کی ہے جن کے یہاں غلو، تکفیر اور شرک و کفر کی کوئی گنجایش نہیں تھی، مگر ان میں اکثر تفضیل کے معاملے میں منحرف تھے اور علی رضی اللہ عنہ کو عثمان رضی اللہ عنہ پر ترجیح دیتے تھے، جبکہ متاخرین ان سے بالکل مختلف ہیں، ان کے یہاں غلو، تکفیر اور شرک و کفر کی بھرمار ہے۔ یہی حال موجودہ دور کے اکثر، خصوصاً مقتدر، رافضیوں کا ہے اور وہی درحقیقت ہمارا موضوع بھی ہیں۔

برصغیر میں جو رافضی پائے جاتے ہیں، وہ علماً وعملاً اسی اثنا عشری فرقے کے عقائد ونظریات کے تابع ہیں، بھلے ہی تقیہ کے طور پر وہ اس کا اظہار نہ کریں۔ حتی کہ رافضی صحافیوں کی وہ جماعت جسے اپنے پیشے اور عرفِ عام کے لحاظ سے، جیسا کہ عموماً دیکھا جاتا ہے کہ اسے ملحد و زندیق اور لبرل نیز بالکل سیکولر و آزاد خیال ہونا چاہیے تھا، وہ بھی ایران اور اس کے ہمنواؤں کی ہاں میں ہاں ملاتی نظر آتی ہے اور ہر طرح سے اس کے عزائم کا ساتھ دیتی اور اس کے مکروہ اعمال کی تائید کرتی۔ نیز اس کے سفاکانہ جرائم پر پردہ ڈالتی نظر آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ آپ دیکھتے ہیں کہ یہ رافضی اور کربلائی میڈیا یمن میں سعودی عرب کے تعاون اور وہاں کی قانونی حکومت کی مدد کو تو غلط قرار دیتا ہے، مگر شام وعراق اور لبنان میں وہاں کی حکومتوں اور حزب اللات کے ساتھ مل کر سنیوں کے قتلِ عام میں ایران

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



جس طرح یہ نفسِ نفیس شریک ہے، اس کے بارے میں نہ صرف خاموشی اختیار کرتا ہے، بلکہ الٹا ہر محاذ پر اس کی تائید کرتا نظر آتا ہے۔

کہنے کا مطلب یہ ہے کہ یہ رافضی اصلاً اسلام دشمن ہیں اور یہ اسلام دشمنی ان کی رَگ رَگ میں خون کے ساتھ دوڑتی ہے، بلکہ یہ دشمنی ان کے عقائد و نظریات کا بنیادی حصہ اور سینوں کے خلاف ان کے یہ جرائم ان کے حقیقی افکار و خیالات کا بدیہی نتیجہ ہیں، جیسا کہ آنے والی سطور میں یہ بات اچھی طرح واضح ہو جائے گی، لہٰذا آپ اُن کے اِن عقائد و نظریات کو غور سے پڑھیں اور پھر حالاتِ حاضرہ پر نظر ڈالیں، ایران کے مکروہ عزائم کو دیکھیں اور چہار جانب اس کی سرگرمیوں پر نظر ڈالیں، ساری کہانی خود بہ خود سمجھ میں آ جائے گی اور پھر ان کے ان دعووں کا پول کھل جائے گا، جن میں یہ رافضیت کو اصل اسلام اور ایران کو اسلامی ممالک کا نمایندہ بتاتے ہیں۔

کمال یہ ہے کہ ان کے یہ عقائد و نظریات خود ان کی معتمد کتابوں سے ماخوذ ہیں جو ان کی صحیح معنوں میں قلعی کھول دیتے ہیں۔ چناں چہ ملاحظہ ہو:

1. شیعوں کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جبریل امین کو وحیِ رسالت دے کر علی رضی اللہ عنہ کے پاس بھیجا تھا، مگر انھوں نے غلطی سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل کر دی اور اس طرح علی رضی اللہ عنہ کے بدلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت مل گئی۔[1]
2. رافضیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ امامت، دین کے ارکان میں سے ہے اور اس اعتقاد کے بغیر آدمی مومن نہیں ہو سکتا۔ یہ امامت فرمانِ الٰہی کے ذریعے ہی ثابت ہوتی ہے، چناں چہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کے امام ہونے کی تصریح کی ہے، چناں چہ یہ ان کے اور ان کی اولاد کے لیے ثابت اور خاص ہے۔ ان ائمہ کی تعداد بارہ ہے، جو ان کے اعتقاد کے مطابق معصوم عن الخطا ہیں۔ وہ (بارہ ائمہ معصومین) درج ذیل ہیں:

[1] المنية والأمل في شرح الملل والنحل (ص:۳۰)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

١ـ أمير المؤمنين علي بن أبي طالب (ت/ ٤٠هـ)

٢ـ الإمام الحسن بن على (المجتبى) (ت/ ٥٠هـ)

٣ـ الإمام الحسين بن علي سيد الشهداء (ت/ ٦١هـ)

٤ـ الإمام علي بن الحسين بن علي زين العابدين (ت/ ٩٤هـ)

٥ـ الإمام محمد بن على باقر المعلوم (ت/ ١١٤هـ)

٦ـ الإمام جعفر بن محمد الصادق (ت/ ١٤٨هـ)

٧ـ الإمام موسىٰ بن جعفر الكاظم (ت/ ١٨٣هـ)

٨ـ الإمام علي بن موسىٰ الرضا (ت/ ٢٠٣هـ)

٩ـ الإمام محمد بن علي الجواد (ت/ ٢٢٠هـ)

١٠ـ الإمام علي بن محمد الهادي (ت/ ٢٥٤هـ)

١١ـ الإمام الحسن بن علي العسكري (ت/ ٢٦٠هـ)

١٢ـ الإمام محمد بن الحسن المعروف بالمهدي والحجه.[1]

3 شیعوں کے عقائد میں سے ایک اہم عقیدہ ''تقیہ'' کا عقیدہ ہے اور ان کے یہاں تقیہ کا مطلب ہے: حق بات اور اپنے اعتقاد کو چھپانا، اگر چہ اپنے اعتقاد کے مخالف چیز ہی کا اظہار کرنا پڑے، اور اپنے ان اعتقادات کو نہ ظاہر کرنا جن کے ظاہر کرنے سے نقصان کا خطرہ ہو، اسی طرح اپنے مخالفین کی ایسی مخالفت سے بچنا جس سے دنیوی یا دینی نقصان کا اندیشہ ہو۔ اس عقیدے کی ان کے یہاں اتنی اہمیت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ دین کے دس میں سے نو حصے تقیہ میں مضمر ہیں اور جس کے پاس تقیہ نہ ہو اس کے پاس ایمان ہی نہیں ہے۔[2]

[1] أصول الكافي (١/ ٣٧٢ و ٢/ ١٨، ٢٢) والإمامة والتبصرة (ص: ٢١٨، ١٦٩، ٢٢٩) أصل الشيعة و أصولها (ص: ١٣٤، ١٤٥) كشف الأسرار للخميني (ص: ١٤٩، ١٥٤)

[2] الإمامة والتبصرة (ص: ١٤٣) تفسير القمي (١/ ١٠٠) عقائد الصدوق (ص: ٢٦١) أصول الكافي (٢/ ٥٧٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



حقیقت یہ ہے کہ شیعوں کا یہ عقیدہ انتہائی خطرناک اور ان کے نفاق کو چھپانے کی بہت بڑی ڈھال ہے، چناں چہ کسی شیعی کا کوئی بھی عقیدہ ہو اور وہ آپ کے تعلق سے کوئی بھی رائے رکھے، تقیہ کا استعمال کر کے صریح جھوٹ بول کر اس سے نکل جائے گا اور اس کا انکار کر دے گا، چوں کہ یہ اس کا مذہبی مسئلہ اور عقیدہ ہے، اس لیے ایسا کرنے میں اسے کوئی تامل نہیں ہوگا، گویا رافضیوں کے پاس جھوٹ اور نفاق کا شرعی لائسنس موجود ہے، اسی لیے اتنے بدترین عقائد کے باوجود یہ جھوٹ کے سہارے آرام سے جیتے ہیں اور جب ان کو موقع اور طاقت ملتی ہے تو سنیوں کے ساتھ شام وعراق والا حال کرتے ہیں۔

4. شیوخِ شیعہ کے یہاں جس نے تقیہ چھوڑ دیا، اس نے گویا نماز چھوڑ دی اور تقیہ کو ترک کرنا ہلاکت و بربادی کا باعث ہے، چناں چہ وہ ہم سنیوں سے سارا معاملہ تقیہ ہی کی بنیاد پر کرتے ہیں، حتی کہ ان کا کہنا یہ ہے کہ تقیہ کو ترک کرنے والا کافر اور اللہ کے دین سے خارج ہے۔[1]

5. علمائے شیعہ کا یہ کہنا ہے کہ جو اللہ تعالیٰ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اس کے لیے ضروری ہے کہ باطل حکومت میں تقیہ کو لازم پکڑے۔ باطل حکومت سے ان کی مراد سنیوں کی اسلامی حکومت ہوتی ہے، چناں چہ یہ دار آل اسلام کو دار التقیہ کہتے ہیں۔[2]

6. مسجد حرام اور مسجد نبوی میں شیعوں کی نمازیں مبنی بر تقیہ ہوتی ہیں، چناں چہ ان کا کہنا ہے: ''جس نے منافقین کے پیچھے تقیہ سے نماز پڑھی، گویا اس نے ائمہ کے پیچھے نماز پڑھی۔''[3]

7. رافضیوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ ان کے تمام ائمہ قیامت سے قبل اس دنیا میں اپنی اصل صورت میں لوٹیں گے، خاص طور سے مزعوم مہدی منتظر کے ظہور کے وقت، اور

[1] من لا يحضره الفقيه (٢/ ٣١٣) المكاسب المحرمة (٢/ ١٦٣)

[2] جامع الأخبار (ص: ١١٠)

[3] أوائل المقالات (ص: ٤٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ان میں سے ہر ایک آ کر زمین میں حکومت کرے گا، ان لوٹنے والوں میں ان کے دشمن یعنی صحابہ کرام بھی ہوں گے، تا کہ ان کے ائمہ ان سے انتقام لے سکیں۔ اس عقیدے کو ''عقیدۃ الرجعہ'' کہا جاتا ہے۔[1]

8 جب بہت سارے مردے دوبارہ دنیا میں واپس لوٹیں گے تو ان لوٹنے والوں میں انبیا و مرسلین بھی ہوں گے، جو اس لیے لوٹے گے، تا کہ علی رضی اللہ عنہ کی فوج بن کر اُن کے ساتھ لڑیں۔[2]

9 روافض کے عقائد میں سے ایک عقیدہ ''عقیدۃ الوصیۃ'' ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے بعد اللہ تعالیٰ کے حکم سے علی بن ابی طالب کے لیے خلافت کی وصیت کی تھی۔[3]

10 رافضیوں کا یہ اعتقاد بھی ہے کہ ان کے بارہ اماموں کے آخری امام محمد بن حسن عسکری ہیں اور وہی مہدی منتظر ہیں جن کا قیامت سے قبل ظہور ہوگا، لیکن چوں کہ ان کے اس امام کی پیدایش ۲۵۵ھ یا ۲۵۶ھ میں ہوئی ہے، اس لیے وہ یہ کہتے ہیں کہ ان کے یہ مہدی لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو کر سامرا شہر کے ایک غار میں چھپ گئے ہیں اور وہاں سے نکلنے کے لیے اذنِ الٰہی کا انتظار کر رہے ہیں، تا کہ وہاں سے نکل کر دنیا کو ظلم و طغیان کے بعد عدل و انصاف سے بھر دیں۔ اس عقیدے کو ''عقيدة المهدية و الغيبية'' کہا جاتا ہے۔[4]

11 رافضیوں کے عقائد میں سے ایک قبیح ترین عقیدہ ''عقیدۃ البداء'' ہے، بداء کے معنی: کسی رائے کا نہ ہونے کے بعد ظہور ہونا ہے، اس سے غفلت اور جہالت لازم آتی

[1] تفسير القمي (٢/ ١٧٤) أوائل المقالات (ص: ٤٦، ٨٨) بحار الأنوار (٥٣/ ٩٢، ١٢٣)
[2] بحار الأنوار (٤١/ ٥٣)
[3] أصول الكافي (١/ ٤٣٧) تفسير القمي (٢/ ١٢٤)
[4] أصول الكافي (١/ ٣٢٩- ٣٤٣) تفسير القمي (٢/ ٤٢٥) الكشكول (ص: ٤٥- ٤٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے، گویا صاحبِ رائے کو یہ بات پہلے معلوم نہ تھی اور اب اس کو معلوم ہوئی ہے ۔نعوذ باللہ۔ رافضی نہ صرف اس چیز کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں، بلکہ اس کو اپنے اہم عقائد میں شمار کرتے اور اپنے دین کے اصول میں سے مانتے ہیں۔[1] ان کے اس عقیدے کا حاصل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پہلے سے ہر چیز کا علم نہیں ہے۔ نعوذ باللہ.

12 شیعہ علما کا اعتقاد یہ ہے کہ موجودہ قرآنِ کریم ناقص ہے اور جو اصل اور کامل قرآن تھا اسے ۔نعوذ باللہ۔ صحابہ کرام کے مرتد ہونے کے بعد آسمان پر اُٹھا لیا گیا۔[2]

13 رافضیوں کا کہنا یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ کی وفات کے بعد صحابہ کرام نے قرآن کو بدل ڈالا اور اس میں تحریف کر کے اس میں سے آلِ بیت اور ائمہ کے مدائح، نیز منافقوں کے مثالب اور برائیوں کو حذف کر دیا۔[3] [یہاں منافقوں سے مراد صحابہ کرام کو لیتے ہیں، نعوذ باللہ!]

14 شیعوں کا مشہور عالم طبرسی کہتا ہے کہ قرآن کی بعض آیتیں تو بہت فصیح و بلیغ ہیں اور بعض ۔نعوذ باللہ۔ نحیف اور انتہائی کمتر ہیں۔[4]

15 شیعہ شیوخ کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ آپ ﷺ نے شریعت کا بعض حصہ لوگوں تک پہنچا دیا تھا اور باقی علی بن ابی طالب کے پاس چھوڑ گئے تھے، تاکہ وہ اس کی تبلیغ کریں۔[5]

16 شیعہ شیوخ کا کہنا یہ بھی ہے کہ ان کے ائمہ ہی اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان

[1] أوائل المقالات (ص: ٤٨۔ ٤٩) أصول الكافي (١/ ١٤٦)
[2] التنبيه والرد للملطي (ص: ٢٥)
[3] الأنوار النعمانية (١/ ٩٧)
[4] الوثيقة (ص: ٢١١)
[5] تعليق شهاب الدين النجفي على إحقاق الحق للتستري (٢/ ٢٨٨۔ ٢٨٩)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



واسطہ اور پل ہیں۔[1]

17 شیعہ شیوخ کا اعتقاد یہ ہے کہ ان کے ائمہ کی قبروں کا قصد کرنا اور ان کی زیارت کرنا خانہ کعبہ کا حج کرنے سے اہم ہے۔[2]

18 شیعہ کہتے ہیں کہ جو علی رضی اللہ عنہ کی قبر کی زیارت کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کو ہر قدم کے بدلے ایک مقبول حج اور ایک مقبول عمرے کا ثواب دے گا، اسی طرح اس کو ایک لاکھ شہیدوں کا اجر عطا کرے گا، اس کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دے گا اور وہ پورے امان کے ساتھ مبعوث کیا جائے گا، اس کا حساب کتاب آسان ہوگا اور ملائکہ اس کا استقبال کریں گے۔[3]

19 شیعہ شیوخ کا اعتقاد یہ ہے کہ جس نے قبرِ حسین رضی اللہ عنہ کی زیارت کی، گویا۔نعوذ باللہ۔ اس نے اللہ تعالیٰ کی اس کے عرش پر زیارت کی۔

20 شیعہ شیوخ کا اعتقاد یہ ہے کہ حسین رضی اللہ عنہ کی قبر کی مٹی میں ہر بیماری سے شفا ہے۔[4]

21 اثنا عشری فرقے کے شیعی شیوخ اپنے ائمہ کو اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف کرتے اور انھیں اللہ رب العزت کے ناموں سے پکارتے ہیں۔[5]

22 مشہور شیعی عالم کلینی کا کہنا ہے کہ ستارے انسان کی سعادت و شقاوت پر اثر انداز ہوتے ہیں اور ان کا اس میں عمل دخل ہوتا ہے۔[6]

23 شیعوں کا اعتقاد یہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ علمِ غیب رکھتے تھے۔ وہ ان کی طرف یہ قول منسوب کرتے ہیں: ''میں اس زمین کا رب ہوں اور میری وجہ سے یہ زمین ٹھہری ہوئی

---

1. بحار الأنوار (٢٣/ ٩٩)
2. ثواب الأعمال و عقاب الأعمال (ص: ١٢١۔١٢٢)
3. وسائل الشيعة (١٠/ ٤٥٨) تهذيب الأحكام (٦/ ١٣٠٦)
4. الأمالي (ص: ٣١٨)
5. أصول الكافي (١/ ١٠٣)
6. (٨/ ٢١٠٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے۔" نیز وہ یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ علی رضی اللہ عنہ دنیا و آخرت دونوں میں تصرف رکھتے ہیں اور وہی بادلوں میں چمک، کڑک اور بجلی پیدا کرتے ہیں۔[1]

24 شیعہ شیوخ کا اعتقاد یہ ہے کہ علی رضی اللہ عنہ مردوں کو زندہ کرنے کی قوت رکھتے ہیں۔[2]

25 شیعہ شیوخ اللہ تعالیٰ کے آسمانِ دنیا پر نزول کا انکار کرتے ہیں اور ایسا اعتقاد رکھنے والے کو کافر گردانتے ہیں۔[3]

26 شیعی شیوخ اپنے ائمہ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان بہت ساری چیزوں میں فرق نہیں کرتے۔[4]

27 شیعہ شیوخ کا کہنا یہ ہے کہ کلمہ شہادت "أشهد أن لا إله إلا الله وأن محمدا رسول الله" کے ساتھ "وأن عليا ولي الله" کہنا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ان کلمات کو اپنی اذانوں اور نمازوں کے بعد دہراتے اور اس کی تلقین کرتے ہیں۔[5]

28 شیعہ شیوخ کا اعتقاد یہ ہے کہ جس نے ۔معاذ اللہ۔ ابوبکر، عمر، عثمان، معاویہ، عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہم پر لعنت بھیجی، اس نے بڑے ہی عمدہ عمل کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی قربت حاصل کی۔[6]

29 شیعہ شیوخ کا اعتقاد یہ ہے کہ ان کے ائمہ شیعوں کو جنت میں داخل کرنے کی گارنٹی رکھتے ہیں۔[7]

30 شیعہ شیوخ کا اعتقاد یہ ہے کہ کسی کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوسکتا، جب تک

---

[1] مرآة الأنوار (ص: ٥٩) أصول الكافي (١/ ٣٠٨)
[2] أصول الكافي (١/ ٣٤٧)
[3] أصول الكافي (١/ ٩٠ـ ٩١)
[4] مصابيح الأنوار في حل المشكلات (٢/ ٣٩٧)
[5] فروع الكافي (٣/ ٨٢)
[6] فروع الكافي (٣/ ٢٢٤)
[7] رجال الكشي (٥/ ٤٩٠ـ ٤٩١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



متعہ نہ کر لے۔ متعہ ان کے یہاں یہ ہے کہ مرد عورت سے (عارضی نکاح کے ذریعے) لذت اور فائدہ طلب کرے اور عورت بغیر ولی اور گواہ کے اس پر تیار ہو جائے۔ نیز ان کا کہنا ہے کہ جس نے کسی مومن عورت سے متعہ کیا تو گویا اس نے ستر بار کعبہ کی زیارت کی۔[1]

31 شیعوں کے امام اعظم خمینی کا کہنا ہے کہ جہاں تک دیگر استمتاع کا سوال ہے، جیسے عورت کو شہوت سے چھونا، اس کو چمٹانا وغیرہ، تو اس میں کوئی حرج نہیں، چاہے وہ دودھ پیتی بچی ہی کیوں نہ ہو۔[2]

32 ان کے امام اعظم خمینی کا یہ بھی کہنا تھا کہ حسین رضی اللہ عنہ پر رونا، ان کا ماتم کرنا، حسینی مجالس کا اہتمام کرنا، یہی وہ امور ہیں جنھوں نے چودہ سو سالوں سے اسلام کی حفاظت کی ہے۔[3]

33 شیعہ شیوخ کا اعتقاد یہ ہے کہ فرشتوں کو اللہ تعالیٰ نے ان کے ائمہ کے نور سے پیدا کیا ہے اور فرشتوں کے اعمال میں سے قبرِ حسین پر رونا بھی ہے، چناں چہ چار ہزار فرشتوں کو اس بات کا مکلّف کیا گیا ہے کہ وہ قیامت تک قبرِ حسین پر روئیں اور ان کا ماتم کریں، نیز تمام فرشتے اللہ تعالیٰ سے قبرِ حسین کی زیارت کی اجازت طلب کرتے ہیں، لہٰذا ایک جماعت زیارت کر کے جا رہی ہوتی ہے تو دوسری زیارت کے لیے اُتر رہی ہوتی ہے۔[4]

34 شیعہ شیوخ کہتے ہیں کہ جب فرشتے آپس میں جھگڑا کرتے ہیں تو اللہ تعالیٰ جبریل کو بھیجتا ہے اور وہ علی رضی اللہ عنہ کو لے کر آسمان پر جاتے ہیں، تاکہ وہ ان کے درمیان صلح کرا دیں۔[5]

1. مصباح التهجد (ص: ٢٥٢)
2. تحرير الوسيلة (٢/ ٢٢١)
3. جريدة الاطلاعات الإيرانية (العدد: ١٥٩٠١، تاريخ: ١٦/ ٨/ ١٣٩٩هـ)
4. كنز جامع الفوائد (ص: ٣٣٤)
5. كتاب الاختصاص (ص: ٢١٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



35 علباء بن دراع، جو شیعوں کے بڑے شیوخ میں سے ہے، وہ علی بن ابی طالب کو نبی مکرم ﷺ پر فضیلت دیتا تھا اور -نعوذ باللہ- کہتا تھا کہ آپ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے اس لیے بھیجا تھا کہ وہ لوگوں کو علی رضی اللہ عنہ کی طرف بلائیں، مگر انھوں نے اپنی طرف بلایا اور اسی اعتقاد کی بنا پر وہ آپ ﷺ کی مذمت کرتا تھا۔[1]

36 شیعہ شیوخ کہتے ہیں کہ ان کے ائمہ جو کچھ کہتے ہیں، وہ وحی کی بنا پر ہوتا ہے اور انھیں براہِ راست وحی آتی ہے، بلکہ یہ چیز دینِ امامیت کی ضروریات میں سے ہے۔[2]

37 شیعوں کے امام اعظم خمینی کا کہنا ہے کہ ہمارے ائمہ کا مقام و مرتبہ اتنا بلند ہے کہ وہاں تک نہ کوئی مقرب فرشتہ پہنچ سکتا ہے اور نہ کوئی مبعوث نبی۔[3]

38 مشہور شیعی جواد مغنیہ کا کہنا ہے کہ خمینی اللہ کے نبی موسیٰ علیہ السلام سے افضل ہے۔[4]

39 شیعوں کا اعتقاد یہ ہے کہ قبر میں میت سے سب سے پہلے آلِ بیت کی محبت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔[5]

40 ایران کے مرکزی مذہبی شہر "قم" کے بارے میں شیعوں کا اعتقاد یہ ہے کہ وہاں کے لوگوں کا حساب کتاب ان کی قبروں میں ہی ہو جائے گا اور وہ وہیں سے سیدھے جنت میں چلے جائیں گے۔ اسی طرح ان کا کہنا ہے کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں، جن میں سے تین صرف اہلِ قم کے لیے ہیں۔[6]

41 مشہور شیعی عالم حر العاملی کا کہنا ہے کہ قیامت کے دن ان کے ائمہ ہی ساری مخلوقات

[1] بحار الأنوار (۲۵/ ۳۰۵، حاشیہ نمبر: ۱)
[2] بحار الأنوار (۱۷/ ۱۵۵)
[3] الحكومة الإسلامية (ص: ۵۲)
[4] الخميني والدولة الإسلامية (ص: ۱۰۷)
[5] بحار الأنوار (۲۷/ ۷۹)
[6] بحار الأنوار (۵۷/ ۲۱۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کا حساب لیں گے۔[1]

42 مشہور شیعی شیخ جزائری کہتا ہے کہ نبی مکرم ﷺ کی وفات کے بعد تمام لوگ مرتد ہوگئے اور صرف چار ہی لوگ ایسے ہیں جو اپنے اسلام پر باقی رہے: سلمان الفارسی، ابوذر الغفاری، مقداد بن اسود اور عمار بن یاسر۔[2]

43 شیعوں کا امام اعظم خمینی کہتا ہے کہ جنھیں صحابہ کا نام دیا جاتا ہے، وہ دراصل منافقین تھے۔[3]

44 شیعہ شیوخ کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ ۔نعوذ باللہ۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اپنی بیشتر عمر بتوں کی پوجا میں گزار دی اور ان کا ایمان یہود و نصاریٰ کے ایمان کی طرح ہے۔ نیز جب آپ نماز پڑھتے تھے تو اپنی گردن میں بت لٹکائے رکھتے تھے اور اسی کو سجدہ کرتے تھے۔[4]

45 شیعہ شیوخ کا ۔نعوذ باللہ۔ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے بارے میں یہ اعتقاد ہے کہ وہ مخنث تھے اور انھیں ایسی بیماری تھی جس کی وجہ سے وہ لواطت کے لیے مجبور تھے۔[5]

حقیقت یہ ہے کہ ان خبیثوں کی اس بات پر کسی کو تعجب نہیں ہونا چاہیے، کیوں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے بارے میں ان کے عقائد انتہائی گندے اور خبیثانہ ہیں۔ خاص طور سے ابوبکر، عمر اور عائشہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں۔ عمر رضی اللہ عنہ نے چوں کہ ایران کی فارسی اور مجوسی حکومت کا خاتمہ کیا تھا، اس لیے یہ ان سے انتہائی درجہ بغض رکھتے ہیں، جو لوگ عصرِ حاضر میں یاسر الخبیث کی تقریریں اور اس کے بیانات سے آگاہ ہیں، انھیں اس طرح کے رافضی عقائد پر کوئی تعجب نہیں ہوگا۔

46 شیعوں کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ ہر موسمِ حج میں ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کا ان کے لیے ظہور ہوتا

1. الفصول المهمة في أصول الأئمة (١/ ٤٤٦)
2. الأنوار النعمانية (١/ ١٨١)
3. الحكومة الإسلامية (ص: ٦٩)
4. الصراط المستقيم (٢٥/ ١٥٥) بحار الأنوار (٢٥/ ١٧٢) الكشكول (ص: ١٠٤) الأنوار النعمانية (١/ ٥٣)
5. الأنوار النعمانية (١/ ٦٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے، تا کہ وہ انھیں رمیِ جمار کے وقت پتھر مار سکیں۔

47 شیعوں کا اعتقاد یہ بھی ہے کہ عمر بن خطاب کا کفر اگر ابلیس سے بڑا نہیں تو ابلیس کے برابر ضرور ہے، بلکہ وہ کہتے ہیں کہ ابلیس عمر رضی اللہ عنہ پر اللہ کی طرف سے ہو رہے شدتِ عذاب سے تعجب کرتا ہے اور کہتا ہے کہ یہ کون ہے جس کو اتنا شدید عذاب ہو رہا ہے، جبکہ ساری مخلوقات کو گمراہ میں نے کیا ہے۔[1]

48 مشہور شیعی عالم مجلسی کہتا ہے کہ کسی کے لیے اس بات کی کوئی گنجایش نہیں ہے کہ وہ عمر رضی اللہ عنہ کے کفر میں شک کرے، چناں چہ عمر۔معاذ اللّٰہ۔ پر اللہ اور اس کے رسول کی لعنت ہو اور ہر اس شخص پر ہو جو ان کو مسلمان سمجھے اور ان پر لعنت نہ بھیجے۔[2]

بات یہیں ختم نہیں ہوتی، بلکہ خمینی نے اپنی کتاب ''كشف الأسرار'' (ص: ١٢٦) میں عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو کافر اور زندیق گردانا ہے۔ یہی نہیں شیعہ حضرات آپ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے دن جشن مناتے ہیں، بلکہ اس سے آگے بڑھ کر آپ کے قاتل ابولؤلؤۃ مجوسی کی انتہائی تعظیم و تقدیس کرتے اور اسے شجاع و بہادر کا خطاب دیتے ہیں، کیوں کہ اس نے آپ کو شہید کیا تھا۔

آپ کو تعجب ہوگا کہ آج ایران میں باقاعدہ اس کا مزار ہے جو ''مزار بابا شجاع الدین فیروز ابولؤلؤۃ'' کے نام سے معروف ہے۔ شیعہ نہ صرف اس کی زیارت کرتے ہیں، بلکہ اس سے مرادیں بھی مانگتے ہیں۔ چناں چہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے ان کا بغض انتہائی درجے کو پہنچا ہوا ہے، حتی کہ یہ چیز ہر رافضی کی پہچان بن چکی ہے۔ یہ اس فارسی مجوسی فکر کی دین ہے جو فارس کے تباہ شدہ کھنڈرات سے درآمد ہوئی ہے اور سارے شیعوں کی نس نس میں دوڑتی ہے جس کا سبب وہی ہے کہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ہاتھوں ایران کی فارسی اور مجوسی حکومت کا خاتمہ!

[1] تفسير العياشي (٢/ ٢٤٠)

[2] جلاء العيون (ص: ٤٥)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



49 شیعوں کا مشہور عالم مجلسی اپنی کتاب ''حق الیقین'' (ص: ۵۲۲) میں کہتا ہے کہ ابوبکر و عمر دونوں کافر ہیں اور جو ان دونوں سے محبت کرے، وہ بھی کافر ہے۔ اب آپ غور کریں کہ اس کی تکفیر سے کون بچا۔ گویا سارے سنی اس بدبخت کی نظر میں کافر ہوگئے اور جب سب کافر ہوگئے تو ظاہر ہے ان کا خون اس کے یہاں حلال ہوگیا۔ ایسی صورت میں جن کا عقیدہ اس خمیر سے تیار ہوگا، ان کے یہاں کیا شام، کیا عراق، کیا لبنان، کیا یمن، ساری جگہوں پر سنیوں کے ساتھ ایک ہی سلوک ہوگا!

50 شیعہ شیوخ کا یہ کہنا ہے کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ دراصل منافق تھے اور انھوں نے ظاہری طور پر اسلام اپنا رکھا تھا۔[1]

51 شیعوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ جس کے دل میں عثمان بن عفان کے لیے بغض و عداوت نہ ہو، وہ ان کی عزت و ناموس کو حلال نہ سمجھے اور ان کو کافر نہ سمجھے، وہ اللہ اور اس کے رسول کا دشمن، نیز اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ چیزوں کا منکر ہے۔[2]

52 شیعوں کا مشہور عالم طبرسی کہتا ہے کہ ابوبکر، عمر اور عثمان تینوں جہنم کی تہہ میں ایک کنویں میں بند تابوت میں ہیں اور اس کنویں کے منہ پر بڑا سا پتھر رکھا ہوا ہے، جب اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ کو بھڑکانا چاہتا ہے تو اس پتھر کو اس کنویں کے منہ سے ہٹا دیتا ہے، چناں چہ اس کنویں کی بھڑکتی آگ اتنی شدید ہوتی ہے کہ جہنم اس سے پناہ مانگنے لگتا ہے۔[3]

53 شیعہ شیوخ کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ جس نے کسی رات خلفائے ثلاثہ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم سے براءت کا اظہار کیا اور اسی رات مر گیا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔[4]

[1] الأنوار النعمانية (١/ ٨١)

[2] نفحات اللاهوت في لعن الجبت والطاغوت (ص: ٥٧)

[3] كتاب الاحتجاج (١/ ٨٦)

[4] أصول الكافي (٢/ ٧٥١)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



54 شیعہ شیوخ کے مطابق عائشہ بنت الصدیق اور حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہما دونوں کافر ہیں۔[1]

55 شیعہ شیوخ کا اعتقاد یہ بھی ہے کہ جہنم کے سات دروازوں میں سے ایک دروازہ ۔نعوذ باللہ۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے ہے۔[2] یہی نہیں، ان کا کہنا یہ بھی ہے کہ ۔نعوذ باللہ۔ آپ نے زنا کا ارتکاب کیا تھا، لہٰذا ان کا مہدی منتظر جب آئے گا تو انھیں قبر سے نکال کر ان پر حد قائم کرے گا۔[3]

56 شیعوں کے مشہور شیخ اور علمی راہنما علی غروی نے تو یہاں تک جرأت کر لی کہ ۔نعوذ باللہ۔ اس نے کہا ہے کہ ضروری ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرم گاہ جہنم میں جلے، کیوں کہ آپ نے بعض مشرکہ عورتوں سے جماع کیا۔ ان سے اس خبیث کی مراد عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما ہیں۔[4]

57 شیعہ شیوخ کا یہ اعتقاد بھی ہے کہ ان کے ائمہ اور اولیا کی قبروں کی زیارت واجب ہے اور اس کو ترک کرنے والا کفر کا مرتکب ہے۔[5]

58 شیعہ شیوخ کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ ان کا مہدی منتظر اس سرنگ میں داخل ہوگیا ہے جو عراق کے شہر سامراء میں اس کے والد کے گھر میں تھی، اس وقت اس کی عمر پانچ سال تھی، جب کہ صحیح یہ ہے کہ ان کا مہدی مزعوم ۲٦۰ھ میں وفات پا چکا ہے اور وہ لا ولد تھا۔[6] یہ صرف اس مہدی مزعوم کا چکر چلا کر دجال کا انتظار کر رہے اور لوگوں کو ٹھگ رہے ہیں۔

59 شیعہ شیوخ کا یہ بھی کہنا ہے کہ ان پر جمعہ کی نماز اس وقت تک واجب نہیں ہے،

---

1. تفسير القمي (ص: ٥٩٧)
2. تفسير العياشي (٢/ ٣٦٢)
3. علل الشرائع (٢/ ٥٦٥) حق اليقين (ص: ٣٤٧)
4. كشف الأسرار و تبرئة الأئمة الأطهار (ص: ٢٤)
5. كامل الزيارات (ص: ١٨٣)
6. المقالات و الفرق (ص: ١٠٢)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

جب تک ان کا مہدی مزعوم اپنی غار سے نکل کر ان کی امامت نہ کرے۔[1]

60 شیعہ شیوخ کا یہ بھی کہنا ہے کہ مہدی مزعوم کے خروج سے پہلے جہاد ایسے ہی حرام ہے، جیسے: مردار، خون اور خنزیر کا گوشت حرام ہے۔[2]

61 شیعہ شیوخ یہ بات صراحت سے کہتے ہیں کہ ان کا مہدی مزعوم جب آئے گا تو وہ ابوبکر اور عمر کو زندہ کر کے انھیں کھجور کے تنے پر پھانسی دے گا اور روزانہ انھیں ہزار بار قتل کرے گا۔[3]

62 شیعوں کے مشہور امام نعمانی نے اپنی کتاب "الغیبة" میں روایت کی ہے کہ ابوعبداللہ علیہ السلام (جعفر صادق) نے فرمایا: ہمارے اور عربوں کے درمیان قتل و ذبح کے سوا کچھ بھی نہیں بچا ہے، اور اپنے حلق کی طرف اشارہ کیا۔[4]

اس روایت سے ان مجوسی رافضیوں کی مطلقاً عربوں سے دشمنی کھل کر ظاہر ہوتی ہے، کیوں کہ یہی ان کے زوال کا سبب تھے۔ یہی حقیقت ہے کہ ان مجوسی فارسی رافضیوں کو سنیوں سے عموماً اور عرب سنیوں سے خصوصاً بہت ہی بغض اور دشمنی ہے۔ باقی دیگر شیعہ ان کے پیچھے پیچھے دُم ہلاتے اور ہاں میں ہاں ملا کر ان کے گدھے بنتے ہیں، بلکہ تلخ حقیقت یہ بھی ہے کہ ان ایرانی شیعوں اور فارسی مجوسیوں کے یہاں دیگر عرب و عجم کے شیعوں کی بھی حیثیت ایک عام قابلِ استعمال شے اور لائقِ استمتاع چیز سے زیادہ نہیں، چناں چہ یہ انھیں بہ خوبی استعمال کرتے اور مختلف معرکوں میں سنیوں کے مقابلے میں انھیں ایندھن بناتے ہیں۔ یہ خود بہت معمولی تعداد میں بطور راہنما موجود ہوتے ہیں، جبکہ پیشِ نظر ان کا سارا اپنا مفاد ہوتا ہے۔ عصرِ حاضر میں بطور خاص شام، لبنان، عراق اور یمن کے حالات پر نظر

[1] مفتاح الكرامة (٢/ ٦٩)
[2] فروع الكافي (٥/ ٧٨٧)
[3] مختصر بصائر الدرجات (ص: ١٨٧۔ ١٨٨)
[4] كتاب الغيبة (ص: ٢٤١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ڈالنے سے یہ بات بہ خوبی واضح ہوجاتی ہے۔

63 شیعہ شیوخ کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ ان کا مہدی مزعوم جب آئے گا تو حاجیوں کو صفا اور مروہ کے درمیان قتل کرے گا اور مسجد حرام، مسجد نبوی، نیز حجرہ شریفہ کو ڈھا دے گا اور آلِ داود کی شریعت کے مطابق حکومت کرے گا۔[1]

اس عقیدے میں ان کی یہودیوں سے عجیب مماثلت نظر آتی ہے، کیوں کہ وہ بھی آلِ داود اور سلیمان علیہ السلام کا نام زور وشور سے لیتے ہیں (چناں چہ یہود اب بھی ایک مسیح کے منتظر ہیں جو اُن کے مزعوم عقیدے کے مطابق آلِ داود سے ہوگا) اور روافض بھی آلِ داود کے حکم کا انتظار کر رہے ہیں۔ فَاعْتَبِرُوْا يَاۤاُولِي الْاَبْصَارِ.

64 شیعہ شیوخ کا یہ بھی اعتقاد ہے کہ شیعوں کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص مٹی سے پیدا کیا ہے اور سنیوں کو دوسری مٹی سے، اور ان دونوں مٹیوں کو ایک خاص طریقے سے مخلوط کر دیا گیا، چناں چہ جب بھی کوئی شیعہ کسی جرم یا معاصی کا ارتکاب کرتا ہے تو وہ سنی کی مٹی کا اثر اور نتیجہ ہوتا ہے۔ اسی طرح کوئی سنی اگر نماز، روزہ، صدقہ و خیرات یا دیگر کوئی نیکی کرتا ہے تو وہ شیعی مٹی کے اثر کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اسی وجہ سے قیامت کے دن شیعوں کے گناہوں کو سنیوں کے سر اور سنیوں کی نیکیوں کو شیعوں کے حصے میں ڈال دیا جائے گا۔[2]

اس عقیدے پر آپ غور کریں اور دیکھیں کہ یہ بات کس طرح شیعوں کو جرائم پر آمادہ کرتی اور اُن کے لیے معاصی کا ارتکاب آسان بناتی ہے!

65 سنیوں کے بارے میں شیعوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ وہ نجس، کفار اور جہنمی ہیں، نہ ان کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی اور نہ ہی ان کے ذبائح حلال ہیں۔ نیز وہ اولاد الزنا اور بندر اور خنزیر ہیں، ان سے جنگ کرنا اور انھیں دھوکے سے قتل کرنا واجب ہے۔

---

[1] بحار الأنوار (٥٣/ ٤٠) الغيبة (ص: ٣٠٦) أصول الكافي (١/ ٣٠٠)

[2] علل الشرائع (٢/ ٤٧٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اسی طرح ان کی مخالفت اور ان کے اموال کو چوری کرنا واجب ہے، یہی نہیں بلکہ انھوں نے سنیوں پر لعنت بھیجنے کو افضل ترین عبادت قرار دیا ہے۔[1]

آپ ان عقائد پر غور کریں اور دیکھیں کہ سنیوں کی ان کے نزدیک کیا اہمیت ہے اور وہ ان عقائد کے حاملین سنیوں کو کس نگاہ سے دیکھتے ہوں گے؟ ظاہر ہے جب ان کے لیے سنیوں کی جان، ان کا مال سب کچھ حلال ہوگیا اور اُن سے قتال کرنا اور ان کو قتل کرنا واجب ہوگیا تو پھر بچا کیا؟ یقین جانیں یہی وہ عقائد ہیں جو ایران کی فارسی اور مجوسی حکومت کی رگوں میں دوڑ رہے ہیں اور جن کی بنا پر وہ کیا شام، کیا عراق ہر جگہ حسبِ قدرت سنیوں کے قتلِ عام میں مصروف ہے۔ تعجب تو یہ ہے کہ اس سب کے باوجود جاہلوں، احمقوں اور ہوا پرستوں کی ایک بڑی تعداد ہے جو شیعہ سنی بھائی بھائی کا نعرہ لگاتی ہے! بلکہ قابلِ ذکر حقیقت یہ ہے کہ اسی طرح کا عقیدہ یہودیوں کا غیر یہودیوں اور برہمنوں کا غیر برہمنوں کے بارے میں ہے، جیسا کہ تلمود اور قوانین منوسمرتی میں موجود ہے۔

66 جب شیعہ حرمین شریفین میں سنیوں کی نمازِ جنازہ پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے ہیں، جب کہ اکثر تو پڑھتے ہی نہیں، تو ان کا مقصد دعا کے بجائے بد دعا کرنا ہوتا ہے۔[2]

بلکہ شیعوں کے مشہور عالم ابن بابویہ قمی نے اپنی کتاب ''فقہ الرضا'' میں شیعوں کے لیے وہ دعا بھی بتائی ہے جسے کسی غیر شیعہ کی نمازِ جنازہ میں پڑھنی چاہیے۔ یہ دعا درحقیقت بد دعاؤں اور میت کے لیے ہر طرح کے عذابِ الٰہی کی طلب سے بھری ہوئی ہے۔[3]

67 مشہور شیعہ عالم شیخ موسوی جو بعد میں اللہ کی توفیق سے سنی ہوگئے، کہتے ہیں کہ کتنے ایسے متعہ باز ہیں جنھوں نے کسی لڑکی اور اس کی ماں، اس کی بہن، اس کی پھوپھی

[1] بحار الأنوار (٨/ ٣٦٨۔ ٣٧٠) الأنوار النعمانية (٢/ ٣٠٦) الروضة من الكافي (٨/ ٢١٠٩) علل الشرائع (٢/ ٥٨٤۔ ٥٨٥) وسائل الشيعة (١٢/ ٤٣٧) جواهر الكلام (٢٢/ ٦٢)

[2] فروع الكافي (٣/ ١٢٢)

[3] فقه الرضا (ص: ١٧٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اور اس کی خالہ سے متعہ کیا، بلکہ ایسا بھی ہوا کہ بعض بڑے اور معروف مشائخِ شیعہ نے کسی عورت سے متعہ کیا، پھر اس سے کوئی لڑکی پیدا ہوئی تو ایک زمانے کے بعد اس نے پھر اس لڑکی سے بھی متعہ کیا۔ نعوذ باللّٰہ![1]

68 شیعی کے لیے جائز ہے کہ وہ سنی حکومت کے تابع کام کرے، اگر اس کا حقیقی ہدف اس حکومت کے مظالم کو روکنا یا اس حکومت کو گرانا اور اس کے خلاف انقلاب لانا ہو۔[2]

69 محترم قارئین! آپ یقین سے جان لیں کہ رافضیوں نے کبھی کفار و مشرکین اور دشمنانِ اسلام کی ایک بالشت زمین بھی نہیں فتح کی، بلکہ جب بھی ان کا بس چلا، انھوں نے مسلمانوں کی زمینیں ہی دشمنوں کے حوالے کر دیں اور مسلمانوں کے خلاف دشمنانِ اسلام کا ساتھ دیا، چناں چہ آپ دیکھیں کہ ابن علقمی نے کیا کیا؟ کس طرح اس نے تاتاریوں کے لیے بغداد کا راستہ آسان کیا اور خلیفہ کے قتل اور بغداد کی تباہی میں اہم کردار ادا کیا! اسی طرح نصیر الدین طوسی نے کیسے تاتاریوں کے ساتھ بھرپور تعاون کیا اور ان کے لیے مسلمانوں کے مختلف شہروں کی تباہی و بربادی کے لیے راستہ ہموار کیا۔

70 یہاں سوال یہ اُٹھتا ہے کہ کیا مشائخِ شیعہ سنیوں کے ساتھ ایک رب، ایک نبی اور ایک امام پر متفق ہو سکتے ہیں؟

اس کا جواب شیعوں کے مشہور امام نعمت اللہ جزائری نے اس طرح دیا ہے:

''ہم ان سنیوں کے ساتھ کبھی ایک معبود، ایک نبی اور ایک امام پر اکٹھا نہیں ہو سکتے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ان سنیوں کا کہنا یہ ہے کہ ان کا رب وہی ہے جس کے نبی وہ محمد ﷺ ہیں، جن کے خلیفہ ابوبکر ہیں، جبکہ ہم اس نبی اور اس خلیفہ کو نہیں مانتے، بلکہ ہم یہ کہتے ہیں کہ وہ رب جس کے نبی کا خلیفہ ابوبکر

[1] كشف الأسرار (ص: ٤٦)

[2] ولاية الفقيه (ص: ١٤٢۔ ١٤٣)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے، وہ ہمارا رب نہیں ہے اور نہ وہ نبی ہمارا نبی ہے۔"[1]

محترم قارئین! آپ نے ان عقائد ونظریات کو پڑھا۔ اب آپ ہی بتائیں کہ کیا ایسا ممکن ہے:

- وہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جنھیں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک صحبت کے لیے چنا تھا اور جن کی تربیت خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کی، وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد آپ کے مشن کو لے کر چلنے کے بجائے مرتد اور بے دین ہو جائیں؟
- کیا کوئی عقل مند مسلمان یہ تصور کرسکتا ہے کہ ۔نعوذ باللہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شرمگاہ جہنم میں جائے گی؟
- کیا یہ بات عقل میں سما سکتی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کافر عورتوں سے شادی کرلیں اور اللہ تعالیٰ آپ کو خبر نہ کرے؟
- کیا یہ ممکن ہے کہ ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے بتوں کو سجدہ کرتے رہیں اور اللہ تعالیٰ انھیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہی میں رسوا نہ کرے؟
- کیا یہ ممکن ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دو بیٹیوں کی شادی کسی کافر (حضرت عثمان رضی اللہ عنہ) سے کر دیں؟

محترم قارئین! غور کریں کہ کس طرح ان رافضیوں کی کتابیں شرک وکفر، غلو وتکفیر سے لبریز ہیں اور کس طرح یہ نہ صرف سینوں سے بغض و دشمنی اور ان سے جنگ و جدال، ان کے قتل وخون کی تعلیم دیتی ہیں، بلکہ ان کے خلاف ان کے دشمنوں سے کھلم کھلا تعاون کی ترغیب بھی دیتی ہیں۔

آپ غور کریں کہ کس طرح بالکل صریح الفاظ میں یہ عقائد ونظریات روافض کے علاوہ سارے مسلمانوں کو کافر گردانتے اور ان کی عزت وآبرو اور جان و مال سب کو حلال

[1] الأنوار النعمانية (٢/ ٢٧٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سمجھتے ہیں۔ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ یہودی عقائد اور تلمودی نظریات ہوں، جنھیں ان رافضیوں کی کتابوں میں انڈیل دیا گیا ہے۔

اس پر غور کرنے کے بعد آپ عصرِ حاضر میں ہو رہے ایران اور اس کے ایجنٹوں اور دلالوں کے دنگوں پر غور کریں اور دیکھیں کہ آج احواز، شام، عراق، لبنان اور یمن و دیگر اسلامی ممالک میں ایران رافضیوں کے تعاون سے کیا کر رہا ہے؟ اور جو کچھ کر رہا ہے، کہیں وہ انھیں عقائد ونظریات کا بدیہی نتیجہ تو نہیں؟

اس پر طرفہ تماشا یہ ہے کہ اس قدر تکفیری عقائد اور گندے نظریات رکھنے کے باوجود یہ الٹا کتاب و سنت پر عمل کرنے والے اور صحیح اسلام کو اپنانے والوں کو ہی تکفیری کہتے ہیں۔ بھلا اُس سے بڑا تکفیری کون ہوسکتا ہے جو ابوبکر، عمر و عثمان جیسے جلیل القدر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سمیت چند ایک کو چھوڑ کر تقریباً تمام صحابہ کو کافر کہے، سارے سنیوں کو کافر جانے اور ان کی جان و مال، عزت و آبرو کو حلال سمجھے؟

کیا روئے زمین پر ایسے نظریات رکھنے والوں سے بھی بڑا کوئی تکفیری ہوگا؟ مگر تماشا یہ ہے کہ یہی دوسروں کو تکفیری اور دہشت گرد گردانتے ہیں اور دین کے وہ دلال اور ہویٰ پرست جو کتاب و سنت پر عمل کرنے والی جماعت کو دہشت گرد تنظیموں سے جوڑتے ہیں، وہ ایک لفظ بھی ان حقیقی تکفیریوں اور احواز، شام، عراق، لبنان اور یمن میں ان کی دہشت گردیوں کے بارے میں نہیں بولتے!

بلاشبہہ ایسے شیعہ بھی ہوں گے جو بنا بر تقیہ نہیں، بلکہ حقیقت میں اس طرح کے عقائد ونظریات کو نہیں مانتے ہوں گے اور اس طرح کے باطل افکار کو وہ عملاً کبھی نہیں تسلیم کرتے ہوں گے، ایسے بھی ہوں گے جنھیں ان باطل عقائد کا علم تک نہیں ہوگا، بہت سوں کو علم ہوگا بھی تو اپنی سلیمِ فطرت اور عمدہ سمجھ کی وجہ سے وہ عملاً اس سے دور ہوں گے، بلکہ ایسے بھی شیعہ ہوں گے جو ایران کی مذموم حرکتوں سے سخت نالاں ہوں گے اور اس کی

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



جارحانہ اور منافقانہ سیاست کو انتہائی نفرت کی نگاہوں سے دیکھتے ہوں گے اور اس فارسی حکومت کی موجودسیاست اور دہشت گردیاں ان کو قطعاً نہیں بھاتی ہوں گے، مگر ایسے کتنے ہوں گے اور کیا ایسے لوگ ہی شیعی مذہب کی نمایندگی کر رہے ہیں یا کر سکتے ہیں؟ کیا اس طرح کے خیالات رکھنے والے شیعہ و روافض ان فارسی نظریات اور مجوسی عزائم کا رُخ موڑنے پر قادر ہیں؟ ہرگز نہیں!

## گردشِ ایام کی شہادت:

اسلام اور مسلمانوں کے تئیں رافضیوں کا ماضی انتہائی تاریک، ہولناک اور جرائم سے لبریز ہے اور حال تو ہمارے سامنے ہی ہے، جس کی ظلمت و تاریکی کو ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں۔ رہا مستقبل تو ان کے ماضی اور حال کو دیکھ کر مستقبل میں کوئی اچھی اُمید اُن سے نہیں کی جا سکتی، بلکہ جوں جوں ایران قوی ہوتا جائے گا، عالمِ اسلام کی پریشانیاں بڑھتی جائیں گے۔ حالات یہی بتا رہے ہیں، باقی اللہ تعالیٰ بڑا کارساز اور وہی علمِ غیب کا مالک ہے!

یہاں بہت ہی اختصار کے ساتھ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ان کے چند سیاہ کارناموں کو بیان کرنا مقصود ہے، تاکہ قارئین جان سکیں کہ مذکورہ بالا عقائد کا اُن کے اوپر کتنا اثر ہے اور یہ عقائد ونظریات محض کتابی زینت نہیں، بلکہ ان کے اعمال اور کارنامے انھیں عقائد کے رنگ میں رنگے ہوئے ہیں۔

1. عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو جس وقت شہید کیا گیا، اس وقت تشیع کا ظہور نہیں ہوا تھا، مگر ان کو جس نے شہید کیا، وہ فیروز ابو لؤلؤۃ نامی ایک ایرانی مجوسی تھا۔ آپ کو ایک پلاننگ کے تحت شہید کیا گیا، جسے ایک فارسی ہرمزان اور فیروز و دیگر افراد نے تیار کیا تھا۔ وہ قاتل فارسی مجوسی ایرانی تھا۔ آج رافضی سب سے زیادہ لعنت عمر رضی اللہ عنہ پر بھیجتے ہیں، یہی نہیں بلکہ ایران میں انھوں نے ان کے قاتل فیروز کا باقاعدہ مزار بنا رکھا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے، جس کا نام ’’مزار بابا شجاع الدین فیروز ابولؤلؤۃ‘‘ ہے، جس کی یہ زیارت کرتے، اسے خراجِ عقیدت پیش کرتے اور اس سے اپنی مرادیں مانگتے ہیں، اگرچہ عمر رضی اللہ عنہ کا قاتل شیعہ نہیں تھا، کیوں کہ شیعیت اس وقت تھی ہی نہیں، مگر وہ ایک ایرانی فارسی مجوسی تھا جو انتقاماً آپ کو قتل کرنے آیا تھا اور آج ایران کی فارسی رافضی اور مجوسی حکومت ہی شیعیت کا علم اُٹھائے ہوئے ہے۔ اس نکتے کو سمجھنا بہت ضروری ہے، تاکہ رافضیوں اور بالخصوص ایران کے فارسی مجوسی رافضیوں کی اسلام دشمنی کو صحیح طور سے سمجھا جا سکے۔

۲۔ عبداللہ بن سبا نامی یہودی نے اس مذہب کی بنیاد رکھی اور حبِ آلِ بیت کا نعرہ لگا کر عظیم فتنہ برپا کیا، یہاں تک کہ عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ شہید کر دیے گئے اور اسلام میں فتنوں کا عظیم دروازہ کھل گیا۔

۳۔ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ رہ کر یہ مسلسل فتنہ برپا کرتے رہے اور انھیں چین کی سانس نہ لینے دی، جب جب ایسا لگا کہ مسلمانوں میں صلح ہو جائے گی، انھوں نے ایسی سازش کی کہ کبھی صلح نہ ہونے دی اور علی رضی اللہ عنہ زندگی بھر حیران و پریشان رہے، بلکہ آخری عمر میں وہ اللہ تعالیٰ سے ان سے نجات اور چھٹکارے کی دعا مانگتے اور کہتے تھے: یا اللہ! مجھے ان سے نجات دے دے یا ان کو مجھ سے نجات دے دے، پھر ان کو بھی شہید کر دیا گیا۔ معتبر روایتوں اور محققین کے مطابق جس خارجی نے ان کو شہید کیا، وہ بھی اصل میں شیعہ تھا۔

۴۔ جب حسن رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کی مرضی کے خلاف مسلمانوں کے خون کی حفاظت کی خاطر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی اور خلافت سے تنازل کر لیا تو انھوں نے ان پر قاتلانہ حملہ کیا، ان کا مال و متاع لوٹ لیا اور انھیں ”مذلُّ المومنین“ (مومنوں کو رسوا کرنے والا) کا لقب دیا، جب کہ ان کی صلح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے عین مطابق تھی اور پھر آخر میں انھیں زہر دے کر شہید کروا دیا گیا۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



۵ یہ حسین رضی اللہ عنہ کو مسلسل کوفہ بلاتے اور ان کو ورغلاتے رہے۔ جب وہ ان کے بہکاوے میں آ کر وہاں گئے تو کربلا سے آگے نہیں بڑھ سکے اور نہ صرف شیعوں نے ان کو حکومت کے رحم و کرم پر چھوڑ دیا، بلکہ ان میں سے کتنے تھے جنھوں نے دشمن کے ساتھ مل کر آلِ بیت اور حسین رضی اللہ عنہ کے قتل میں براہِ راست کردار ادا کیا۔

ہوئے تم دوست جس کے اس کا دشمن آسماں کیوں ہو!

۶ علی زین العابدین بن حسین رضی اللہ عنہ کے بیٹے زید کو انھوں نے حکومت کے خلاف بغاوت پر اُبھارا اور جب وہ اُٹھ کھڑے ہوئے تو انھوں نے عین وقت پر ان کا ساتھ چھوڑ دیا اور انھیں کوفہ کے بھرے چوراہے پر پھانسی دے دی گئی اور یہ دیکھتے رہے۔

۷ چوتھی صدی ہجری کے شروع میں رافضیوں کی ایک غلیظ قسم (یا شاخ کہہ لیں) قرامطہ نے خانہ کعبہ پر حج کے ایام میں حملہ کیا اور حاجیوں کے ساتھ وہ سلوک کیا کہ اس کی مثال ملنی مشکل ہے، اور تو اور اُن کے سربراہ نے اللہ رب العزت تک کو برا بھلا کہا اور خانہ کعبہ پر پیشاب کیا۔ وہ یہ سب کرتا جاتا تھا اور کہتا تھا: کہاں ہیں وہ پرندے (ابابیل) اور کہاں ہے ان کا رب؟ انھوں نے ٹھیک یوم الترویہ کے دن حاجیوں کا قتلِ عام کیا، ان کی عورتوں اور بیٹیوں کی حرم کے اندر آبروریزی کی، ان کی لاشوں سے زمزم کے کنویں کو پاٹ دیا، کعبہ کے دروازے تک کو اُکھاڑ لیا، حجرِ اسود کو اپنے ساتھ لے گئے جو تقریباً بیس سال کے بعد واپس لایا گیا۔ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف قرامطہ کے جرائم کی ایک ہولناک تاریخ ہے جس کو پڑھ کر انسان تو کیا، پوری انسانیت کی روح کانپ جائے گی!

۸ جب مصر میں فاطمیوں کی حکومت قائم ہوئی تو انھوں نے مسلمانوں کے خلاف یہود و نصاریٰ سے تعاون کیا (باہم حلیف بن گئے) اور صرف بعض موقعوں پر یا کبھی کبھار نہیں، بلکہ وہ ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف نصرانیوں کا ساتھ دیتے رہے اور خود اپنی حکومت میں یہود و نصاریٰ کو بڑے بڑے مناصب دیتے رہے، ان کی شان و شوکت میں اضافہ کیا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اور انھیں سنیوں کے خلاف بھرپور طریقے سے استعمال کیا۔

مشہور مرد مجاہد صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ کو ان کی حقیقت اور خطرے کا اچھی طرح پتا تھا۔ اسی لیے انھوں نے اس وقت تک بیت المقدس کا رُخ نہیں کیا، جب تک مصر کو ان سے پاک نہیں کر دیا۔ اور جب بھی ان سے اس سلسلے میں استفسار کیا جاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ بغیر ان رافضیوں سے نمٹے بیت المقدس کو آزاد کرانا ممکن نہیں ہے اور پھر ویسا ہی ہوا۔

٩. بغداد علم وفن کا مرکز اور اسلامی تہذیب وتمدن کا ہمیشہ گہوارہ رہا ہے، مگر ساتھ ہی ساتھ بڑی آزمائشوں سے گزرتا رہا ہے۔ ٦٥٦ھ میں عباسی خلیفہ کا شیعی وزیر ابن علقمی، ہلاکو کے ساتھ مل گیا اور اسے بغداد پر نہ صرف حملہ کرنے پر آمادہ کیا، بلکہ اس کے ساتھ بھرپور تعاون کیا اور خلیفہ وقت کو صحیح راستے سے بھٹکاتا رہا، یہاں تک کہ ہلاکو نے بغداد پر حملہ کر دیا اور مسلمانوں نے اسلامی تاریخ کا سیاہ ترین دن دیکھا، دس لاکھ سے زیادہ مسلمان قتل ہوئے، ان کا علمی ذخیرہ دریائے دجلہ کے حوالے کر دیا گیا، کتابیں اتنی زیادہ تھیں کہ دریا کا پانی سیاہ ہوگیا اور تاتاریوں نے ان کتابوں کو پل بنا کر دریا عبور کیا۔ یہ سب ابن علقمی رافضی کا کارنامہ تھا۔ خلیفہ وقت قتل کر دیا گیا بغداد تاراج ہوگیا اور یہ رافضی اپنے ضمیر کا سودا کرنے کے باوجود بھی کچھ نہ حاصل کر سکا۔

١٠. اسی طرح عہدِ عباسیہ کے مشہور خائن اور معروف رافضی نصیر الدین طوسی نے بھی ہلاکو کا بھرپور ساتھ دیا۔ وہ اسلام دشمن بھیڑیے کے وزیر اور مشیرِ اعلیٰ کی حیثیت سے کام کرتا رہا اور جس قدر مسلمانوں کو نقصان پہنچا سکتا تھا، پہنچاتا رہا۔ یہ ایسا شخص تھا کہ ہلاکو کو بربریت پر اُبھارتا اور مسلمانوں کے خلاف اس کے ہولناک اعمال کی تعریف کرتا تھا۔

١١. دولتِ عثمانیہ مسلمانوں کی ایک عظیم الشان خلافت تھی، مگر اپنی فتوحات کے آخری دور میں وہ ہمیشہ ایران کی رافضی حکومت سے لڑتی رہی، جب جب وہ یورپ میں آگے بڑھتے، یہ رافضی پیچھے سے ان پر وار کرتے اور ان کی سلطنت کو بھرپور نقصان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پہنچانے کی کوشش کرتے۔ حقیقت یہی ہے کہ یہ ایرانی رافضی دولتِ عثمانیہ کی فتوحات اور یورپ میں اس کے تغلغل کے راستے میں ہمیشہ پتھر بنتے رہے اور انھوں نے اس اسلامی خلافت کو اس کی فتوحات کے آخری مراحل میں کافی نقصان پہنچایا۔ اسلامی تاریخ کے آخری روشن ابواب کا یہ ایک نہایت سیاہ ترین باب ہے جس کو پڑھنے اور اس پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ کس طرح ان ایرانی مجوسیوں نے اسلامی سلطنت کا دائرہ یورپ میں پھیلنے سے روکنے میں بھاری کردار ادا کیا۔

۱۲ آج کی ایرانی حکومت کی سیاہ کاریاں کس سے مخفی ہیں؟ فتنہ وفساد کا ایک عالم ہے جو اس نے اسلامی ممالک میں پیدا کیا ہوا ہے، خود ایران کے اندر لاکھوں بلکہ کروڑ سے زیادہ سنی صرف احواز میں بستے ہیں، جس پر ایران نے برطانیہ کے مجرمانہ تعاون سے قبضہ کیا تھا جو آج تک برقرار ہے۔ احواز عرب سنیوں کا ملک تھا جو اب ایران کی فارسی، مجوسی اور رافضی حکومت کے تلے سسک، بلک اور سلگ رہا ہے۔

وہاں کے سنیوں کو ادنیٰ انسانیت وشہریت کے حقوق تک حاصل نہیں، وہ اپنے بچوں کو صحیح شرعی تعلیم نہیں دے سکتے، انھیں اپنی مادری عربی زبان میں نہیں پڑھا سکتے۔ آئے دن مختلف بہانوں سے وہاں کے نوجوانوں اور نمایاں سنیوں کو علی الاعلان پھانسیاں دی جاتی ہیں، مگر کوئی ان کا پرسانِ حال نہیں۔ یہی حال ایران میں بسنے والے دیگر سنیوں کا ہے، چاہے وہ بلوچی ہوں یا تاجکی یا فارسی یا کوئی اور، انھیں حکومتِ ایران صحت وتعلیم اور دیگر اہم بنیادی حقوق تک سے محروم کیے ہوئے ہے۔

خود تہران میں یہود ونصاریٰ اور دیگر مذاہب کے ماننے والوں کے عبادت خانے تو موجود ہیں مگر سنیوں کی کوئی مسجد نہیں، نہ وہ باجماعت نماز ادا کر سکتے، نہ ہی جمعہ قائم کر سکتے ہیں، حتی کہ اسلامی ممالک کے سفارت خانوں پر اس سلسلے میں طرح طرح کی پابندیاں ہوتی ہیں، جس کا کئی ممالک کے سفیروں نے مختلف ٹیلی ویژن پروگراموں میں کھل کر ذکر کیا ہے، مگر ایران جیسے بے حیا اور ڈھیٹ ملک پر اس کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کوئی اثر نہیں پڑتا۔

(۱۳) ایران کی موجودہ حکومت کے جرائم اور فساد کی حدیں بہت وسیع ہیں اور اس کے شر کا دائرہ بہت ہی دور تک پھیلا ہوا ہے، بلکہ عالمِ اسلام میں فرقہ واریت پھیلانے اور فساد کو ہوا دینے کے لیے اس کا ایک مستقل اور بھاری بھرکم بجٹ ہوتا ہے، جسے مختلف وسائل کے ذریعے ہر جگہ پہنچایا اور صرف کیا جاتا ہے۔

چناں چہ ایران کی رافضی حکومت نے متعدد بار ایامِ حج میں فساد کرائے اور مختلف طریقوں سے حاجیوں کو بھاری نقصان پہنچایا۔ پھر چاہے وہ منیٰ کے سرنگ والا حادثہ ہو یا خیموں میں آگ لگنے کا، یا پھر حالیہ بھگدڑ کا، ہر جگہ کہیں نہ کہیں اس رافضی حکومت اور ان رافضیوں کا ہاتھ آپ کو نظر آئے گا۔ اب تو یہ چیز روزِ روشن کی طرح عیاں ہوچکی ہے۔

(۱۴) آپ لبنان پر غور کریں، کس طرح وہاں کے لوگ اس جنت نظیر ملک میں امن و امان کے ساتھ رہتے تھے، مگر جب سے حزب اللات (جو خود کو حزب اللہ ظاہر کرتی ہے) کی رافضی تنظیم کا قیام ہوا، سیاسی اور اجتماعی اعتبار سے اس ملک کا تیاپانچہ ہوگیا، وہاں فرقہ واریت پھیلی اور اس قدر پھیلی کہ یہ ملک معاشرتی اور سیاسی دونوں اعتبار سے اس میں جھلس رہا ہے۔ یہاں بھیانک خانہ جنگی ہوئی، پھر شاہ فہد کی مبارک کوششوں سے ملک میں استقرار آیا، مگر جہاں رافضی مستحکم ہوں، وہاں دیر تک امن و امان قائم نہیں رہ سکتا۔ ایران نے حزب اللات کی بھرپور عسکری اور مالی مدد کی اور اس طرح لبنان کے اندر ایک رافضی ملک بنا دیا، وہاں موجود نمایاں سنی شخصیات کو پلاننگ کے تحت ایران، حزب اللات اور شام کی نصیری حکومت نے قتل کیا اور آج تک ایران حزب اللات کی مدد سے یہی کر رہا ہے۔

رفیق حریری جیسا لبنانی ہیرو اور امن و امان کا پیامبر قتل کر دیا گیا، وزارتِ داخلہ کی ریڑھ کی ہڈی وسام الحسن کو راستے سے ہٹا دیا گیا، تاکہ حزب اللات کا کوئی محاسبہ نہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کر سکے۔ آج لبنان میں نہ سیاسی استقرار ہے نہ اجتماعی، جس کا سبب یہ رافضہ اور ان کا قائدِ اعظم ایران ہے۔ شام کی نصیری حکومت سنیوں کے خلاف ایران وحزب اللات کی اہم ترین مددگار رہی ہے۔ اگر بشار کی حکومت ختم ہو جائے تو اس علاقے میں ایران کا پورا کھیل بگڑ جائے گا اور حزب اللات کی شامت آ جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ایران ہر قیمت پر شام کی خبیث رافضی حکومت کو گرنے نہیں دینا چاہتا!

۱۵ عراق میں کیا ہوا، انھیں رافضیوں کی مدد سے امریکہ وہاں داخل ہوا اور وہاں لاکھوں افراد کی لاشوں پر کھڑے ہو کر بلا کسی معقول جواز کے صدام حسین کو پھانسی دے کر سنی حکومت کے ایک دور کا بالکل خاتمہ کر دیا اور اس خوبصورت اور ترقی یافتہ ملک کو تاراج کر کے جاتے جاتے زمامِ حکومت انعام کے طور پر ان رافضیوں کے ہاتھ میں سونپ دی، پھر جب نوری المالکی جیسے خبیث رافضی نے حکومت سنبھالی تو ظلم وستم کے سارے ریکارڈ ٹوٹ گئے اور ہلاکو بھی اس بربریت سے شرمانے لگا۔ ہزاروں سنیوں کو قانونی اور غیر قانونی طریقے سے قتل کیا گیا، اسرائیلی انٹیلی جنس موساد اور ایران کے ساتھ مل کر باقاعدہ فہرست بنا کر ہر میدان میں مشہور اور قابلِ ذکر اور معروف سنی شخصیات کو قتل کیا گیا، یا پھر وہ ملک چھوڑ کر فرار ہو گئے۔

آج عراق میں رافضی حکومت ہے اور ایران کی سرپرستی میں کبھی داعش کے نام پر کبھی کسی نام پر سنیوں کا صفایا کیا جا رہا ہے، تاکہ آنے والے دنوں میں عراق میں ان کا کچھ نہ رہ جائے، بلکہ ایران کی بعض اعلیٰ شخصیات نے تو کھل کر اس عزم کا اظہار کیا ہے کہ عراق دراصل ایران کا جزو لاینفک ہے اور ہم اسے نہ صرف ایران میں ضم کریں گے، بلکہ بغداد کو راجدھانی بنا کر قدیم ساسانی اور فارسی حکومت کا اِحیا کریں گے۔

عراق کی کہانی اتنی دردناک ہے کہ دل خون کے آنسو روتا ہے۔ سنیوں کی بستیوں کی بستیاں ختم کی جا رہی ہیں۔ ان کی جانیں، ان کا مال، ان کی آبرو، ان کی مساجد، ان

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کے مدارس و جامعات، ان کے مکانات؛ سب رافضیوں کے رحم و کرم پر ہیں اور یہ رافضی ظلم وستم کا ہر اسلوب ان کے ساتھ آزما رہے ہیں۔

داعش کے نام پر یہ رافضی جس طرح بے گناہ شہریوں اور بے بس سنیوں کو قتل کر رہے ہیں، وہ عراق کی تاریخ کا ایک ایسا سیاہ و المناک باب ہے جسے تاریخ کبھی فراموش نہیں کر پائے گی، ان رافضیوں کے تعاون سے امریکہ نے نہ صرف عراق پر بلا کسی معقول سبب کے قبضہ کیا اور ان کے اور موساد کے ساتھ مل کر انھوں نے پوری پلاننگ کے ساتھ سنیوں کی معروف شخصیات کو قتل کیا، یا پھر وہ جان بچا کر ملک سے فرار ہوگئے، بلکہ جب امریکہ جاتے جاتے بطور انعام حکومت ان کے حوالے کر کے گیا، تب انھوں نے رہی سہی کسر بھی پوری کر دی اور آج عراق میں سنیوں کی جو حالتِ زار ہے، الفاظ اسے بیان کرنے سے قاصر ہیں۔

جب وہاں کے سنیوں نے تنگ آ کر اپنا ایک مضبوط پلیٹ فارم بنانا شروع کیا اور ان رافضیوں کے مظالم سے بچنے کے لیے سنی علاقوں میں اپنی پوزیشن مضبوط کرنی شروع کر دی اور بہت حد تک کامیاب بھی ہوئے تو پھر دہشت گردی کا فارمولا کام آیا اور داعش کے بہانے ان سنیوں کے خلاف منظّم کارروائی کا آغاز کیا گیا، یہی نہیں بلکہ عام سنیوں کو قتل کرنے اور ان کی املاک کو نقصان پہنچانے کے لیے ایران کی مجوسی اور عراق کی رافضی حکومت نے بظاہر عوام اور بباطن اپنے سیکورٹی اہلکاروں اور پاسدارانِ انقلاب کے جوانوں کو استعمال کیا اور ''الحشد الشعبي'' کے نام سے ایک منظّم دہشت گرد گروہ تیار کر کے نام نہاد دہشت گردوں کا علاج کرنا شروع کیا اور اس طرح سنیوں پر ان کی زمین بالکل تنگ کر دی۔ انھیں ہر طرح سے کمزور، مجبور اور بے بس کر دیا اور آج تک ایک منظّم پلان کے تحت انھیں نہایت بے دردی سے قتل کیا جا رہا ہے اور پوری قوت سے یہ کوشش کی جا رہی ہے کہ عراق سے سنی تشخص بالکل ختم کر دیا جائے اور اسے شیعی و رافضی ملک بنا کر

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہمیشہ کے لیے ایران کے تابع بنا دیا جائے۔

آج عراق میں ہو رہے مظالم اور بغداد کی تباہی و تاراجی کا ذکر کیے بغیر ان دو رافضی غداروں اور خائنوں کا ذکر مکمل نہ ہوگا، جنھوں نے اپنے ضمیر و وطن کا سودا کر کے اس عظیم ملک کو تباہی و بربادی کے منہ میں دھکیل دیا ہے۔

ان میں سے ایک مشہور خائن اور وقت کا ابن علقمی نوری المالکی ہے۔نوری المالکی درحقیقت عراق کا سب سے بڑا مجرم اور دہشت گرد ہے۔ یہ وہ شخص ہے جس نے عراق کے خلاف امریکہ کی بھرپور مدد کی اور عراق میں اس کے دخول اور قبضے کو کامیاب بنانے میں بھرپور کردار ادا کیا۔ اسی نے موساد، سی آئی اے اور ایرانی انٹیلی جنس کے ساتھ مل کر فہرستیں بنا بنا کر ہر میدان میں اہم اور کامیاب سنیوں کو قتل کروایا اور جب امریکی جاتے جاتے بطور انعام عراق کی حکومت اس کے ہاتھ میں دے کر گئے تو اس نے ہر حد کو پار کرتے ہوئے عراق کو سنیوں کا مقتل بنا دیا۔ الجزیرہ چینل نے "الصندوق الاسود" کے نام سے عراق میں اس کے خبیثانہ کردار اور غدر و خیانت سے پُر اس کی شخصیت پر ایک ڈاکومنٹری بنائی ہے، جس کو دیکھ کر یقین کرنا مشکل ہوجاتا ہے کہ کوئی شخص اپنے ملک کے خلاف ایسا بھی کر سکتا ہے!

دوسرا غدار اور ضمیر فروش وقت کا نصیر الدین طوسی سیتانی ہے۔ یہ وہی سیتانی صاحب ہیں جنھوں نے عراق پر امریکی قبضے کے وقت امریکہ کو مبارک باد دی تھی اور اسے ویلکم کہا تھا۔ سابق امریکی وزیرِ دفاع رامسفیلڈ کے مطابق اس نے اپنے وطن عراق کو بیچنے اور وہاں کے عوام کی تاراجی و بربادی کے لیے سی آئی اے سے ۲۰ کروڑ امریکی ڈالر کی رشوت لی تھی۔ چناں چہ یہ رقم لے کر حضرت ضمیر فروش نے شیعوں کے لیے یہ فتویٰ صادر کیا تھا کہ عراق پر حملہ آور امریکی فوجیوں سے جنگ کرنا جائز نہیں۔

یہ مسلماں ہیں جنھیں دیکھ کر شرمائیں یہود!

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بلاشبہہ ان دونوں کو ہم عراق کی موجودہ تاریخ اور بغداد کی موجودہ صورتِ حال میں عباسی دور کے ابن علقمی اور نصیر الدین طوسی کہہ سکتے ہیں۔

﴿۲۶﴾ شام کی حالت تو کسی پر مخفی نہیں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ شام ہی نے ایران کے سیاسی اور مذہبی نفاق کو دنیا کے سامنے صحیح معنوں میں آشکارا کیا ہے اور بہت سارے ایسے لوگ جو ایران کو مسلمانوں کا ہمنوا اور ایک رول ماڈل اسلامی اسٹیٹ تصور کرتے تھے، وہ بھی یہ جان گئے ہیں کہ ایران کی حقیقت کیا ہے، شام میں سنی تقریباً 95% ہیں، مگر حکومت غلیظ رافضی نصیریوں کے ہاتھ میں ہے، جب وہاں کے عوام نے بغاوت کی تو اس نصیری حکومت نے ایران اور حزب اللات کے ساتھ مل کر ظلم کے سارے ریکارڈ توڑ دیے اور اس بے دردی کے ساتھ عورتوں، بوڑھوں اور بچوں تک کو قتل کیا کہ انسانیت کراہ اُٹھی اور جب سب کچھ کرنے کے باوجود دیکھا کہ ملک ہاتھ سے چلا جائے گا تو پھر داعش کا حیلہ کام آیا اور روس کو بلا لائے جو داعش کے بجائے شامی حکومت کے مخالفین پر بمباری کر رہا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ شامی بحران اس صدی کا سب سے بڑا بحران ہے، جہاں ایک طرف مسکین شامی عوام ہے اور دوسری طرف وہاں کی رافضی نصیری حکومت، حزب اللات کی رافضی تنظیم اور روس کی ملحد حکومت جو ان مسکین شامی عوام کے قتلِ بے دریغ میں مصروف ہے۔

عراق اور شام کی جیلوں میں قید سنیوں کے ساتھ وہ سلوک کیا جا رہا ہے کہ انسانیت شرما جائے، بے شمار قیدی دورانِ تعذیب مر جاتے ہیں، کتنے بھوک و پیاس کی نذر ہو جاتے ہیں تو کتنے انھیں جیلوں میں قتل کر دیے جاتے ہیں، سیکڑوں کی تعداد میں قانوناً موت کی سزا سے دوچار ہوتے ہی ہیں، بے شمار غیر قانونی طور سے قتل کیے جاتے ہیں، ان کا نہ کوئی ریکارڈ ہوتا ہے، نہ جیل کے رجسٹروں میں کوئی اندراج، انھیں مار کر پھینک دیا جاتا ہے اور کوئی پوچھنے والا تک نہیں ہوتا۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بسا اوقات ایسا بھی ہوا ہے کہ ایک ایک مہینے میں عراق کے اندر کئی ہزار سنیوں کو سزائے موت سنائی گئی ہے۔ گذشتہ رمضان میں عراق کی وزارتِ عدل کے مسئول کے بیان کے مطابق سات ہزار سنیوں کو صرف ایک ماہ میں سزائے موت سنائی گئی تھی۔ شام کا حال اس سے برا ہے، وہاں اب تک لاکھوں کی تعداد میں سنی مارے جا چکے ہیں اور دونوں ہی جگہ یہ سب کچھ ایران ہی کے زیرِ نگرانی اور براہِ راست پاسدارانِ انقلاب کے ہاتھوں انجام پا رہا ہے۔

۱۷ یمن کا بھی مسئلہ اسی طرح ہے۔ ایران کی سرپرستی میں وہاں کے حوثی رافضیوں نے کیا کیا؟ جب ان کی بغاوت کامیاب ہوئی اور یہ صنعاء اور پھر عدن پر قابض ہوئے تو انھوں نے اپنے مخالف سنیوں کی مساجد پر قبضہ کیا، مدارس کو ڈھایا، وہاں موجود اسلامی مراکز کو تاراج کیا اور آج تک کر رہے ہیں، بلکہ جوں جوں ان کو اپنا خاتمہ قریب نظر آ رہا ہے، یہ اور بربادی اور فساد مچا رہے ہیں۔

۱۸ غرضیکہ یہ رافضی ایران کی قیادت میں ایشیا سے افریقہ تک جہاں جہاں ممکن ہے، تمام اسلامی ممالک میں فساد مچائے ہوئے ہیں۔ ابھی حال ہی میں نائیجیریا میں وہاں کی رافضی تنظیم نے وہاں کے فوجی سربراہ کو قتل کرنے کی ناکام کوشش کی۔ یہی حال بہت سارے دیگر افریقی اسلامی ممالک کا ہے۔

۱۹ خود ہمارے یہاں برصغیر میں انگریزوں کو کس نے متمکن بنایا؟ ان کا راستہ کس نے آسان کیا؟ یہی وہ رافضی تھے جنھوں نے میر جعفر اور میر صادق کی شکل میں پوری امت کا سودا کیا اور انگریزوں کے ساتھ مل کر برصغیر سے اسلامی سلطنت کا خاتمہ کروا دیا۔

آج بھی آپ برصغیر کے حالات پر دقت سے غور کریں تو آپ کو واضح طور سے نظر آئے گا کہ یہ رافضی ہر جگہ اسلام، مسلمانوں اور مسلم ممالک کے خلاف برسرِ پیکار اسلام دشمنوں کی خدمت میں مصروف ہیں۔ اگر ملک اسلامی ہے تو وہاں یہ ایران کے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ساتھ مل کر سنیوں کو ہر طرح سے زک پہنچانے میں مصروف ہیں اور اگر غیر اسلامی ہے تو آپ انھیں ان جماعتوں کے ساتھ پائیں گے جو صریح اسلام اور مسلم دشمن ہیں۔

آپ برصغیر کی موجودہ سیاست، اس کی معروف اور نمایاں شخصیات اور فعال افراد کو غور سے دیکھیں تو بہت کچھ سمجھ میں آ جائے گا، یہی نہیں بلکہ آپ برصغیر میں موجود مشہور صحافیوں کو دیکھ لیں، جہاں جہاں یہ رافضی بیٹھے ہوئے ہیں، اسلام اور مسلمانوں کے خلاف بالکل فعال اور ایران کے ایجنڈوں کے نفاذ میں معنوی طور سے بالکل سرگرم ہیں۔ برصغیر کی موجودہ تاریخ کا یہ ایک نہایت افسوس ناک پہلو ہے، جس کے علاج کی فوری ضرورت ہے، وگرنہ بعض ممالک کا حال بھی کہیں شام وعراق کی طرح نہ ہو جائے۔ واللہ المستعان!

۴۰ ایک بہت اہم بات جو بہت واضح طور سے نظر آتی ہے، وہ یہ ہے کہ ایران اور ان رافضیوں کی یہ سرگرمیاں اور ان کا یہ فساد ہمیں یورپ، امریکہ اور اسرائیل میں نظر نہیں آتا، بلکہ ان کے فساد کا سارا محور و مرکز تقریباً اسلامی ممالک ہی ہیں۔ مسلمانوں کو دھوکا دینے کے لیے بہ ظاہر تو یہ امریکہ مردہ باد اور اسرائیل مردہ باد کے نعرے لگاتے ہیں، مگر عملاً آپ آنکھیں کھول کر دیکھ لیں، ان کی ساری جنگ اسلام، مسلمانوں اور اسلامی ممالک سے ہے۔ یہیں یہ فساد مچاتے اور انھیں ممالک کو یہ برباد کرنے کی بھرپور کوشش کرتے ہیں۔ یہی ان کی تاریخ رہی ہے اور یہی ہم آج چہار سو دیکھ رہے ہیں جو ان کے عقائد و نظریات کا بدیہی نتیجہ اور عملی تعبیر بھی ہے۔ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ.

## ایران اور اسرائیل:

جیسا کہ اوپر وضاحت کی گئی ہے کہ یہ روافض نہ صرف اسلام اور مسلمانوں کے خود دشمن ہوتے ہیں، بلکہ ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف ان کے دشمنوں کے تعاون کرتے اور ان

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



سے دوستی کرتے ہیں۔ یہی ان کا ماضی رہا ہے اور یہی وہ آج بھی کر رہے ہیں۔

چناں چہ آپ دیکھیں کہ امریکہ جو حقیقی معنوں میں مسلمانوں کا دشمن ہے، اس سے رافضیوں کے سربراہ ملک ایران کے تعلقات کتنے مضبوط ہیں اور بظاہر امریکہ مردہ باد کا نعرہ لگانے والا ایران اندر سے کس قدر امریکہ کا حلیف ہے، اسی دوستی اور تعاون کے نتیجے میں عراق کی حکومت مفت رافضیوں کے ہاتھ آئی اور ایران عراق پر مسلط ہوگیا۔ اسی دوستی اور تعلقات نے آج تک امریکہ اور یورپ کو شامی عوام کے تعاون سے دور رکھا اور یہی وہ تعلقات ہیں جنھوں نے امریکہ کو مجبور کر دیا کہ وہ ایران کے ایٹمی پلانٹ کو تباہ کرنے کے بجائے باقاعدہ اس کو قانونی حیثیت دے اور نتیجہ یہ نکلا کہ ایران کو اپنا ایٹمی پلانٹ چلانے کے لیے نہ صرف قانونی حیثیت حاصل ہوگئی، بلکہ اسی ڈیل کے نتیجے میں اس پر لگی ہوئی وہ اقتصادی پابندیاں بھی ختم ہوگئیں، جنھوں نے اس کی کمر توڑ کر رکھ دی تھی اور ابھی تک اسے بے حال کر رکھا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایران امریکہ تعلقات کی مضبوطی یا امریکہ کا ایران سے تعاون کا ایک بڑا اہم بلکہ اہم ترین سبب ایران کے اسرائیل سے انتہائی مضبوط تعلقات بھی ہیں، مگر بلاشبہہ اس میں ذاتی تعلقات، ذاتی مصالح اور آپسی افہام وتفہیم کا بھی بہت بڑا دخل ہے۔

اسرائیل کو اسلام اور مسلمانوں کی دشمنی میں نمونے کے طور پر دیکھا جاتا ہے، مگر جب ہم ایران سے اس کے تعلقات کو دیکھتے ہیں تو آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جاتی ہیں۔ چناں چہ اس سلسلے میں بعض عربی وعبرانی اخبارات نیز تحقیقاتی اداروں نے جو رپورٹیں پیش کی ہیں، وہ عام آدمی کیا اچھے بھلے پڑھے لکھے لوگوں کے لیے بھی دہلا دینے والی ہیں۔ یہاں ان رپورٹوں کے بعض اہم نکات پیش کیے جا رہے ہیں، جن سے قارئین کو بہت کچھ سمجھنے میں مدد ملے گی اور ایران و اسرائیل کے تعلق سے بہت سارے امور میں ان کا تعجب واستغراب زائل ہو جائے گا:

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



① اسرائیل ایران کے اندر تقریباً ۳۰ ارب ڈالر کا کاروبار کرتا اور اس سے بھاری بھرکم فائدہ اٹھاتا ہے۔ کم از کم ۲۰۰ اسرائیلی کمپنیوں کے ایران سے براہِ راست تجارتی تعلقات ہیں، جن کی اکثریت تیل اور بجلی کے شعبوں میں کام کر رہی ہے۔ اور اب تو ان دونوں ملکوں کے درمیان ایٹمی معاہدہ بھی ہونے والا ہے، جس کا شاید جلد ہی اعلان ہو اور کوئی بعید نہیں کہ خفیہ طور سے یہ معاہدہ ہو بھی چکا ہو۔

② وہ ایرانی یہودی جنھوں نے اسرائیل ہجرت کی ہے، ان کی تعداد دو لاکھ سے زیادہ ہے۔ وہ آج بھی اپنی دینی تعلیمات میں اپنے ایرانی حاخام سے رجوع کرتے ہیں اور یہ اور اس طرح کے ایرانی یہودی حاخام ایرانی رافضی وملحد فارسی حکام سے بہت قریب ہیں۔

③ وہ ایرانی یہودی جو ہجرت کر کے اسرائیل جا بسے ہیں اور آج تک جن کا تعلق خصوصاً دینی اسباب کی بنا پر ایران سے برقرار ہے، وہ اسرائیل میں کافی اثر و رسوخ رکھتے ہیں اور نہ صرف وہاں کے تاجروں اور بڑے بڑے بزنس مینوں میں ان کا شمار ہے، بلکہ ان میں سے کئی فوج اور دیگر حساس اداروں میں کافی اچھی پوسٹوں پر فائز ہیں۔ ظاہر ہے ایسے ہی بااثر افراد اسرائیل میں ایران اور ایران میں اسرائیل کے مصالح کے اصل محافظ ہیں۔

④ یہودیوں کی کم تعداد کے باوجود تہران میں ان کے ۲۰۰ سے زائد عبادت خانے ہیں، جب کہ وہیں سنیوں کی تعداد پندرہ لاکھ سے زیادہ ہونے کے باوجود ان کی کوئی مسجد نہیں۔

⑤ ایران میں جو یہودی حاخام موجود ہیں، ان کے اسرائیل میں موجود حاخام سے گہرے روابط اور تعلقات ہیں جو سیاسی اور اجتماعی پیمانے پر دونوں ممالک کو مضبوطی سے جوڑتے ہیں اور ایک دوسرے کے مفادات کی حفاظت کرتے ہیں۔

⑥ کناڈا، برطانیہ اور فرانس میں تقریباً ۱۷ ہزار ایرانی یہودی بستے ہیں جو بڑی بڑی تیل اور دیگر کمپنیوں کے مالک ہیں۔ ان میں بہت سے ایسے ہیں جو بڑے بڑے سیاسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اور اجتماعی مناصب رکھتے ہیں، جس کی وجہ سے سیاست پر اُن کی گرفت کافی مضبوط ہے اور قانون اور پالیسی سازیوں میں براہِ راست دخل انداز ہوتے ہیں۔

ایران ایسے ہی ایرانی یہودیوں کے توسط سے امریکہ میں موجود یہودی لابی کے ذریعے امریکی حکومت پر پوری طرح اثر انداز ہوتا اور اپنے خلاف ہونے والی کارروائیوں کو بہت اچھے طریقے سے روکتا ہے اور بدلے میں ان یہودیوں کو بھاری تجارتی فائدے پہنچاتا ہے۔

۷ تقریباً ۱۲ ہزار ایرانی یہودی امریکہ میں موجود ہیں، ان کا اثر و رسوخ نہ صرف وہاں کی یہودی لابی میں بہت زیادہ ہے، بلکہ ان میں سے ایک اچھی تعداد امریکی کانگریس (ایوان زیریں) اور امریکی سینیٹ (ایوانِ بالا) میں بھی موجود ہے۔

۸ دوسری طرف ایران میں تقریباً ۳۰ ہزار یہودی موجود ہیں، جنھوں نے اسرائیل جانے کے بجائے ایران ہی میں رہنے کو ترجیح دی، اس طرح اسرائیل کے باہر یہودیوں کی یہ سب سے بڑی تعداد ہے۔ یہ نہ صرف ایران میں بالکل آرام اور بہت ہی قوت و اقتدار کے ساتھ رہتے ہیں، بلکہ اسرائیل میں موجود ان کے اقارب سے ان کے مسلسل روابط اور مضبوط تعلقات ہیں۔

۹ اسرائیل میں یہودیوں کے جو بڑے حاخامات ہیں، وہ دراصل ایران کے اصفہانی یہودی ہیں، جہاں اسرائیل میں عسکری اور دینی اداروں میں ان کا زبردست نفوذ ہے، وہیں اصفہان کے یہودی عبادت خانے کے حاخام کے توسط سے ایران سے ان کے گہرے تعلقات بھی ہیں۔

۱۰ ایک سے زائد بار بعض ایرانی یہودی اسرائیل میں بہت اعلیٰ اور حساس عہدوں تک پہنچے ہیں۔ مشہور اسرائیلی وزیرِ دفاع شاؤول دراصل ایرانی یہودی ہے، یہ شخص ایران کے خلاف کسی بھی اسرائیلی عسکری کارروائی کا سب سے بڑا مخالف ہے اور ایرانی ایٹمی پلانٹ پر حملے کا شدید معارض تصور کیا جاتا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



(۱۱) معروف اسرائیلی صدر موشیہ کاتساف اصلاً ایرانی اصفہانی یہودی ہے، اس شخص کے احمدی نژاد، خامنہ ای اور پاسدارانِ انقلاب کے قائدین سمیت ایران کے اعلیٰ عہدے داروں سے گہرے مراسم اور ذاتی تعلقات ہیں۔

(۱۲) دنیا بھر کے یہودی ایران کا حج کرتے ہیں، کیوں کہ ان کے اعتقاد کے مطابق وہاں یوسف علیہ السلام کے بھائی بنیامین کی قبر ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اسرائیلی یہودی ایران سے بیت المقدس کے مقابلے میں زیادہ لگاؤ رکھتے ہیں۔

(۱۳) ایسے ہی ان کے یہاں ایران کا تقدس فلسطین سے زیادہ ہے، کیوں کہ ان کے نزدیک ایران یزجرد اول کی وفادار بیوی شوشن دخت کا ملک ہے اور اس کا ان کے یہاں اتنا تقدس ہے کہ پوری دنیا کے یہودی اس کا حج کرتے ہیں۔

(۱۴) اسی طرح ایران یہودیوں کے لیے ان کے نجات دہندہ کورش کی سرزمین ہے اور اسی میں دانیال علیہ السلام اور دیگران انبیا کی قبریں ہیں جو یہودیوں کے یہاں بہت مقدس ہیں۔

(۱۵) آپ خود سوچیں آخر اسرائیل مکمل قدرت رکھنے اور حسن نصر اللات کی اتنی دھمکیوں کے باوجود اسے قتل کیوں نہیں کرتا؟ جب کہ اس کے جنگی جہاز بلا روک ٹوک بیروت کے اوپر چکر لگاتے رہتے ہیں، اس کے بالمقابل فلسطین میں نمایاں اسرائیلی مخالف شخصیات کے قتل کرنے میں اسے دیر نہیں لگتی، چاہے وہ جہاں بھی چھپے ہوں، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اپنے مخالفین کو قتل کرنے میں اسرائیل ایک مشاق و ماہر اور سفاک کی حیثیت سے معروف ہے، چاہے وہ دنیا کے کسی بھی ملک میں ہوں۔

(۱۶) اور اس باب میں یہ آخری بات جان کر شاید آپ چونک جائیں کہ اسرائیل کی آدھی سے زیادہ فوج ایرانی یہودیوں پر مشتمل ہے اور اسرائیل نے فلسطینی سرزمین پر جو بڑی بڑی رہایشی کالونیاں بنائی ہیں، ان میں سب سے بڑی کالونیاں انھیں ایرانی یہودیوں کی ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اب آپ سوچیں کہ ایران اسرائیل میں کس سے اور کیسے جنگ کرے گا اور اسرائیل ایران سے کیونکر دشمنی مول لے گا؟ اور امریکہ ایران کے ایٹمی پلانٹ پر کیوں کر قدغن لگائے گا؟!

## ایران، اسرائیل اور داعش:

داعش کے دہشت گرد ہونے پر تمام عالمی اداروں اور قوتوں کا اتفاق ہے، مگر افسوس کہ اتنے واضح دلائل اور ٹھوس ثبوتوں، نیز ناقابلِ تردید قرائن وشواہد کے باوجود یہ چیز ابھی تک موضوعِ بحث بنی ہوئی ہے کہ اس کی حقیقت کیا ہے؟ یہ کس کی پیداوار ہے اور کون اس کی پشت پر کھڑا اس کی مانیٹرنگ کر رہا ہے؟ اور اچانک اتنے منظّم انداز میں یہ تنظیم کیسے ظہور پذیر ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے ساری دنیا کے لیے خطرہ بھی بن گئی، بلکہ عالمی میڈیا کے مطابق اس وقت سارا عالَم داعش کی وجہ سے خطرے میں ہے۔

داعش ''الدولة الإسلامية في العراق والشام'' کا مخفف ہے، مگر بعض مبصرین اور سیاسی تجزیہ نگار اس دہشت گرد تنظیم کے مکروہ اور اسلام دشمن اعمال اور ان کے خطرناک اسلام مخالف اثرات کو دیکھتے ہوئے اسے ''الدولة الإسرائيلية في العراق والشام'' کا مخفف قرار دیتے ہیں۔

بلاشبہہ مکمل یقین کے ساتھ اس تنظیم کے بارے میں بہت ساری باتیں فائنل کرنا بہت مشکل ہے، کیوں کہ اس کے بیشتر امور ابھی تک صیغۂ راز میں ہیں، مگر احوال وقرائن، ثبوت وشواہد اور حالات و واقعات پر گہری نظر ڈالنے سے بہت کچھ سمجھ میں آ جاتا ہے اور یہ بات واضح اور ظاہر ہونے لگتی ہے کہ داعش ایک ایسی دہشت گرد تنظیم ہے جو صیہونیوں کی پیداوار اور بعض عالمی قوتوں کے زیرِ نگرانی چل رہی ہے اور یہ دہشت گردی کی نمائندہ بن کر ان کے مذموم مقاصد کو اچھی طرح پورا کر رہی ہے۔

ایسے وقت میں جب کسی تنظیم کے تعلق سے یقینی معلومات نہ ہوں یا کم از کم ایسی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



معلومات نہ ہوں جن کی بنا پر بالکل یقینی طور سے حکم لگایا جا سکے تو اس کے اعمال پر نظر رکھی جاتی ہے اور یہ دیکھا جاتا ہے کہ یہ تنظیم اپنے اعمال سے کس کو فائدہ پہنچا رہی ہے اور کون براہِ راست اس سے مستفید ہو رہا ہے اور کس کے مصالح اس تنظیم کے ذریعے پایۂ تکمیل تک پہنچ رہے ہیں؟

داعش کا وجود عراق میں عالمی قوتوں کے آنکھوں تلے اور زیرِ سایہ آیا، جہاں امریکی اور برطانوی و دیگر قوتوں کا اتحاد نام نہاد اصلاحی کاوشوں اور دہشت گردی کے خلاف کوششوں میں مصروف ہے اور وہاں سے یہ تنظیم شام اور شام سے پوری دنیا میں تیزی کے ساتھ پھیلی اور پھیلتی جا رہی ہے۔

عراق میں اس کا ظہور اس وقت ہوا، جب وہاں سنی، رافضیوں کے مظالم سے تنگ آ کر اپنی ایک قوت اور مضبوط پوزیشن بنا چکے تھے اور ایسا لگنے لگا تھا کہ وہ صدام کے بعد ایک بار پھر عراق میں مضبوط بن کر دوبارہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہو جائیں گے۔ داعش سے جو نقصان ان کو پہنچا وہ تو پہنچا ہی، آج رافضی اسی داعش کے نام پر سنیوں کا بے تحاشہ قتلِ عام کر رہے ہیں اور ایک بار پھر وہاں پر سنی بیک فٹ پر چلے گئے ہیں۔ گویا داعش ایک طرح سے عراق میں عالمی یلغار اور ایرانی تسلط کی وجۂ جواز فراہم کرنے اور اسے پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں بڑا کردار ادا کر رہی ہے۔

کچھ یہی حال شام کا ہوا۔ جب بشار کی ظالم حکومت کے چل چلاؤ کا وقت آ گیا اور ایران ذلیل و خوار ہو کر وہاں پر ٹوٹنے اور بکھرنے لگا، شام کی سرزمین حزب اللات کے فوجیوں، پاسدارانِ انقلاب کے جرنلوں کرنلوں کا مدفن بن گیا، ایران کے زرخرید افغانی، پاکستانی اور تاجکستانی تربیت یافتہ جنگجوؤں کی لاشیں ان کے ملکوں میں صفِ ماتم بچھانے لگیں، ایسے وقت میں داعش سے جنگ کے نام پر روس پوری عسکری قوت کے ساتھ شام میں داخل ہوتا ہے اور بین الاقوامی رپورٹوں کے مطابق داعش کے بجائے بشار کی ظالم

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



حکومت کے مخالفین اس کا اصل ہدف ہوتے ہیں اور دیکھتے ہی دیکھتے میدانِ جنگ کا نقشہ پلٹنے لگتا ہے۔ یہ سب کچھ داعش کے نام پر ہو رہا ہے۔ یہاں بھی براہِ راست فائدہ بشار کے ساتھ ساتھ ایران کو ہو رہا ہے جس کے دن شام میں گنے جا چکے تھے۔

بعض معتبر رپورٹوں کے مطابق شام میں زخمی ہونے والے داعش کے جنگجوؤں کا علاج اسرائیل میں ہو رہا ہے اور وہاں کے اسپتال یہ ذمے داری بہ خوبی نبھا رہے ہیں۔ کیا یہ سب اسرائیل جیسا دہشت گرد ملک بلا کسی سبب صرف انسانیت کی خاطر انجام دے رہا ہے؟

اسرائیل کے توسیع پسندانہ عزائم کی راہ میں دیگر بعض اہم ممالک کے ساتھ ساتھ عراق اور شام بہت بڑی رکاوٹ تھے۔ عراق کو تاراج کر کے اسے صدام سے لے کر ایران کو دے دیا گیا، جو دراصل اسرائیل کا گہرا دوست اور اسی وجہ سے امریکہ کا بھی مقرب ہے، اور اب تو حالات خود بہ خود اس کو روزِ روشن کی طرح عیاں و بیاں کرتے جا رہے ہیں۔ عراق کی تاراجی کا سلسلہ ہنوز جاری ہے اور شاید ارادہ یہ ہے کہ اسے سنیوں سے خالی کرا کر ایک مکمل شیعی ملک بنا کر ایران کے تابع کر دیا جائے، تاکہ آگے کا راستہ آسان سے آسان ہو جائے۔

شام کا بھی یہی حال ہے، وہاں کی ۹۵ فیصد سے زیادہ سنی عوام کو کچل کر حکومت نصیری رافضیوں کے ہاتھوں میں برقرار رکھنے کے لیے مظالم کی وہ داستان رقم کی جا رہی ہے کہ تاریخِ انسانی شرم سے پانی پانی ہو جائے اور معاملے کو اتنا طول دیا جا رہا ہے کہ شام تباہ و برباد ہو کر کسی لائق نہ رہ جائے اور اسی طرح اسرائیل کے پڑوس میں واقع ایک قوی ملک ٹوٹ پھوٹ کر سو سال سے زیادہ پیچھے چلا جائے۔

اس علاقے میں اسرائیل کے توسیع پسندانہ عزائم کے ساتھ ساتھ امریکہ و یورپ کی جو قدیم پلاننگ اور دیرینہ خواہش ہے، وہ بھی اسی کا تقاضا کرتی ہے کہ کسی نہ کسی نام پر ان علاقوں میں جنگ جاری رہے اور یہ ممالک خانہ جنگی کا شکار ہو کر ٹوٹ کر بکھر جائیں، بلکہ قوت اور مکر و فریب کے زور پر انھیں بکھیر کر مختلف ٹکڑوں میں بانٹ دیا جائے، تاکہ مشرقِ وسطیٰ کا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



پورا علاقہ چند چھوٹے چھوٹے کمزور ممالک میں بٹ کر رہ جائے، جن کے سروں پر اسرائیل کی یہودی اور ایران کی یہودی نژاد مجوسی اور رافضی حکومت سوار رہے۔

یہ ایک منظّم صیہونی سازش ہے جس کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لیے امریکہ، اسرائیل اور یورپ کے ساتھ ساتھ تمام اسلام دشمن ممالک پوری قوت سے لگے ہوئے ہیں اور داعش کی دہشت گرد تنظیم انھیں بھرپور فائدہ پہنچا رہی ہے اور ان کے سیاہ اعمال کو وجۂ جواز فراہم کر رہی ہے۔

ایسے حالات میں یہ صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ داعش کوئی اسلامی تنظیم نہیں، بلکہ اسلام کے نام پر بنائی گئی ایک دہشت گرد صیہونی تنظیم ہے، جس کے سر پر اسرائیل، ایران جیسے اسرائیلی دوست اور بوجوہ امریکہ سمیت دیگر اسرائیل کی خدمت گزار دنیا کی بعض عالمی طاقتوں کا دستِ شفقت ہے اور داعش کی آڑ میں ایک خطرناک کھیل اس علاقے میں کھیلا جا رہا ہے۔ چناں چہ جہاں اسلام دشمن ممالک اس تنظیم کے ذریعے اپنے مذموم مقاصد کو حاصل کرنے میں پیہم لگے ہوئے ہیں، وہیں ایران دونوں ہاتھوں سے کسبِ فیض میں لگا ہوا ہے اور صاف طور پر عراق و شام دونوں جگہ داعش کا براہِ راست فائدہ اس کو پہنچ رہا ہے۔

ماضی میں القاعدہ سے ایران کے تعلقات ثابت ہو چکے ہیں، پھر ایران جیسے اسلام دشمن ملک سے ہر قسم کی منفی توقع کی جا سکتی ہے، جب برطانوی اور دیگر مختلف اداروں کی رپورٹوں کے مطابق ایران نے دنیا کے کونے کونے میں دہشت گردی کی سپلائی کی ہے اور اس خطرناک مرض کو پروان چڑھایا ہے تو اس سے کیا بعید ہے؟ پھر واقع سے بڑی کیا دلیل ہے؟ آج عالمِ اسلام میں جو طوفان برپا ہے، ایران سب کے پیچھے پوری ڈھٹائی کے ساتھ کھڑا ہے اور انتہائی بے شرمی کے ساتھ دہشت گردی کو فروغ دے رہا ہے، مگر اس کے ہم نوا اور دوست احباب جو بلی اور کتا مرنے پر آسمان سر پر اٹھا لیتے ہیں، خاموش تماشائی بنے دیکھ رہے ہیں، بلکہ حقیقت میں اس کو مکمل سپورٹ فراہم کر رہے ہیں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



خلاصہ یہ ہے کہ ایران ان ممالک میں سرفہرست ہے جو داعش کی دہشت گرد تنظیم سے بھرپور فائدہ اُٹھا رہے ہیں اور مختلف طریقوں سے یہ تنظیم اس کے لیے باعثِ تقویت بنی ہوئی ہے۔ نیز دیگر اسلام دشمن ممالک سے یہ ملک اس سلسلے میں کسی طرح پیچھے نہیں ہے۔ البتہ اس دہشت گرد تنظیم کے نام کے ساتھ اسلام کا لفظ جوڑ دیا گیا ہے، تاکہ دیگر مذموم مقاصد کے ساتھ ساتھ اسلام کو بھرپور طریقے سے بدنام بھی کیا جا سکے، اس طرح سارے کام ساتھ ساتھ انجام پاتے رہیں۔

یہ باتیں محض خیالی یا اوہام کی پیداوار نہیں، بلکہ اگر آپ اس تعلق سے چند اہم باتوں پر ذرا بھی سنجیدگی سے غور کریں تو یہ چیزیں بہ خوبی سمجھ میں آ جائیں گی اور وہ خطرناک کھیل جو داعش کے نام پر کھیلا جا رہا ہے، واضح ہو کر سامنے آ جائے گا اور یہ چیز روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گی کہ کس طرح ایران داعش سے مستفید ہو رہا ہے اور دیگر اسلام دشمن ممالک کے ساتھ کھڑا اس دہشت گرد تنظیم سے بھرپور فائدہ اٹھا رہا ہے۔ اس طرح کی کچھ چیزیں اختصار کے ساتھ یہاں ذکر کر رہا ہوں، تاکہ قارئین اس معاملے کو بہ خوبی سمجھ سکیں اور داعش کے نام پر جاری کھیل کی حقیقت ان کو صحیح معنوں میں سمجھ میں آ جائے:

1. آخر جب داعش کا مقصد اسلامی خلافت قائم کرنا ہے تو وہ عراق میں وہاں کی ظالم حکومت کے خلاف جہاد کیوں نہیں کرتی؟ وہاں موجود غیر ملکی ظالم فوجیوں اور اسلام دشمنوں سے لڑنے کے بجائے بیشتر سنی ہی کیوں اس کے ظلم وستم کا نشانہ ہیں؟ داعش وہاں موجود ایرانی فوجوں، پاسدارانِ انقلاب کے کرنلوں، جرنلوں کو ختم کیوں نہیں کرتی؟ جب کہ دوسری طرف سنی ہزاروں کی تعداد میں قتل ہو رہے ہیں، اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں!

2. شام میں داعش وہاں کی ظالم حکومت سے جنگ کرنے کے بجائے آخر کیوں حکومت مخالف جماعتوں سے لڑنے اور ان کے زیرِ نگیں علاقوں ہی پر قبضہ کرنے پر بہ خوبی اور

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بہ قوت توجہ دے رہی ہے اور اس طرح وہ حکومت مخالف جو شام کی ظالم حکومت سے نجات چاہتے ہیں، وہ ایک طرف بشار کی ظالم حکومت اور اس کے ہمنوا ایران و روس کی فوجوں سے لڑ رہے ہیں تو دوسری طرف داعش ان کی پیٹھ میں خنجر گھونپ رہی ہے۔

3 اگر داعش اسلامی خلافت کا احیا ہی چاہتی ہے اور وہ حقیقی معنوں میں ایک اسلامی تنظیم ہے تو شام کی سرحد سے متصل اسلام کے سب سے بڑے دشمن اسرائیل سے جہاد کیوں نہیں کرتی، بلکہ الٹا اس کے زخمی جنگجوؤں کا اسرائیلی اسپتالوں میں کس بنا پر علاج ہو رہا ہے؟

4 ایسے وقت میں جب اسرائیل غزہ میں ظلم وستم کا بازار گرم کیے ہوئے ہے اور وہاں بچوں، بوڑھوں اور عورتوں کو نہایت بے رحمی سے مارا اور قتل کیا جا رہا ہے، ایسی حالت میں داعش کی طرف سے کوئی ردِعمل کیوں نہیں دیکھنے اور سننے میں آتا؟ اور بجائے اسرائیل سے جہاد کرنے کے یہ شام میں کیوں قتل و غارت گری کا بازار گرم کیے ہوئے ہیں؟

5 داعش اسلامی ممالک کو چن چن کر نشانہ بنا رہی ہے، آج یہاں تو کل وہاں کے بم دھماکوں کی ذمے داریاں قبول کر رہی ہے، مگر کبھی ایک بھی پٹاخا اسرائیل میں کیوں نہیں پھوڑتی؟ اور اگر اس کا مقصود اور اس کا ہدفِ اولین مسلم ممالک ہی ہیں تو پھر نام نہاد اسلامی ملک ایران میں اب تک اس کی کوئی کارروائی کیوں نہیں ہوئی؟

6 غور کرنے کا مقام ہے کہ داعش کی جتنی کارروائیاں ہو رہی ہیں، یا یوں کہا جائے کہ جتنی دہشت گردانہ کارروائیوں کی ذمے داری داعش قبول کر رہی ہے، وہ ایک آدھ کو چھوڑ کر سب کے سب اسلامی ممالک ہی میں کیوں ہیں؟ اور تقریباً سارے اسلام دشمن ممالک اس کے شر سے کیوں محفوظ ہیں؟ اور پھر اسلامی ممالک میں بھی نام نہاد اسلامی ملک ایران پر اس کی نظرِ عنایت کیوں نہیں پڑتی؟ کیا یہ سب محض اتفاق ہے؟!

7 موجودہ مسائل و مشکلات میں سے جب کوئی مسئلہ حل ہونے کے قریب ہوتا ہے یا

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کسی اہم مسئلے پر کوئی ایسی بین الاقوامی میٹنگ ہونے والی ہوتی ہے، جس میں کسی اسلامی ملک کے بعض مسائل کا کوئی حل نکلنے کی اُمید بندھتی ہے، آخر عین اسی وقت داعش کی دہشت گردانہ کارروائی کیوں انجام پاتی ہے اور کیسے اتنی دقت اور نہایت کامیابی کے ساتھ اسے انجام دیا جاتا ہے؟ کیا اسے کوئی نوزائیدہ تنظیم اس طرح انجام دے سکتی ہے؟ فرانس میں دہشت گردانہ کارروائی اس کی اہم مثال ہے، جہاں بہت ہی نازک اور حساس موقع پر دہشت گردانہ کارروائی کی گئی اور داعش نے اس کی ذمے داری قبول کی! کیا یہ سب محض اتفاق ہے یا پھر بین الاقوامی خطرناک کھیل کا ایک چھوٹا سا حصہ ہے؟!

8 داعش کھلم کھلا یہ اعلان کرتی ہے کہ اس کی تنظیم یمن، عراق، لیبیا، مصر اور شام سب میں اسلامی خلافت کے قیام کے خاطر لڑ رہی ہے، مگر اگر آپ یہ سوال کر لیں کہ جب آپ کے پاس اتنی بڑی قوت ہے تو آپ اسرائیل سے کیوں جنگ نہیں کرتے تو اس کا کوئی معقول جواب نہیں ملے گا۔

9 داعش یہ دعویٰ کرتی ہے کہ اس کے پاس زبردست فوجی قوت ہے اور وہ عراق و شام کے کافی حصے پر قابض ہے، نیز وہ ایک بہترین اسلامی حکومت و خلافت قائم کرنے کی طرف تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ کم وبیش یہی چیز ہمیں مغربی اور اس کا ہمنوا میڈیا بھی بتا رہا ہے اور یہ باور کرا رہا ہے کہ داعش ایک بہت بڑی قوت بن چکی ہے اور ساری دنیا کے لیے خطرہ بن چکی ہے۔

یہاں سوال یہ اٹھتا ہے کہ اگر داعش کے پاس واقعی اتنی عظیم قوت ہے تو پھر وہ بشار کی ظالم حکومت کو ختم کر کے وہاں موجود اپنے سنی بھائیوں کو اس کے ظلم و جبر سے نجات کیوں نہیں دلاتی؟ بلکہ اس کے بجائے ہم دیکھتے ہیں کہ وہ نہ صرف ان زمینوں پر قبضہ کرنے میں مصروف ہے جو بشار کے مخالفین کے قبضے میں ہیں، بلکہ الٹا جزیرۃ العرب کو آزاد کرانے کی بات کرتی ہے اور وہاں کے دیگر پُرامن ممالک کو دھمکیاں دیتی ہے۔ یہ

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بات سوچنے کی ہے کہ کیا بشار جیسے ظالم کی حکومت کو ختم کرنا اہم ہے یا پرامن ممالک میں بم دھماکے کرنا اور ان کے امن وامان کو تاراج کرنا؟ یہیں یہ بات بھی بار بار ذہن میں آتی ہے کہ آخر شام میں موجود ایرانی اور فارسی فوجی ان کے حملوں کا نشانہ کیوں نہیں بنتے؟ اس کے برعکس وہاں موجود سنی دھڑوں کے بڑے بڑے کمانڈر کیوں ان کے ہاتھوں مارے جا رہے ہیں؟

اسی طرح عراق کا حال ہے، سمجھ میں نہیں آتا کہ وہاں کی رافضی حکومت کے خلاف ان کا جذبۂ جہاد کیوں نہیں بھڑکتا؟ اور اگر فلسطین ان کے لیے اہم نہیں ہے تو عراق میں ہو رہے سنیوں کے قتلِ عام پر یہ کیوں خاموش ہیں؟ وہاں موجود رافضی حکومت اور ایرانی فوجیوں کے خلاف یہ محاذ کیوں نہیں بناتے؟

10 اگر داعش ایک بڑی قوت ہے اور ان لوگوں کی بات غلط ہے جو یہ کہہ رہے ہیں کہ داعش درحقیقت دہشت گردی کا ایک سمبل ہے، جس کی آڑ میں بڑی عالمی قوتیں اپنے ایجنٹوں اور ہم نواؤں کے ساتھ مل کر ایک بھیانک کھیل کھیل رہی ہیں تو پھر داعش ایران کے زیرِ قبضہ عرب سنی علاقے احواز کو آزاد کیوں نہیں کراتی، جس پر ایران قبضہ کیے بیٹھا ہے؟

11 عجیب بات یہ ہے کہ ہم داعش کی طرف سے گاہے بہ گاہے یہ بات ضرور سنتے ہیں کہ وہ عراق میں شیعوں سے جنگ کر رہے ہیں اور انھیں قتل کر رہے ہیں، مگر فی الواقع نہ داعش رافضیوں کے خلاف کوئی قابلِ ذکر کارروائی کرتی ہے اور نہ ہم ان شیعی اور رافضی ملیشیات کو داعش کے خلاف کوئی قابلِ ذکر کارروائی کرتے ہوئے دیکھتے ہیں، البتہ یہ ضرور ہے کہ داعش کی آڑ میں شام وعراق دونوں جگہ یہ رافضی اور ان کے مددگار ممالک سنیوں کا قتلِ عام کر رہے ہیں اور جو کچھ اس وقت داعش کا نام لے کر عراق میں سنیوں کے ساتھ ہو رہا ہے، وہ چنگیز اور ہلاکو کو بھی شرما دینے والا ہے۔ یہی حال شام کا ہے جہاں داعش کے نام پر بشار، حزب اللات، ایران اور اب روس

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سنیوں اور بشار مخالفین کو جڑ سے اُکھاڑ دینے کے درپے ہیں!

12 اس موضوع پر بات کرتے ہوئے ایک انتہائی اہم اور نہایت خطرناک بات کی طرف ذہن بار بار جاتا ہے کہ ایسے وقت میں جب کہ ساری دنیا جان چکی ہے کہ ایران خلیجی ممالک کا سخت دشمن اور کھلم کھلا ان کا مخالف ہے، جو چاہتا ہے کہ کسی طرح یہ سنی حکومتیں گر جائیں اور وہ اپنے ایجنڈوں کو یہاں نافذ کر سکے۔ یہی چیز ہم داعش کے یہاں بھی پاتے ہیں کہ وہ بار بار خلیج کو آزاد کرانے کی بات کرتی، خلیجی ممالک کو دھمکیاں دیتی اور انھیں گرانے کی بات کرتی ہے تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا داعش اور ایران کے اہداف اس سلسلے میں متفق نہیں ہیں اور دونوں کا ایک دوسرے سے دشمنی کا دعویٰ جھوٹا نہیں ہے؟

اگر حقیقت میں داعش ایران اور رافضیوں کی دشمن ایک سنی تنظیم ہے تو پھر وہ ایران یا شام وعراق میں ایرانی مفادات پر حملہ کیوں نہیں کرتی؟ بلکہ اس کے برعکس وہ وہ کام کر رہی ہے جو سیدھا ایران کے مفادات میں جاتا ہے، آخر اس کا کیا سبب ہے؟

13 اگر واقعی داعش سنی تنظیم اور صحیح معنوں میں کتاب و سنت کی طرف دعوت دینے والی جماعت ہے، نیز اسی وجہ سے جملہ امور کے ساتھ ساتھ وہ مختلف شکلوں میں کفر و شرک کے خلاف برسرِ پیکار ہے، جیسا کہ میڈیا ہمیں ان کے ذریعے بعض مزارات اور شرک کے اڈے گراتے ہوئے دکھاتی ہے، اگر واقعی ایسا ہے اور ان کی طرف منسوب یہ چیزیں صحیح ہیں تو نجف و کربلا میں موجود کفر و شرک اور بدعت وخرافات کے رافضی اڈے کیوں ان سے سلامت ہیں؟ اور وہ ان کفر و شرک کے اڈوں کو کیوں نہیں گراتے؟

14 آخر کیا وجہ ہے کہ بیت المقدس کو آزاد کرانا، غزہ کے مظلومین کی مدد کرنا، بشار کی ظالم حکومت کا خاتمہ کرنا، احواز کو آزاد کرانا، ایران کی ولایتِ فقیہ والی حکومت کو سبق سکھانا اور عراق میں سنیوں کو ظالم رافضیوں کے ظلم سے نجات دلانا، یہ سب چیزیں تو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



داعش کے ایجنڈے میں نہیں، مگر اس کے برعکس خلیجی ممالک کی حکومتوں کو گرانے کی کوشش کرنا، ان پُرامن ممالک میں بم دھماکے کرانا، مصر کی مسلح فوج پر حملہ کرنا، عراق وشام میں سنیوں کی زمینوں پر قبضہ کرنا، رافضی ونصیری حکومت کے مخالف سنی فوجیوں اور ان کے سربراہوں کو قتل کرنا اور معصوم و بے گناہ لوگوں کو نہایت سفاکی اور بے دردی سے قتل کرنا، یہ سب چیزیں داعش کے ایجنڈے میں ہیں؟

15 افسوس کہ ابھی تک کچھ احمق اور بھولے بھالے لوگ یہ کہتے ہیں کہ بھلا داعش صیہونی، یہودی اور امریکی تنظیم اور ایرانی مفادات کے لیے کام کرنے والی جماعت کیسے ہوسکتی ہے؟ اور اتنی مشہور سنی (؟) تنظیم جو خلافت قائم کرنے کے لیے کھڑی ہوئی ہے، وہ کسی دشمن کا آلہ کار کیسے ہوسکتی ہے؟

ایسے لوگوں سے سوال یہ ہے کہ ٹھیک ہے اگر ایسا نہیں ہوسکتا تو ان قبیح اعمال کو انجام دینے اور براہِ راست اسلام دشمن مفادات کے لیے کام کرنے والی ایک دہشت گرد اور نہایت سفاک و درندہ تنظیم بھلا اسلام اور مسلمانوں کی نمایندہ کیسے ہوسکتی ہے؟ اور اس کے یہ سب اعمالِ شنیعہ جو اسلام دشمنوں کو بھرپور اور براہِ راست فائدہ پہنچا رہے ہیں، کیا محض اتفاق ہیں اور ان کے پیچھے کوئی محکم منصوبہ اور خطرناک پلاننگ نہیں ہے؟

16 آخر کیا یہ بات عقل میں سماتی ہے کہ داعش عراق میں عالمی قوتوں کے سائے تلے پھل پھول رہی ہے، تیل کا بھاری بھرکم کاروبار بھی کر رہی ہے اور زمینوں پر قبضہ بھی کر رہی ہے اور یہ سارے بڑے ممالک بشمول امریکہ و برطانیہ اس دہشت گرد تنظیم کو جڑ سے اُکھاڑنے سے عاجز ہیں اور اس کا کچھ نہیں کر پا رہے؟ اسی طرح کیا روس، شام میں داعش جیسی نومولود تنظیم کو ختم کرنے سے واقعی عاجز ہے؟ یا داعش ایک بہانہ ہے جس کی آڑ میں یہ عالمی قوتیں علاقے میں خطرناک کھیل کھیل رہی اور داعش کے بہانے یہ اسلام اور مسلمان دشمن ممالک اپنے مذموم مقاصد کو حاصل کرنے میں کوشاں ہیں؟

17 ان سارے امور کو مدنظر رکھتے ہوئے بار بار خیال آتا ہے کہ اس دہشت گرد تنظیم کو

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



اسلحہ کہاں سے آتا ہے؟ کس کے تعاون سے یہ پھل پھول رہی ہے؟ کیا ماضی میں داعش کو بھاری بھرکم امریکی اسلحہ دینا واقعی غلطی سے انجام پایا تھا، جیسا کہ امریکہ نے دعویٰ کیا تھا یا پھر یہی حقیقت ہے کہ یہ ارادتاً کیا گیا عمل تھا جو غلطی سے سامنے آ گیا تھا؟

قارئین کرام! آج ایران کے تعلق سے ان تمام چیزوں پر سنجیدگی سے غور کرنے اور اسلام کے نام پر کھیلے جا رہے اس کے مکروہ اور خطرناک کھیل کو جاننے کی اَشد ضرورت ہے، تاکہ ہم اسلام کے نام پر دھوکا نہ کھائیں اور ایران سمیت تمام مجوسیوں اور رافضیوں کی اسلام دشمنی سے ہم کما حقہ آگاہ رہیں۔

## روافض اور یہود میں مشابہت:

بہ ظاہر یہ بات ذرا چونکا دینے والی لگتی ہے، مگر حقیقت یہی ہے کہ عقائد و نظریات سے لے کر اعمال و اخلاق تک میں رافضیوں اور یہودیوں میں بڑی دقیق مشابہت پائی جاتی ہے، اور کیوں نہ ہو، جب کہ ان رافضیوں کا مؤسس اعلیٰ عبداللہ بن سبا، دراصل یمن کا ایک یہودی ہی تھا جو افواہیں پھیلانے اور مسلمانوں کی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کی خبیث غرض سے بہ ظاہر مسلمان ہوگیا تھا۔

یہ موضوع چوں کہ بہت ہی اہم ہے، اس لیے بعض علما نے اس پر ایک مستقل کتاب تالیف کی ہے، جس میں تقریباً ۸۰۰ صفحات میں اس موضوع پر محققانہ انداز میں بڑی موضوعیت کے ساتھ بحث کر کے یہودیوں اور رافضیوں کے درمیان مختلف امور میں مشابہت کو مضبوط دلائل اور واقعات کی روشنی میں ثابت کیا ہے، اس طرح کی تحقیقات پڑھنے اور غور کرنے کے لائق ہیں، تاکہ امتِ مسلمہ کے یہ دشمن اپنی پوری حقیقت کے ساتھ ہمارے سامنے رہیں۔ یہاں ان دونوں قوموں کے درمیان موجود چند اہم مشابہتوں کا ذکر کیا جا رہا ہے:

1 وصیت کے عقیدے میں رافضی اور یہودی مشابہ ہیں، کیوں کہ یہودیوں کا دعویٰ ہے

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کہ اللہ تعالیٰ نے یشوع کو صراحتاً موسیٰ علیہ السلام کا وصی بنایا تھا، اور رافضہ کا کہنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے علی رضی اللہ عنہ کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصی نامزد کیا تھا۔

2 مسلمانوں کے امیر و خلیفہ کے لیے لفظ ''وصی'' کا اطلاق رافضیوں نے یہودیوں سے ہی لیا ہے اور مسلمانوں نے خلفائے راشدین نیز ان کے بعد آنے والے خلفا کے لیے بھی اس لفظ کا استعمال نہیں کیا۔

3 اسی طرح امامت اور بادشاہت کو کسی خاص طبقے میں محصور کرنے میں یہ دونوں قومیں مشابہ ہیں، کیوں کہ یہودیوں کا دعویٰ ہے کہ بادشاہت آلِ داود سے نہیں نکل سکتی، اور رافضیوں کا دعویٰ ہے کہ امامت اولادِ حسین کے لیے خاص ہے۔ الحمد للہ واقع نے ان دونوں کے ان جھوٹے دعووں کی نفی کر دی ہے، چناں چہ نہ بادشاہت آلِ داود علیہ السلام میں باقی رہی اور نہ ہی اولادِ حسین رضی اللہ عنہ کو کبھی مسلمانوں کی امامت و خلافت ملی!

4 یہودیوں کے مسیح منتظر اور رافضیوں کے مہدی منتظر کی صفات، خروج کی کیفیت اور ظہور کے بعد انجام دینے والے اعمال میں کافی مشابہت ہے، بلکہ بسا اوقات ایسا لگتا ہے کہ دونوں ایک ہی شخصیت کا انتظار کر رہے ہیں، چناں چہ ان رافضیوں کا اعتقاد یہ ہے کہ جب ان کا مہدی منتظر نکلے گا تو وہ عبرانی میں اللہ کا نام لے کر پکارے گا اور شہروں کو یہودا کے تابوت کے ذریعے فتح کرے گا، نیز عصائے موسیٰ، قبائے ہارون علیہما السلام اور دس صاع من و سلویٰ اس کے ساتھ ہوگا اور اس سوراخ کا بھی ظہور ہوگا جس سے موسیٰ علیہ السلام کے ذریعے بارہ چشمے پھوٹے تھے، نیز اس کی حکومت آلِ داود کی حکومت کی طرح ہوگی۔ پھر کہیں یہ رافضی بھی یہودیوں کی طرح دجال کا تو انتظار نہیں کر رہے ہیں؟

5 اسی طرح "عقيدة الرجعة" میں بھی کئی اعتبار سے دونوں میں کافی مشابہت ہے، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ رجعت کا عقیدہ رافضیوں نے یہودیوں ہی سے لیا ہے، جو ان کے یہودی مؤسس عبد اللہ بن سبا کے ذریعے ان میں منتقل ہوا ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



6 اللہ تعالیٰ کی کتابوں میں تحریف وتبدیلی کرنے میں بھی دونوں میں کافی مشابہت ہے، کیوں کہ یہودیوں نے تورات میں تحریف کی اور رافضیوں نے قرآنِ کریم میں۔ چناں چہ آج یہودیوں کی تورات اصل تورات سے مختلف ہے، اسی طرح رافضیوں کا قرآن اصل قرآن سے الگ۔

7 دونوں کی تحریف کی وجہ میں بھی یکسانیت ہے، کیوں کہ یہودیوں نے ملک و بادشاہت جبکہ رافضیوں نے امامت کی بنا پر تحریف کی۔

8 دونوں میں اس بات میں بھی مشابہت ہے کہ یہ دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف ۔نعوذ باللہ۔ غفلت اور جہالت کو منسوب کرتے ہیں، کیوں کہ یہودی اللہ تعالیٰ کی طرف ندامت وحزن کی نسبت کرتے ہیں اور یہ رافضی ''بداء'' (انکشاف) کی، اور دونوں سے اللہ تعالیٰ کے لیے جہالت وغفلت لازم آتی ہے۔ تعالیٰ اللہ عن ذلك علوا كبيراً.

9 دونوں کے اندر حب وبغض میں بے اعتدالی اور غلو میں بھی مشابہت ہے، چناں چہ دونوں محبت ونفرت اور حب وبغض میں آخری درجے تک جا پہنچتے ہیں اور اس کی اہم وجہ دلیل کے بجائے ہویٰ پرستی اور نفسانی خواہشات کی اتباع ہے۔

10 ائمہ کی شان میں بے جا اور ناجائز غلو اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر طعن وتشنیع کی بنیاد رافضیوں کے مؤسس عبداللہ بن سبا نے، جو درحقیقت یہودی تھا، رکھی، جیسا کہ خود رافضی علما نے اس کا اعتراف کیا ہے اور یہی واقعے کے عین مطابق بھی ہے۔ (یہود کہیں اپنے احبار کے سلسلے میں غلو کرتے نظر آئیں گے، حضرت عزیر کو ابن اللہ کہتے ہیں تو کہیں انبیا وصلحا کے قاتل نظر آئیں گے)

11 دونوں کا ہی یہ گمان ہے کہ وہ اللہ کے چنیدہ اور پسندیدہ بندے ہیں۔

12 دونوں کا ہی یہ دعویٰ ہے کہ جنت میں صرف وہی داخل ہوں گے اور انھیں جہنم کی

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



آگ نہیں چھوئے گی اور اگر چھوئے گی بھی تو صرف چند دن۔

13 دونوں کا ہی یہ عقیدہ ہے کہ اگر وہ نہ ہوتے تو اللہ تعالیٰ نہ اس زمین کو پیدا کرتا، نہ ہی اس میں کوئی برکت ہوتی، اور جو کچھ زمین میں ہے وہ ان کی ملکیت ہے اور ان کے علاوہ کسی کو کوئی حق نہیں ہے کہ وہ کسی چیز کا مالک بنے!

14 دونوں ہی کا یہ اعتقاد ہے کہ وہ فرشتوں سے افضل ہیں۔

15 دونوں ہی کا یہ اعتقاد ہے کہ ان کے مخالفین کافر ہیں اور وہ ہمیشہ ہمیش جہنم میں رہیں گے۔

16 دونوں کے یہاں ان کے مخالفین کی جان و مال اور عزت و آبرو حلال ہے اور ان کے ماسوا کے لیے ان کے یہاں کوئی حرمت نہیں ہے۔

17 دونوں اپنے مخالفین کو نہایت حقارت سے دیکھتے اور انھیں کتے، گدھے، سور اور دیگر جانوروں کی طرح سمجھتے ہیں۔

18 دونوں ہی مسلمانوں کو انتہائی حقارت اور بغض و عداوت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔

19 دونوں ہی جھوٹ کے بے تاج بادشاہ اور نفاق کے علمبردار ہیں۔ (دونوں کے یہاں اپنے علاوہ دوسروں کے ساتھ تقیہ اختیار کرنے کی تعلیم و عمل ہے)

20 دونوں ہی اپنے مخالفین کے ساتھ کذب و نفاق، چال بازی، مکاری اور ہر طرح کے ہتھکنڈے اپناتے اور انھیں نقصان پہنچانے کے لیے ہر ممکن معنوی و مادی ہتھیار استعمال کرتے ہیں۔

21 دونوں ہی کے چہروں سے ذلت ونکبت اور رسوائی و مسکنت، نیز گندگی و خباثت ٹپکتی ہے، جو چھپائے نہیں چھپتی، بس دیکھنے والی نظر چاہیے!

یہ ان دونوں قوموں کے درمیان چند مشابہتیں ہیں۔ مزید غور کرنے سے اور بہت ساری مشابہتیں مل جائیں گی، کیوں کہ دونوں کا خمیر یکساں اور اساس ایک ہی ہے، لیکن فی الحال انھیں مشابہتوں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

## روافض اور علمائے سلف:

اسلام کے ان حقیقی دشمنوں کی دشمنی عام مسلمانوں تک محدود نہیں رہی، بلکہ انھوں نے ائمۂ اسلام کو طعن و تشنیع، لعنت و ملامت اور سب و شتم کا نشانہ بنایا، علمائے سلف کو برا کہا اور ان کی تکفیر تک کر ڈالی۔ چنانچہ علمائے سلف ہمیشہ ان کے علمی و عملی، مادی و معنوی ظلم کا نشانہ رہے اور ان رافضیوں نے انھیں صرف بُرا بھلا کہنے، ان پر لعنتیں بھیجنے پر اکتفا نہ کیا، بلکہ ان کی تکفیر کی اور انھیں اسلام تک سے باہر کر دیا۔

حقیقت تو یہ ہے کہ یہ کوئی تعجب کی بات نہیں، کیوں کہ جو قوم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسی برگزیدہ اور نیک شخصیات کو کافر کہہ سکتی ہے؛ ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم جیسے اجلّہ صحابہ کرام کو جہنمی قرار دے سکتی ہے، عائشہ اور حفصہ رضی اللہ عنہما جیسی مقدس ماؤں کو ۔نعوذ باللہ۔ فاحشہ اور کافرہ کہہ سکتی ہے تو اس کے سامنے دیگر علمائے اسلام اور ائمۂ سلف کی کیا حیثیت ہے، مگر تاکہ بات مکمل ہو جائے اور گفتگو کا یہ پہلو تشنہ نہ رہے، یہاں مختصراً علمائے سلف کے تئیں ان روافض کے مواقف کی وضاحت کرنا مناسب سمجھتا ہوں:

- یہ روافض مشہور مذاہب اربعہ کو گمراہ فرقوں میں شمار کرتے ہیں اور اِن مشہور و مسلم چاروں مذاہب کو ان بہتر (۷۲) فرقوں میں سے شمار کرتے ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بقول گمراہ اور جہنم میں جانے والے ہیں اور خود کو فرقہ ناجیہ گردانتے ہیں۔[1]
- ان روافض کے بعض علما ائمۂ اربعہ رحمہم اللہ پر دین سے کھلواڑ کرنے اور من مانی فتویٰ بازی کا الزام لگاتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ ایسا فتویٰ دیتے ہیں جو دین و عقل اور فطرت سب کے خلاف ہے۔[2]
- اسی طرح ان رافضیوں کا الزام یہ بھی ہے کہ چاروں فقہی مذاہب کے پھیلنے کا بڑا

---

[1] منهاج الكرامة (ص: ٩٤)

[2] أصل الشيعة وأصولها (ص: ٢٠١) الصراط المستقيم (٣/ ٢١٤، ٣/ ٢٧٧)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سبب اور ان کی طویل بقا کا راز یہ ہے کہ وہ حکام کی خواہشات کے ساتھ ساتھ چلتے رہے اور جس طرح حاکم وقت چاہتا تھا، ان کے علما فتویٰ دیتے تھے۔[1]

- اسی طرح مشہور رافضی محمد حسین آلِ کاشف کہتا ہے کہ امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے بعض فقہی فروعی مسائل میں مجوسیوں کی موافقت کی ہے۔[2]

- ان رافضیوں کے جھوٹ اور شیطنت کی انتہا یہ ہے کہ انھوں نے امام مالک رحمہ اللہ پر ۔نعوذ باللہ۔ یہ الزام لگایا کہ وہ غلام سے لواطت کرنے کی اجازت دیتے تھے اور اس سلسلے میں ایک کتاب تالیف کر کے ان کی طرف منسوب کر دی، اسی طرح ان پر یہ الزام لگایا کہ وہ نکاحِ متعہ اور بیوی سے اس کی دُبر میں جماع کرنے کو جائز قرار دیتے تھے۔[3]

جب کہ یہ سب چیزیں بالکل باطل اور انتہائی جھوٹی ہیں۔ امام مالک رحمہ اللہ کی مطبوع کتابیں خود اس جھوٹ کا پردہ فاش کرتی ہیں۔

- اسی طرح بعض رافضی امام شافعی رحمہ اللہ پر الزام لگاتے ہیں کہ وہ شدید قسم کے شیعی تھے، جیسا کہ مشہور رافضی ابن الندیم نے اپنی کتاب ''الفہرست'' (ص: ۲۹۵) میں ذکر کیا ہے۔ جب کہ امام شافعی رحمہ اللہ کا تمسک بالکتاب والسنہ اور سنت سے ان کی شیفتگی معروف ہے۔

- اسی طرح ۔نعوذ باللہ۔ مشہور رافضی بیاضی امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ پر یہ الزام لگاتا ہے کہ وہ کہتے تھے کہ اس وقت تک کوئی سنی نہیں ہوسکتا، جب تک علی رضی اللہ عنہ سے بغض نہ رکھے، چاہے تھوڑا سا ہی بغض کیوں نہ ہو![4]

چناں چہ ذرا آپ غور کریں کہ یہ رافضی ہمارے عظیم ائمہ اور علمائے سلف کے تعلق

---

1. المبادئ العامة للفقه (ص: ٣٨٥)
2. أصل الشيعة وأصولها (ص: ١٠٩)
3. الصراط المستقيم (٣/ ٢٢٠، ٣/ ٢٧٤، ٣/ ٢٧٩) مختصر التحفة (ص: ٣٤)
4. الصراط المستقيم (٣/ ٢٢٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سے کیا نظریہ رکھتے ہیں اور ان عظیم ہستیوں اور ان کے ماننے والوں کو کس نگاہ سے دیکھتے ہیں؟ جب ائمہ اربعہ کے مذاہب ان بہتر (۷۲) گمراہ اور ہلاک ہونے والے فرقوں میں سے ہو جائیں گے تو ظاہر ہے یہ چاروں ائمہ بھی ۔نعوذ باللہ۔ گمراہ اور اہلِ ضلال میں سے قرار پائیں گے اور ان کے ماننے والے سب ۔نعوذ باللہ۔ جہنمی ہوں گے، کیوں کہ ان کے بقول یہ چاروں مذہب ان بہتر (۷۲) فرقوں میں سے ہیں جن کے گمراہ اور دوزخی ہونے پر آپ ﷺ نے مہر لگا دی ہے۔

پھر ان رافضیوں کی ڈھٹائی دیکھیے کہ کس بے حیائی سے یہ مسلمانوں کے ان مشہور اور تسلیم شدہ ائمہ پر الزام لگاتے اور کتنی مکاری سے یہ ان پر طرح طرح کے جھوٹے اور بے بنیاد الزامات لگا کر بھولے بھالے اور ناسمجھ شیعی عوام کے دلوں میں مسلمانوں کے علما اور ائمہ کے لیے بغض اور کینہ کوٹ کوٹ کر بھرتے ہیں، تاکہ وہ نہ صرف مسلمانوں سے بلکہ ان کے ائمہ و علما سے بھی نفرت کریں اور ان سے حد درجہ بغض رکھیں۔ ظاہر ہے صحابہ کرام جیسی برگزیدہ اور مقدس شخصیات سے دشمنی رکھنے والوں سے اور کیا توقع کی جا سکتی ہے؟

## علمائے سلف اور روافض:

علمائے سلف ان رافضیوں کی حقیقت کو اچھی طرح جانتے اور ان کے باطل و کفریہ عقائد سے آگاہ، نیز ان کے شر سے پوری طرح واقف تھے۔ انھوں نے اس امت کو ان کی خباثت اور خطرے سے آگاہ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اوپر مذکور باطل عقائد کے حاملین اثنا عشری روافض اور ان کے مختلف غالی فرقوں کو ہمارے سلف مسلمانوں میں شمار ہی نہیں کرتے تھے، کیوں کہ وہ نہ صرف ان کی اصل، ان کے باطل نظریات و عقائد کو جانتے تھے، بلکہ انھوں نے ان کے سیاہ کارناموں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا اور ان کی اسلام و مسلمان دشمنی کو خود جھیلا تھا، لہٰذا انھوں نے اس امت کے عقیدے کی حفاظت اور اس کی سالمیت و بقا کی خاطر ان کے معنوی و مادی دونوں شر سے واضح

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



لفظوں میں آنے والے لوگوں کو آگاہ کر دیا، انھیں ان کے خطرات سے ڈرایا اور خبردار کیا، تاکہ کہیں یہ امت ان کے خوش نما نعروں سے دھوکا نہ کھا جائے۔

جب تک اسلامی خلافت قائم تھی اور سنت کا غلغلہ تھا، رافضی عام مسلمانوں سے الگ تھلگ، بلکہ ان کے کٹر دشمن اور محارب سمجھے جاتے تھے، چناں چہ آپ اسلامی تاریخ کا مطالعہ کر لیں، علمائے سلف کی کتابوں کو دیکھ لیں، یہ آپ کو ہر جگہ الگ تھلک نظر آئیں گے، مگر افسوس کہ خلافت کے ضیاع اور سنت کے ضعف کی بنا پر نہ صرف یہ کہ یہ مسلمانوں کی صفوں میں پوری طرح داخل ہوگئے، بلکہ اب تو حال یہ ہے کہ یہی اسلام اور مسلمانوں کے نمایندے بنے ہوئے ہیں اور ایران جیسا کٹر اسلام اور مسلمان مخالف اور یہودی نواز ملک اس کوشش میں ہے کہ وہ سارے مسلمانوں کی نمایندگی کرے۔ افسوس کہ یہ دن بھی مسلمانوں کو دیکھنا تھا کہ رافضی اسلام اور مسلمانوں کی نمایندگی کریں!!!

مگر اس سے زیادہ افسوس اس بات کا ہے کہ ان سب کے باوجود ہمارے بہت سارے احمق بھائی اور کثیر تعداد میں بے دین وضمیر فروش حضرات شیعہ سنی بھائی بھائی کا نعرہ لگاتے ہیں، کوئی انھیں، ان کے ماں باپ، یا بھائی بہن کو گالی دے دے تو یہ آسمان سر پر اٹھا لیں، مگر ان کے شیعہ بھائی اُمہات المومنین، عظیم صحابہ کرام کو گالی دیں، انھیں جہنمی کہیں تو بھی وہ ان کے بھائی ہی ہیں!

یہاں بہت اختصار کے ساتھ ائمہ کرام، علمائے عظام اور سلف صالحین کے بعض ان آرا و اقوال کو جمع کرنا مقصود ہے جو انھوں نے ان رافضیوں کے بارے میں کہے ہیں، تاکہ قارئین یہ جان لیں کہ ہمارے سلف ان رافضیوں کو کس نگاہ سے دیکھتے تھے اور ہم اپنے ان علما و مجتہدین اور ائمۂ عظام سے کٹ کر کہاں پہنچ گئے ہیں!

## قرونِ اولیٰ مفضلہ کے اساطینِ علم اور ائمۂ عظام کا نظریہ:

1 علقمہ بن قیس النخعی رحمہ اللہ (وفات ۶۲ھ) فرماتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



''ان شیعوں نے علی رضی اللہ عنہ کی شان میں ایسے ہی غلو کیا ہے، جیسے نصرانیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کے بارے میں۔''[1]

**2** امام شعبی رحمہ اللہ (وفات ۱۰۵ھ) فرماتے ہیں:

''شیعوں سے زیادہ احمق قوم میں نے نہیں دیکھی۔ یہ اگر پرندہ ہوتے تو رخم پرندہ ہوتے اور اگر جانور ہوتے تو گدھے ہوتے۔''[2]

**3** طلحہ بن مصرف رحمہ اللہ (وفات ۱۱۲ھ) فرماتے ہیں:

''رافضی عورتوں سے نہ شادی کی جائے گی اور نہ ہی ان کے ذبیحے کھائے جائیں گے، کیوں کہ وہ مرتدین میں سے ہیں۔''[3]

**4** مسعر بن کدام رحمہ اللہ (وفات ۱۵۵ھ) کے بارے میں آتا ہے:

''کسی رافضی نے ان سے کچھ گفتگو کی تو انھوں نے کہا کہ مجھ سے دور رہ، کیوں کہ تو شیطان ہے۔''[4]

**5** اپنے وقت کے امام سفیان ثوری رحمہ اللہ (وفات ۱۶۱ھ) سے ایک شخص نے پوچھا کہ اس شخص کا کیا حکم ہے جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالی دے؟ آپ نے فرمایا: کافر ہے۔ اس نے پھر پوچھا کہ کیا ہم اس کی نمازِ جنازہ پڑھیں گے؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔[5]

**6** عبدالرحمٰن بن مہدی رحمہ اللہ (وفات ۱۹۸ھ) نے فرمایا:

''جہمیت اور رافضیت دو مستقل دین ہیں، یعنی دینِ اسلام کا حصہ نہیں ہیں۔''[6]

[1] السنة لابن أحمد بن حنبل (٢/ ٥٤٨)

[2] السنة لابن أحمد بن حنبل (٢/ ٥٤٨۔ ٥٤٩) شرح أصول اعتقاد أهل السنة (٨/ ١٤٦١)

[3] الإبانة الصغرىٰ (ص: ١٦١)

[4] شرح أصول اعتقاد أهل السنة (٨/ ١٤٥٧)

[5] سير أعلام النبلاء (٧/ ٢٥٣)

[6] خلق أفعال العباد (ص: ١٢٥)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



7 محمد بن یوسف فریابی رحمہ اللہ (وفات ۲۱۲ھ) نے فرمایا:

''میں رافضیوں اور جہمیوں کو زندیق سمجھتا ہوں۔''[1]

8 اسی طرح فریابی سے پوچھا گیا کہ اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو گالی دے؟ آپ نے فرمایا: کافر ہے۔ اس نے پوچھا کہ کیا اس کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ تب اس نے کہا کہ پھر اسے دفن کیسے کیا جائے گا؟ آپ نے فرمایا: اسے ہاتھ سے بنا چھوئے لکڑی سے کسی گڑھے میں دھکیل کر دفن کر دو۔[2]

9 ابوعبید القاسم بن سلام رحمہ اللہ (وفات ۲۲۴ھ) فرماتے ہیں:

''میں لوگوں کے ساتھ رہا اور اہلِ کلام سے میں نے گفتگو کی، چناں چہ میں نے رافضیوں سے زیادہ گندہ، ان سے زیادہ پلید، ان سے کمزور حجت والا اور ان سے زیادہ احمق کسی کو نہیں پایا۔ نیز مجھے کسی سرحدی علاقے کا قاضی بنایا گیا تو میں نے وہاں سے بعض جہمیوں اور رافضیوں کو یہ کہہ کر نکال دیا کہ تم جیسے لوگ سرحدی علاقوں میں رہنے کے لائق نہیں۔''[3] یعنی ان سے مامون نہیں رہا جا سکتا۔

10 احمد بن یونس رحمہ اللہ نے فرمایا:

''ہم کسی رافضی کا ذبیحہ نہیں کھاتے، کیوں کہ وہ ہمارے نزدیک مرتد ہے۔''[4]

11 امام المحدثین امام بخاری رحمہ اللہ (وفات ۲۵۶ھ) نے فرمایا:

''میرے نزدیک جہمی و رافضی اور یہود و نصاریٰ دونوں کے پیچھے نماز پڑھنے میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یعنی یہ سب ان کے نزدیک برابر ہیں، نہ ان رافضیوں

---

1. شرح أصول اعتقاد أهل السنة (٨/ ١٤٥٧)
2. السنة للخلال (١/ ٤٩٩) الإبانة الصغرىٰ (ص: ١٦٠)
3. السنة للخلال (١/ ٤٩٩)
4. شرح أصول اعتقاد أهل السنة (٨/ ٤٥٩)

'' محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com



اور جہمیوں کو سلام کیا جائے گا، نہ ان کی عیادت کی جائے گی، نہ ان سے شادی کی جائے گی، نہ ان کی گواہی قبول کی جائے گی اور نہ ان کے ذبیحے کھائے جائیں گے۔“[1]

12 امام ابو زرعہ رازی رحمہ اللہ (وفات ۲۶۴ھ) نے فرمایا:

”جب تم کسی کو دیکھو کہ وہ اصحابِ رسول کی برائی کر رہا ہے تو جان لو کہ وہ زندیق ہے۔“[2]

اسی طرح آپ نے فرمایا:

”جہمیہ کافر ہیں اور رافضہ نے اسلام کو ترک کر دیا ہے۔“[3]

13 عبداللہ بن قتیبہ رحمہ اللہ (وفات ۲۷۶ھ) نے فرمایا:

”اہلِ بدعت میں روافض تفرقہ بازی و فرقہ بندی میں سب سے آگے ہیں اور ان کے علاوہ ہم کسی کو نہیں جانتے، جس نے کسی انسان کو رب مانا ہو۔ چناں چہ عبداللہ بن سبا نے علی رضی اللہ عنہ کو رب کے درجے میں لا کھڑا کیا۔ اسی لیے آپ نے اس کے ساتھیوں کو زندہ جلا دیا۔ اسی طرح اہلِ بدعت میں ہم ان کے علاوہ کسی اور کو نہیں جانتے، جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو۔ چنانچہ مختار ثقفی شیعی نے نبوت کا دعویٰ کیا۔“[4]

## حنفی مذہب اور اس کے علما کا نظریہ:

1 امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا ایک واقعہ بہت مشہور ہے کہ کوفہ میں ایک رافضی رہتا تھا جو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کو یہودی کہتا تھا۔ ایک دن امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ اس کے پاس گئے اور

[1] خلق أفعال العباد (ص: ١٢٥)

[2] الكفاية (ص: ٤٩)

[3] شرح أصول اعتقاد أهل السنة (١/ ١٧٨)

[4] تأويل مختلف الحديث (ص: ٧٦۔ ٧٩)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



کہنے لگے کہ تمھاری لڑکی کے لیے شادی کا پیغام لایا ہوں، ایک لڑکا ہے جو بہت شریف، مالدار، کتاب اللہ کا حافظ، سخی، تہجد گزار، اللہ کے خوف سے رونے والا ہے۔ اس آدمی نے کہا کہ امام صاحب اس سے کم بھی کافی ہے۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے فرمایا: مگر اس میں ایک اور خصلت ہے۔ اس شخص نے کہا: وہ کیا؟ آپ نے فرمایا: وہ یہودی ہے۔ اس رافضی نے کہا: سبحان اللہ! آپ مجھے یہودی سے شادی کرنے کے لیے کہہ رہے ہیں؟ آپ نے کہا: نہیں کرو گے؟ اس نے کہا: بالکل نہیں۔ آپ نے فرمایا: مگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ایک یہودی سے اپنی دو بیٹیوں کی شادی کی تھی!!! اس پر اس شخص نے کہا: أستغفر اللہ، میں اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتا ہوں۔[1]

ابن حجر الہیثمی نے امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے نقل کیا ہے کہ وہ ہر اس شخص کے کفر کے قائل ہیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی خلافت کا انکار کرے۔[2] چناں چہ امام ابوحنیفہ کے سامنے جب بھی شیعوں کا ذکر آتا تھا، آپ کہتے تھے: جو شخص ان شیعوں کے کفر میں شک کرے، وہ بھی انھیں کی طرح کافر ہے۔

اسی طرح امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ اس شخص کے بارے میں آپ کی رائے کیا ہے جو قرآن کے ایک حرف کا انکار کرے؟ آپ نے فرمایا: وہ کافر ہے۔[3] ظاہر ہے یہ بات ان رافضیوں پر پوری طرح منطبق ہوگی جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر تہمت لگاتے ہیں، جب کہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ کریم میں انھیں خود بری کر دیا ہے اور ان کی پاکبازی کا ذکر کیا ہے۔ (نیز صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تعدیل و تعریف میں بہت سی آیات ہیں، روافض ان کے برخلاف صحابہ کو ہدفِ طعن بناتے ہیں)

② امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کے مشہور شاگرد قاضی امام ابویوسف کے یہاں تعزیراً قتل کرنا جائز

[1] تاریخ بغداد (١٣/ ٣٦٤)
[2] الصواعق المحرقة (١/ ١٣٨، ١/ ١٤٥)
[3] الانتقاء (ص: ١٦٥)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



ہے اور وہ روافض جو خلفائے راشدین کے اعلیٰ مقام پر حملہ کرتے اور ان کی شان میں بے جا و ناجائز جرأت کرتے ہیں، وہ اس حدِ تعزیر میں داخل ہیں جو قتل تک پہنچتی ہے۔[1]

اسی طرح قاضی امام یوسف نے فرمایا:

''میں کسی جہمی، رافضی اور تقدیر کا انکار کرنے والے کے پیچھے نماز نہیں پڑھتا۔''[2]

۳ علامہ عینی حنفی رحمہ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پاک:«يجيئ الدجال حتى ينزل في ناحية المدينة، ثم ترجف المدينة ثلاث رجفات، فيخرج إليه كل كافر و منافق» کی شرح میں فرماتے ہیں:

''یہاں مجھے یہ لگتا ہے کہ کافر سے مراد غالی قسم کے روافض ہیں، کیوں کہ وہ کافر ہیں۔''[3]

۴ مشہور حنفی عالم ابن عابدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس سے یہ پتا چلتا ہے کہ اگر کوئی رافضی علی رضی اللہ عنہ کی الوہیت یا وحی میں جبریل علیہ السلام کی غلطی کا اعتقاد رکھے یا ابوبکر رضی اللہ عنہ کی صحبت کا انکار کرے یا عائشہ رضی اللہ عنہا پر بہتان لگائے تو وہ کافر ہے، اس لیے کہ وہ دین کی بنیادی اور ثابت شدہ چیزوں کی مخالفت کر رہا ہے۔''[4]

اسی طرح امام ابن عابدین رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''وہ رافضی جو صحابہ کرام کو گالیاں دیتا اور ان پر بہتان تراشی کرتا ہو، وہ مرتد اور قتل کا مستحق ہے، اگر یہ چیز اس پر ثابت ہو جائے۔''[5]

۵ ملا علی قاری حنفی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

---

[1] الصواعق المحرقة (١/ ١٥١)
[2] شرح أصول اعتقاد أهل السنة (٤/ ٧٣٣)
[3] عمدة القاري (٣٥/ ١٩٢)
[4] حاشية ابن عابدين (٣/ ٤٦)
[5] حاشية ابن عابدين (٣/ ٦٣١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

''یہ بات رافضی خوارج کے علاوہ دیگر لوگوں کے حق میں ہے، کیوں کہ ہمارے زمانے کے روافض تمام سنیوں کو تو چھوڑیے اکثر صحابہ کو کافر مانتے ہیں، لہٰذا وہ بالاجماع بغیر کسی اختلاف کے کافر ہیں۔''[1]

مزید فرماتے ہیں:

''یہ مرفوض اور بغیض ومبغوض رافضی، مخلوق میں سب سے زیادہ فاسق اور ظالم اور دنیا میں سب سے زیادہ احمق اور جاہل ہیں۔''[2]

۲ عراق کے مشہور عالم علامہ محمود شکری آلوسی فرماتے ہیں:

''جو روافض کے خبیث عقائد کی حقیقت جان لے گا اور ان کے مخفی نظریات کو پہچان لے گا، وہ یہ بات اچھی طرح جان جائے گا کہ ان کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے اور اس کے نزدیک ان کا کفر متحقق ہو جائے گا۔''[3]

نیز آپ نے فرمایا:

''شیعوں کا مذہب یہود ونصاریٰ اور صائبین ومشرکین نیز مجوسیوں کے مذہب سے بہت ہی مشابہ اور قریب ہے۔''[4]

## مالکی مذہب اور اس کے علما کا نظریہ:

۱ امام مالک رحمہ اللہ ان رافضیوں کے بارے میں فرماتے ہیں:

''یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس پر طعن وتشنیع کرنی چاہی، مگر یہ چوں کہ ممکن نہ تھا، لہٰذا انھوں نے آپ کے ساتھیوں میں قدح کی، تاکہ لوگ آپ کے بارے میں یہ کہیں کہ یہ برا آدمی تھا، کیوں کہ اگر وہ اچھا

[1] مرقاة المفاتیح (۱٤/ ۸۵)
[2] مرقاة المفاتیح (۱۵/ ٤٤۸)
[3] مختصر التحفة (ص: ۳۰۰)
[4] مختصر التحفة (ص: ۲۹۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



آدمی ہوتا تو اس کے ساتھی بھی اچھے ہوتے۔“[1]

مزید امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

”جو شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو گالی دے، اس کے لیے اسلام میں کچھ بھی نہیں ہے۔“[2]

نیز آپ نے فرمایا:

”اہلِ اہواء سب کے سب کفار ہیں اور ان میں سب سے بُرے روافض ہیں۔“[3]

جب امام مالک رحمہ اللہ سے ان رافضیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

”نہ ان سے بات چیت کرو اور نہ ہی ان سے روایت کرو، کیوں کہ یہ جھوٹی قوم ہے۔“[4]

اسی طرح امام مالک رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللَّهِ ۚ وَالَّذِينَ مَعَهُ أَشِدَّاءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاءُ بَيْنَهُمْ ۖ تَرَاهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَبْتَغُونَ فَضْلًا مِّنَ اللَّهِ وَرِضْوَانًا ۖ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ ۚ ذَٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرَاةِ ۚ وَمَثَلُهُمْ فِي الْإِنجِيلِ كَزَرْعٍ أَخْرَجَ شَطْأَهُ فَآزَرَهُ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوَىٰ عَلَىٰ سُوقِهِ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ﴾ [الفتح: ٢٩] ”محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں، وہ کافروں پر بہت سخت ہیں، آپس میں نہایت مہربان ہیں، آپ انھیں رکوع و سجود کرتے دیکھیں گے، وہ اللہ کا فضل اور (اس کی) رضا مندی تلاش کرتے ہیں، ان کی خصوصی پہچان ان کے چہروں پر سجدوں کا نشان ہے، ان کی یہ صفت تورات میں ہے اور انجیل میں ان کی صفت اس کھیتی کے مانند ہے جس نے اپنی کونپل نکالی، پھر اسے مضبوط کیا اور وہ (پودا) موٹا ہوگیا، پھر اپنے تنے پر سیدھا کھڑا ہوگیا، کسانوں کو خوش کرتا ہے، (اللہ نے یہ اس لیے کیا) تاکہ ان (صحابۂ کرام) کی وجہ سے کفار کو خوب غصہ دلائے۔“ سے روافض کے کفر پر دلیل پکڑی ہے، کیوں کہ ان کا کہنا ہے کہ یہ روافض صحابہ کرام کی وجہ سے غیظ و غضب میں مبتلا ہوتے ہیں اور ان پر غصہ ہوتے ہیں اور جو صحابہ سے غصہ ہوں اور ان کی وجہ سے غیظ و غضب میں مبتلا ہوں، وہ اس آیت کی روشنی میں کافر ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ امام شافعی رحمہ اللہ نے ان روافض کے کفر پر امام مالک رحمہ اللہ کی

[1] الصارم المسلول (ص: ٥٨٠)
[2] الإبانة الصغریٰ (ص: ٢١٣)
[3] ترتیب المدارك (١/ ١٧٧)
[4] منهاج السنة (١/ ٦٠)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



موافقت کی ہے، نیز دیگر کئی ائمہ نے بھی ان کی اس بات پر تائید کی ہے۔[1]

② قاضی عیاض مالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''روافض نے تمام صحابہ کو اس بنا پر کافر قرار دے دیا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ پر ابوبکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہ کو مقدم کرتے ہیں اور اس طرح کی بات کرنے والوں کے کفر میں کوئی شک نہیں، کیوں کہ جس نے پوری امت اور صدرِ اول کو کافر قرار دے دیا، اس نے نہ صرف شریعت کی ہم تک منتقلی کو باطل کر دیا، بلکہ اسلام ہی کو ڈھا دیا۔''[2]

③ امام قرطبی مالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اللہ تعالیٰ ان روافض کو ہلاک و برباد اور ذلیل و رسوا کرے کہ ان کا یہ گمان ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قرآن میں سے بعض چیزیں لوگوں سے چھپا لیں۔''[3]

مزید امام قرطبی مالکی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان روافض اور ان کی اتباع کرنے والوں کے کفر میں کوئی شک نہیں۔[4]

## شافعی مذہب اور اس کے علما کا نظریہ:

1 اسی طرح امام شافعی رحمہ اللہ نے جیسا کہ ابھی گزرا روافض کے کفر میں امام مالک رحمہ اللہ کی موافقت کی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فرمان: ﴿لِيَغِيظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ﴾ سے ان کے اس استدلال پر موافقت کی ہے۔

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے تھے:

''رافضیوں سے زیادہ جھوٹی گواہی دینے والا، مَیں نے کسی کو نہیں پایا۔''[5]

---

[1] الصواعق المحرقة (٢/ ٦٠٧)

[2] إكمال المعلم (٧/ ٤١٢) شرح النووي على مسلم (١٥/ ١٧٤)

[3] تفسير القرطبي (٦/ ٢٤٣)

[4] تفسير القرطبي (٧/ ٢٧٧)

[5] منهاج السنة (١/ ٦٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



2 امام عبدالقاہر بغدادی شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جہاں تک جارودی، ہشامی، جہمی اور ان امامی (رافضی) اہلِ اہواء کا سوال ہے، جنھوں نے خیارِ صحابہ کی تکفیر کی، تو ہم انھیں کافر گردانتے ہیں، نہ تو ان کی نمازِ جنازہ پڑھی جائے گی اور نہ ہی ان کے پیچھے نماز ہوگی۔''[1]

امام عبدالقاہر بغدادی مزید فرماتے ہیں:

''ہم نے کفر کی کوئی قسم نہیں دیکھی اور سنی، مگر اس کا کوئی نہ کوئی حصہ رافضیوں کے مذہب میں ضرور پایا ہے۔''[2]

3 امام نووی شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''روافض تمام صحابہ کرام کو علی رضی اللہ عنہ پر ان کے علاوہ کو مقدم کرنے کی وجہ سے کافر گردانتے ہیں اور بعض تو علی رضی اللہ عنہ تک کی تکفیر کرتے ہیں کہ انھوں نے خلافت کا اپنا حق کیوں نہیں لیا۔ یہ روافض مذہب کے اعتبا سے سب سے سخیف اور احمق اور عقل کے اعتبار سے سب سے فاسد ہیں اور اس لائق نہیں ہیں کہ ان کے اقوال کو ذکر کیا جائے یا ان سے مناظرہ کیا جائے۔ اسی بنا پر قاضی عیاض رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ جو شخص اس طرح کی بات کرے، اس کے کفر میں کوئی شک نہیں، کیوں کہ جس نے پوری امت اور صدرِ اول کو کافر قرار دے دیا، اس نے نہ صرف شریعت کی ہم تک منتقلی کو باطل کر دیا، بلکہ اسلام ہی کو ڈھا دیا۔''[3]

4 مفسرِ اسلام ابن کثیر دمشقی شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اس شخص کے لیے کتنی بڑی ہلاکت اور بربادی ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے

---

[1] الفرق بين الفرق (ص: ٣٥٧)

[2] الملل والنحل (ص: ٥٢۔ ٥٣)

[3] إكمال المعلم (٧/ ٤١٢) شرح النووي علىٰ مسلم (١٥/ ١٧٤)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



بغض رکھے یا انھیں برا بھلا کہے، خاص طور پر وہ صحابہ جو آپ ﷺ کے بعد سب سے افضل اور صحابہ کرام کے سردار ہیں، یعنی ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہ۔ چناں چہ رافضیوں کی یہ نامراد جماعت افضل ترین صحابہ کرام سے بغض رکھتی اور انھیں برا بھلا کہتی ہے۔والعیاذ باللہ۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ ان کی عقلیں اُلٹ اور دل پلٹ دیے گئے ہیں، چناں چہ قرآن کے تعلق سے ان بدبختوں کا ایمان کہاں ہے کہ یہ ان کو برا بھلا کہتے ہیں، جن سے اللہ تعالیٰ راضی ہے۔‘‘[1]

5 امام سبکی شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

’’جن لوگوں نے خوارج اور غالی روافض کو کافر گردانا ہے، انھوں نے اس بات سے دلیل پکڑی ہے کہ یہ لوگ بڑے بڑے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تکفیر کرتے ہیں اور اس میں آپ ﷺ کی تکذیب ہے، کیوں کہ آپ نے ان صحابہ کرام کو جنت کی بشارت دی ہے۔‘‘[2]

6 امام ابن حجر ہیتمی شافعی فرماتے ہیں:

’’حدیثِ اِفک سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ جس نے عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف زنا کی نسبت کی اور ان پر الزام لگایا، وہ کافر ہو جائے گا، اسی کی ہمارے ائمہ اور دیگر لوگوں نے تصریح کی ہے، اس لیے کہ اس میں قرآن کی آیتوں کی تکذیب ہے اور ان کی تکذیب کرنے والا شخص بالاجماع کافر ہے۔ اسی سے بہت سے غالی روافض کے کفر کا پتا چلتا ہے، کیوں کہ وہ عائشہ رضی اللہ عنہا پر یہ الزام لگاتے ہیں، اللہ انھیں غارت کرے، یہ کہاں بھٹکائے اور پھرائے جا رہے ہیں۔‘‘[3]

1. تفسير ابن كثير (٢/ ٣٨٤)
2. فتح الباري (١٢/ ٢٩٩۔ ٣٠٠)
3. الصواعق المحرقة (١/ ١٩٣۔ ١٩٤)

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com



## حنبلی مذہب اور اس کے علما کا نظریہ:

1 امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے تھے کہ رافضہ کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔[1]

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے ان کے شاگرد رشید ابوبکر مروزی رحمہ اللہ نے پوچھا کہ اس شخص کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو ابوبکر، عمر، عثمان اور عائشہ رضی اللہ عنہم کو گالی دے؟ آپ نے فرمایا: ''میں اسے مسلمان نہیں سمجھتا۔''[2]

امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''اگر کسی کو دیکھو کہ وہ صحابہ میں سے کسی کا ذکرِ شر کر رہا ہے تو سمجھ لو کہ اس کے اصل دین ہی میں نقص اور کمی ہے۔''[3]

اسی طرح امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ کہتے تھے:

''جس نے صحابہ کرام کو گالی دی، اس کے اسلام میں باقی رہنے کی ہمیں توقع نہیں ہے۔''[4]

2 امام احمد بن حنبل کے شاگرد ابوبکر الأثرم فرماتے ہیں:

''رافضیوں اور تقدیر کا انکار کرنے والوں کا ذبیحہ نہیں کھایا جائے گا، جبکہ اہلِ کتاب کا ذبیحہ کھانا جائز ہے، کیوں کہ روافض اور تقدیر کے منکرین مرتدین کے حکم میں ہیں۔''[5]

3 امام بربہاری حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جس نے بھی کسی صحابی کو برا بھلا کہا تو جان لو کہ اس نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو برا بھلا

---

[1] طبقات الحنابلة (١/ ٣٢۔ ٣٣)

[2] السنة للخلال (٣/ ٤٩٣)

[3] تاريخ مدينة دمشق (٥٩/ ٢٠٩) مناقب آل إمام أحمد (ص: ٢٠٩)

[4] السنة للخلال (ص: ٧٧٩)

[5] الصارم المسلول (ص: ٥٧٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کہا اور انھیں قبر میں تکلیف پہنچائی۔"[1]

آپ مزید فرماتے ہیں:

"تمام قسم کی ہوئی پرستی اور نفسانی خواہشات کی اتباع ہلاکت کا باعث اور جنگ و جدال کی طرف دعوت دیتی ہے اور اس باب میں سب سے بدترین اور سب سے زیادہ کفر والے روافض، معتزلہ اور جہمیہ ہیں، کیوں کہ یہ لوگوں کو اسما و صفات کے انکار اور زندیقیت کے گڑھے میں گرا دیتے ہیں۔"[2]

4 امام ابن حامد حنبلی نے روافض، تقدیر کے منکرین اور مرجیہ کے کفر کو صراحت کے ساتھ ذکر کیا ہے۔[3]

5 ابن الجوزی حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

"جس نے کسی عمل کے سرزد ہونے پر صحابہ میں سے کسی کی عیب جوئی کی یا اس سے بغض رکھا تو وہ شخص بدعتی مانا جائے گا، جب تک کہ وہ سارے صحابہ کرام کے لیے رحمت کی دعا نہ مانگے اور اس کا دل ان کے لیے سلیم نہ ہو جائے۔"[4]

6 ابن عقیل حنبلی فرماتے ہیں:

"بظاہر جس نے رافضی مذہب کی بنیاد رکھی، اس نے دراصل دینِ اسلام اور نبوت کی جڑ اور اس کی اصل پر حملہ کرنے کے ارادے سے ایسا کیا، کیوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ شریعت لے کر آئے اور یہ صحابہ کرام ہی کے ذریعے ہم تک پہنچی، اب اگر وہی داغدار ہو گئے تب تو ساری شریعت محلِ نظر ہو جائے گی۔"[5]

[1] شرح السنة (ص: ١٢٣)
[2] شرح السنة (ص: ١٢٢۔ ١٢٣)
[3] الإنصاف للمرداوي (١٠/ ٣٢٤)
[4] مناقب الإمام أحمد (ص: ٢١٠)
[5] تلبيس ابليس (ص: ١٢٠)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



7 امام ذہبی حنبلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''جس نے صحابہ کرام کو گالی دی یا ان پر طعن و تشنیع کی تو وہ شخص دین سے نکل گیا اور ملتِ اسلامیہ سے باہر ہو گیا۔''[1]

8 علامہ شوکانی رحمہ اللہ جو اصلاً شیعی زیدی مذہب کے ماننے والے تھے، پھر سنی ہو گئے۔ فرماتے ہیں:

''رافضہ تمام سنتوں کا انکار کرتے اور ہر حق بات کو ٹھکراتے ہیں۔''[2]

9 اسی طرح شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے حنبلی مذہب کے بڑے بڑے علما کا اس باب میں موقف ذکر کرتے ہوئے بتایا ہے:

''وہ ان خوارج کے کفر کے قائل تھے جو عثمان و علی رضی اللہ عنہما سے براءت کا اعتقاد رکھتے ہیں، اسی طرح ان روافض کے کفر کے قائل تھے جو تمام صحابہ کرام کو کافر گردانتے، انھیں گالیاں دیتے اور فاسق گردانتے ہیں۔''[3]

## ظاہری مذہب اور اس کے علما کا نظریہ:

امام ابن حزم ظاہری رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

''روافض مسلمانوں میں سے نہیں، بلکہ یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے ۲۵ سال بعد ایجاد شدہ ایک فرقہ ہے اور یہ ایسی جماعت ہے جو کفر و کذب بیانی میں یہود و نصاریٰ کے نقشِ قدم پر چلتی ہے۔''[4]

امام ابن حزم رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

''غلاۃ رافضہ قرآن کو ماخذ و مرجع اور وحیِ الٰہی نہ ماننے کی وجہ سے تمام اہلِ اسلام کے نزدیک کفار و مشرکین کے زمرے میں آتے ہیں۔''[5]

---

[1] الكبائر (ص: ٢٣٧) [2] السيل الجرار (١/ ١٩١)

[3] الصارم المسلول (ص: ٥٧٠)

[4] الفصل في الملل والنحل (٢/ ٢١٣)

[5] الإحكام (١/ ٩٦)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## ابن تیمیہ، ابن القیم، اور روافض کے تئیں ان کا موقف:

علمائے سلف میں شیخ الاسلام ابن تیمیہ اور علامہ ابن القیم رحمہما اللہ وہ نام ہیں جنھوں نے ان رافضیوں کو خوب سمجھا، ان کے مکر و فریب، کفر و شرک، غلو و تکفیر کو دیکھا اور ان کی اسلام اور مسلمان دشمنی کو خوب جھیلا ہے، اسی وجہ سے رافضیوں کے بارے میں ان کے اقوال بہت واضح، صریح اور صاف ہیں۔ ان دونوں شخصیات نے نہ صرف رافضیوں کے باطل عقائد و نظریات اور ان کے مکروہ چہروں سے پردہ اٹھایا ہے، بلکہ ان کے مکر و فریب اور شر سے امتِ مسلمہ کو بار بار ڈرایا ہے، چناں چہ ان دونوں عظیم عالموں کی کتابیں رافضیوں کے ذکر، ان کے عقائد کے بطلان اور ان کے مکر و فریب کے ذکر سے بھی بھری پڑی ہیں، بلکہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے تو مشہور خبیث رافضی ابن المطہر الحلی کی رذیل کتاب "منهاج الكرامة في معرفة الإمامة" کے رد میں "منهاج السنة النبوية في نقض كلام الشيعة والقدرية" نامی وہ شاہکار کتاب لکھی ہے جو رافضی مذہب کو زمیں بوس کر دینے کے لیے اکیلے ہی کافی ہے۔ اس عظیم کتاب میں انھوں نے نہ صرف رافضیوں کے باطل عقائد و نظریات کا پول کھول کر رکھ دیا، بلکہ ان کے مکر و فریب، حیلوں، حجتوں، بے جا تاویلوں اور ان کے شکوک و شبہات کی بھی دھجیاں اُڑا دی ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ یہ کتاب ہر سنی کے لیے ایک سرمایہ ہے، جو ہر طالب علم کو پڑھنی چاہیے۔ کتاب کی اہمیت کے پیشِ نظر ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے معاصر امام ذہبی رحمہ اللہ جیسی عظیم شخصیت نے اس کی تلخیص کی ہے۔ موجودہ زمانے میں بعض دیگر علما نے بھی اس کا اختصار کیا ہے، جس کا اردو ترجمہ بھی الحمد للہ شائع ہو چکا ہے، جو اُردو قارئین کے لیے کسی عظیم نعمت سے کم نہیں!

آنے والی سطور میں روافض کے تئیں ہم شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ان کے شاگرد رشید ابن القیم رحمہ اللہ کے چند اقوال نقل کر کے اس موضوع کو ختم کرتے ہیں:

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## رافضیوں کے متعلق ابن تیمیہ رحمہ اللہ کے اقوال:

- جس نے رافضی مذہب ایجاد کیا، وہ ایک یہودی زندیق شخص تھا، جو بظاہر مسلمان اور بباطن کافر تھا، اس نے فقط اس لیے اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا، تاکہ مسلمانوں کے دین میں چالاکی سے فساد و بگاڑ پیدا کر سکے۔ ٹھیک ایسے ہی جیسے بولس نے نصرانیوں کے دین میں فساد پیدا کرنے کے لیے نصرانیت اختیار کر لی تھی۔[1]
- سب سے زیادہ منافق رافضیوں میں پائے جاتے ہیں۔[2]
- جس نے عائشہ رضی اللہ عنہا پر ایسا الزام لگایا، جس سے انھیں اللہ تعالیٰ نے خود بَری کر دیا ہے تو وہ شخص بلا کسی اختلاف کے کافر ہوگا۔[3]
- رافضیوں کی جماعت سب سے زیادہ جھوٹ بولنے والی اور خفیہ (باطنی) علم کا دعویٰ کرنے والی جماعت ہے، اسی وجہ سے باطنیوں اور قرامطہ کے مختلف فرقے ان کی طرف منسوب ہیں۔[4]
- روافض اللہ کی مخلوقات میں سب سے زیادہ جھوٹے اور گمراہ، نیز اللہ تعالیٰ، اس کے رسول، صحابہ کرام اور آلِ بیت پر سب سے زیادہ جھوٹ گھڑنے والے لوگ ہیں۔[5]
- روافض دوسروں سے زیادہ جاہل اور دیگر لوگوں سے زیادہ شرک و بدعت کا ارتکاب کرنے والے ہیں، اسی وجہ سے آپ دیکھیں گے کہ وہ مشاہد و مزارات کی تعظیم اور مساجد کو خراب و برباد کرتے ہیں۔[6]

---

1. مجموع الفتاویٰ (٢٧/ ١٦١)
2. منهاج السنة (٣/ ٣٧٤)
3. الصارم السلول (٣/ ١٠٦٦)
4. مجموع الفتاویٰ (٤/ ١٥٥)
5. مجموع الفتاویٰ (٤/ ٥٠٦)
6. مجموع الفتاویٰ (١٧/ ٤٩٨)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

- راہِ حق سے بھٹکی ہوئی جو جماعتیں ہیں، ان میں روافض سب سے بدترین ہیں اور یہی وجہ ہے کہ عرفِ عام میں بدعتی سے مراد رافضی ہوتا ہے، کیوں کہ سنتِ رسول ﷺ کے سب سے بڑے دشمن یہی ہیں۔[1]
- روافض مخذول اور نامراد قوم ہے، نہ تو ان کے پاس صحیح معنوں میں عقل ہے اور نہ ہی صریح نقل۔ نہ تو یہ قابلِ قبول دین کے متبع ہیں اور نہ ہی ان کی دنیا بامراد اور کامیاب ہے۔[2]
- روافض یہودیوں کے گدھے ہیں، جن پر یہودی ہر فتنے کے وقت سوار ہوتے ہیں۔[3] بلاشبہہ شیخ الاسلام کی بات صد فیصد صحیح اور انتہائی اہم اور دقیق ہے۔ اگر ہم ماضی و حاضر کی روشنی میں اس پر غور کریں تو اس کی حقانیت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے۔
- روافض ہمیشہ مسلمانوں کے خلاف یہود و نصاریٰ اور کفار و مشرکین کے معاون و مددگار رہے ہیں۔ یہی تاتاریوں کے خراسان، عراق اور شام میں داخل ہونے کا بڑا سبب تھے، بلکہ مسلمانوں کے قتل اور ان کی زمینوں پر قبضہ کرانے میں یہ ان تاتاریوں کے بڑے مددگاروں میں تھے۔[4]
- جب بھی مسلمان نصاریٰ اور مشرکین پر فتح پاتے ہیں، یہ روافض بہت تکلیف محسوس کرتے اور غیظ وغضب میں مبتلا ہوتے ہیں اور جب مشرکین و نصاریٰ کو مسلمانوں پر غلبہ حاصل ہوتا ہے تو یہ خوش ہوتے ہیں۔[5]
- اہلِ علم اور اسلام اور مسلمانوں کی خبر رکھنے والے یہ بات جانتے ہیں کہ رافضہ دشمنانِ اسلام کی طرف میلان رکھتے ہیں، اسی لیے جب وہ مصر کے حاکم تھے تو ان کا وزیر

---

[1] مجموع الفتاویٰ (۲۸/ ۴۸۲)
[2] اقتضاء الصراط المستقیم (ص: ۴۳۹)
[3] منہاج السنة (۱/ ۲۰۔ ۲۱)
[4] مجموع الفتاویٰ (۲۸/ ۵۲۷)
[5] مجموع الفتاویٰ (۲۸/ ۵۲۸)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



کبھی یہودی ہوتا تھا اور کبھی نصرانی![1]

- قبلے کی طرف منسوب جماعتوں میں رافضہ سب سے شریر جماعت ہے۔[2]
- روافض جاہل ترین اور گمراہ ترین لوگ ہیں، جیسے کہ نصاریٰ جاہل ترین اور گمراہ ترین لوگ ہیں۔ اسی طرح روافض خبیث ترین لوگ ہیں، جیسے کہ یہود خبیث ترین لوگ ہیں، چناں چہ رافضیوں کے اندر نصرانیوں کی ضلالت و گمراہی اور یہودیوں کی خباثت دونوں پائی جاتی ہیں۔[3]
- آپ سے پوچھا گیا کہ کیا رافضی سے نکاح کیا جائے گا؟ تو آپ نے فرمایا: جو خالص رافضی ہیں، وہ اہلِ بدعت و اہلِ ضلال اور ہویٰ پرست ہیں، لہٰذا کسی مسلمان کے لیے مناسب نہیں کہ وہ اپنے تابع کسی لڑکی کی شادی کسی رافضی سے کرے، البتہ اگر وہ کسی رافضیہ عورت سے شادی کر لیتا ہے تو جائز ہوگا، لیکن بہتر یہی ہے کہ وہ اس سے بھی بچے، تاکہ وہ عورت کہیں اس کے بچوں کو خراب نہ کر دے۔[4]
- جب رافضیوں کی مصر میں حکومت تھی تو لوگ احادیثِ رسول کو روایت کرنے سے ڈرتے تھے کہ کہیں قتل نہ کر دیے جائیں اور یہ رافضی اپنے مدارس میں اسلامی تعلیمات دینے کے بجائے منطق، فلسفہ اور طبیعیات نیز الٰہیات کی تعلیم دیتے تھے۔[5]
- رافضی امرا و احکام کے سب سے بڑے مخالف اور ان کی سمع و طاعت سے سب سے دور ہوتے ہیں، الا یہ کہ کراہتاً اور مجبوراً اطاعت کریں۔[6]

---

(1) مجموع الفتاویٰ (۲۸/ ۶۳۷)

(2) مجموع الفتاویٰ (۲۸/ ۶۳۸)

(3) منهاج السنة (۲/ ۶۵)

(4) مجموع الفتاویٰ (۳۲/ ۶۱)

(5) مجموع الفتاویٰ (۳۵/ ۱۳۸)

(6) منهاج السنة (۱/ ۱۱۱)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



## رافضیوں کے متعلق امام ابن القیم رحمہ اللہ کے اقوال:

- رافضی ہمیشہ اسلام دشمنوں کے دوست ہوتے ہیں اور مسلمانوں کے خلاف انھیں کی مدد کرتے ہیں، چناں چہ جب بھی مسلمانوں کے خلاف کوئی دشمن کھڑا ہوا، یہ اس دشمن کے اعوان اور مددگار رہے۔[1]
- رافضی اخلاص سے بعید ترین اور امت کے حق میں سب سے بڑے دھوکا باز، نیز مسلمانوں کی جماعت سے سب سے زیادہ دور ہوتے ہیں۔[2]
- درحقیقت یہ رافضی آدم علیہ السلام کی اولاد پر دھبہ اور بدنما داغ ہیں، جن کی کرتوتوں سے ہر عاقل شخص ہنستا اور مذاق اُڑاتا ہے۔[3]
- گزری ہوئی قوموں پر جو عذاب آیا ہے۔ آپ ذرا اس میں سے اللہ تعالیٰ کی حکمت پر غور کریں کہ کس طرح ہر قوم کو اس کے عمل کی مناسبت سے اللہ تعالیٰ نے عذاب دیا ہے، چناں چہ جن امتوں کو مختلف صورتوں میں مسخ کیا گیا اور مختلف جانوروں کی شکلوں میں ان کو بدل دیا گیا، اس میں حکمت یہ رہی کہ ان کے دل جب ان جانوروں کے دلوں کی طرح ہوگئے اور دونوں کی طبیعتوں میں یکسانیت پیدا ہوگئی تو اللہ تعالیٰ نے ان کو بھی ویسا ہی کر دیا، تاکہ ظاہر و باطن یکساں ہو جائے۔

آپ اس نکتے کو سامنے رکھ کر ان قوموں پر غور کریں، جنھیں اللہ تعالیٰ نے بندروں اور سوروں میں بدل دیا تھا اور انھیں ان جانوروں کی شکلوں میں مسخ کر دیا تھا، چوں کہ ان کا مزاج، ان کے طبائع اور ان کے اخلاق و عادات اور اعمال ان جانوروں کی طرح ہوگئے تھے، لہٰذا اللہ تعالیٰ نے انھیں ان جانوروں کی شکلیں دے دیں، تاکہ ظاہر و باطن میں مطابقت ہو جائے۔

اب اگر آپ چہرے پڑھنا جانتے ہیں تو اسی چیز کو اعمال و اخلاق میں ان ہلاک

---

1. مفتاح دار السعادة (١/ ٧٣)
2. مفتاح دار السعادة (١/ ٧٣)
3. المنار المنيف (ص: ١٥٢)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



شدہ قوموں کے مشابہ موجود قوموں کے چہروں میں پڑھیے، آپ کو بالکل نظر آئے گا کہ وہ قومیں جو آج موجود ہیں اور اعمال و اخلاق میں ان قوموں سے مشابہ ہیں، جنھیں بندر اور خنزیر کی شکل دے دی گئی تھی تو آپ ان کی شکلوں کو بالکل اسی طرح پائیں گے۔ اگرچہ بظاہر یہ انسانی شکل میں نظر آتے ہیں، مگر درحقیقت بندروں اور سوروں کی چھاپ ان پر پڑی ہوئی ہے۔

چناں چہ آپ ان مکاروں، دھوکے بازوں اور فاسقوں کے چہروں میں بندروں کا چہرہ دیکھیے، جو عقل سے پیدل اور فسق و فجور اور مکر و فریب میں سب سے آگے ہیں، اگر آپ ان کے چہروں میں موجود یہ بندری شباہت نہیں دیکھ سکے تو آپ چہرے پڑھنا نہیں جانتے!

اسی طرح ان سے مشابہ لوگوں کے چہروں میں سوروں کا چہرہ دیکھیے، بالخصوص ان لوگوں کے چہروں میں جو اللہ کے چنیدہ بندوں اور رسولوں کے بعد افضل ترین لوگوں کے دشمن ہیں، یہ چیز ہر رافضی کے چہرے پر ظاہر و باہر ہے اور اس کی چھاپ اس کے رخ پر اس طرح پڑی ہوئی ہے کہ ہر مسلمان اس کو دیکھ اور پڑھ سکتا ہے اور یہ چیز دلوں کی خباثت و خنزیریت کے اعتبار سے کم زیادہ ہوتی رہتی ہے۔

آپ پہلے اس کو دیکھیں کہ خنزیر کتنا خبیث اور بدترین جانور ہے کہ وہ اچھے کھانوں کو چھوڑ کر انسان کے فضلات اور غلاظت کو کھاتا ہے، پھر آپ اس صفت کو ہو بہو ان لوگوں کے اندر دیکھیں جو صحابہ کے دشمن ہیں، دونوں میں کتنی مطابقت ہے، چناں چہ یہ روافض ان صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے جو اللہ تعالیٰ کے چنیدہ اور نیک طینت و پاکیزہ بندے ہیں، بغض و عداوت رکھتے اور دشمنی کرتے ہیں اور یہود و نصاریٰ اور مشرکین، نیز دیگر اسلام اور مسلمان دشمنوں سے دوستی کرتے اور ان کے ساتھ ہوتے ہیں۔

چناں چہ انھوں نے ہر زمانے میں صحابہ کرام کے دوست اور ان کی عزت کرنے والے مومنوں کے خلاف یہود و نصاریٰ، نیز مشرکین سے مدد طلب کی اور بالکل صراحت

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



سے کہا کہ یہ یہودی ونصرانی اور مشرکین ان مسلمانوں سے افضل ہیں تو بھلا آپ بتائیں کہ ان کے اور خنازیر کے اندر اس سے بڑی اور کیا مشابہت ہوسکتی ہے؟

اب اگر آپ اس چیز کو ان کے چہروں میں نہ پڑھ سکیں اور اسے اپنی نگاہِ بصیرت سے ان کے مسخ چہروں میں نہ دیکھ سکیں تو یقین کیجیے آپ چہرے پڑھنا نہیں جانتے![1]

## دو اہم تنبیہات:

یہاں چوں کہ روافض کے تعلق سے علمائے سلف کے فتاوے نقل کیے گئے ہیں اور ان فتاووں میں بہت سارے فتووں کا تعلق کفر سے ہے، لہٰذا دو اہم باتوں کی طرف اشارہ کرنا ضروری ہے:

1. یہاں جہاں جہاں بھی علمائے سلف نے ان رافضیوں کو کافر گردانا اور انھیں اسلام سے خارج قرار دیا ہے، اس کا تعلق کفرِ مطلق سے ہے، جس کا تعلق اعمال و افعال سے ہوتا ہے اور جو جماعتوں اور گروہوں پر عمومی انداز میں لگایا جاتا ہے۔ یہ کفرِ معین سے الگ اور مختلف ہوتا ہے، کیوں کہ کفرِ معین کی بہت سی اہم شروط اور ضوابط ہیں، جن کا پایا جانا معین کی تکفیر کے لیے ضروری ہے۔[2]

2. ہمیں روافض کے متعلق سلف کے اقوال میں بسا اوقات اختلاف نظر آتا ہے، چناں چہ ہم دیکھتے ہیں کہ اگر اکثر ان کو کافر گردانتے ہیں تو بعض اس طرح نہیں کہتے، اس کی وجہ یہ ہے کہ ہر عالم اپنے ذاتی علم و اجتہاد اور ذاتی اطلاع کی بنا پر حکم لگاتا ہے، چناں چہ جسے ان کے عقائد ونظریات کے تعلق سے جتنا علم ہوا، اس کا حکم بھی اسی اعتبار سے آیا۔ یہی وجہ ہے کہ بسا اوقات ایک ہی عالم کے فتاوے ان کے تعلق سے دو طرح کے ہیں: ایک سخت اور دوسرا تھوڑا نرم۔ اس کی وجہ بھی معلومات کی فراہمی اور ذاتی اطلاع ہے۔ جس جس قدر ان کو معلومات ہوتی گئیں، ان کے

[1] مفتاح دار السعادة (١/ ٢٥٤۔ ٢٥٥)

[2] مجموع الفتاویٰ (٢٨/ ٥٠٠۔ ٥٠١)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com



احکام بھی بدلتے گئے۔

اسی طرح حالات وظروف اور زمان و مکان کا بھی اس میں کافی دخل ہوتا ہے، جیسا کہ اہلِ علم بہ خوبی جانتے ہیں۔ اس کی سب سے بڑی دلیل یہ ہے کہ ان رافضیوں کے بعض عقائد ایسے ہیں جن کی بنا پر انھیں کافر کہنے میں کسی عالم کو اختلاف تو کیا تردد تک نہیں ہوگا، جیسے اللہ تعالیٰ کے تعلق سے ''بداء'' کا عقیدہ رکھنا، چند ایک کو چھوڑ کر، ابوبکر، عمر، عثمان اور عائشہ رضی اللہ عنہم سمیت سارے صحابہ کرام کو کافر گردانا، قرآن کے صریح مطالب، دلالات اور معانی ومفہوم کا انکار کرنا وغیرہ۔[1]

## آخری بات:

محترم قارئین! آپ نے روافض کے عقائد کو پڑھا، تاریخ کے مختلف ادوار میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف ان کے سیاہ کارناموں اور موجودہ زمانے میں اسلام دشمنوں، مشرکوں، نصرانیوں اور یہودیوں، نیز امریکہ و اسرائیل سے ان کے مضبوط تعلقات اور تعاون کو دیکھا، یہودیوں سے ان کی مشابہت اور عقائد ونظریات میں ان دونوں قوموں میں موجود مطابقت آپ کی نظر سے گزری، پھر آپ کی نظروں سے ان رافضیوں کے بارے میں اسلام کے عظیم علما و ائمۂ عظام کے اقوال وفتاوے بھی گزرے، ان سب چیزوں کو سامنے رکھ کر کیا یہ تصور بھی کیا جاسکتا ہے کہ یہ رافضی اسلام اور مسلمانوں کے دوست اور خیر خواہ ہوسکتے ہیں؟

میں سمجھتا ہوں کہ اب آپ کو یقیناً یہ بات سمجھ میں آ گئی ہوگی کہ آج ایران؛ اسرائیل، امریکہ اور دیگر اسلام دشمنوں سے کیوں اتنا قریب ہے؟ کیوں ان اسلام دشمن ممالک کی سرپرستی میں اس کے ساتھ ایٹمی معاہدے کر کے اس کے لیے ایٹمی قوت بننے کا راستہ ہموار کیا جا رہا ہے؟ ایسے حالات میں جب ایران کی دہشت گردی سے پورا مشرقِ وسطیٰ کراہ اور اس کی لگائی فرقہ واریت کی آگ سے یہ سارا علاقہ جل رہا ہے، اس پر لگی

[1] مجموع الفتاویٰ (۲۸/ ۵۰۰)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

پابندیاں کیوں ختم کی جا رہی ہیں اور ایسے وقت میں جب ایران کی سفاکیت و بربریت سے شام ویمن، لبنان وعراق اور احواز تڑپ رہا ہے، اس پر اتنی امریکی نوازش کیوں ہو رہی ہے؟

اور آپ یہ بھی بہ خوبی جان گئے ہوں گے کہ آج جو کچھ احواز، لبنان، عراق، شام اور یمن میں سنیوں کے ساتھ ہو رہا ہے، اس کی حقیقت کیا ہے؟ اور جس طرح ایران اپنے رافضی اور غیر رافضی اسلام دشمن حلیفوں کے ساتھ مل کر ان ممالک میں سنیوں کے قتلِ عام اور دیگر اسلامی ممالک میں فساد میں مشغول ہے، اس کے اصل اسباب کیا ہیں؟ یقیناً اب آپ کو ان چیزوں پر نہ کوئی تعجب ہونا چاہیے اور نہ ہی ایران کی ان کارستانیوں پر کوئی حیرت وافسوس!!

محترم قارئین! تاریخ اپنے آپ کو دہرا رہی ہے اور ایک بار پھر اعدائے اسلام ان رافضیوں اور مجوسیوں کے تعاون سے اسلام کو مٹا دینے کے درپے ہیں، لہٰذا آنکھیں کھلی رکھیں اور اسلام کے نام پر ان تاریخی مجرموں سے دھوکا نہ کھائیں نہ ان کے دامِ فریب میں آئیں کہ یہی اسلام کے اصل دشمن ہیں۔ ﴿هُمُ الْعَدُوُّ فَاحْذَرْهُمْ ۚ قَاتَلَهُمُ اللَّهُ ۖ أَنَّىٰ يُؤْفَكُونَ﴾ [المنافقون: ٤]

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں حق بات کہنے، سننے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس امت کو رافضیوں، مجوسیوں، یہودیوں اور دیگر اعدائے اسلام کے شرور وفتن سے محفوظ رکھے۔ آمین

وآخر دعوانا أن الحمد لله رب العالمين.